طلوع آفتاب صداقت

یعني

دین مسیحي کا تواریخي ثبوت

[illegible]

تین حِصّوں پَر مُشتمل هی

۱ مسیح کے آگے کي تواریخ کا مختصر بیان *

۲ مُلك یهودا اور اهل یهُود کا مُختصر احوال *

۳ کِتاب انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کا خُلاصه اور اُنکے اِعتبار کي تحقیقات *

LONDON:

PRINTED FOR THE RELIGIOUS TRACT SOCIETY.

1861.

فہرست

پہلا حصّہ

مسیح کے آگے کي تواریخ کا مختصر بیان

مضمون

دوسرا حصّہ

ملک یہودا اور اہل یہود کا مختصر احوال

مضمون

طلوعِ آفتابِ صداقت

یعنے

دینِ مسیحي کا تواریخي ثبوت

پهلا حصّه

مسیح کے آگے کي تواریخ کا مختصر بیان

پهلا باب

مسیح کے وقت کي بڑي حکومتوں کا تذکره

جِس زمانے مین یسوع مسیح جو مسیحي دین کا باني تها اِس جهان
ن ظاهر هُوا اُسوقت پچهم کے سارے ملکوں مین اگلے رُومیوں کي بڑي
کُومت تهي اور پُورب کے اطراف مین دو حکُومتیں یعنے چینیوں اور
دؤوں کي مشهور و ممتاز تهیں سِوا اِن تینوں حکُومتوں کے تمام جهان
ں اُسوقت اور کوئي بڑي حکُومت نه تهي *

مضمون

تیسرا حصہ

کتاب انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کا خلاصہ اور اُنکے اعتبار کي تحقیقات

هوتا هی جِسنے مسیح سے تین سو پچیس برس پیشتر ملك هند پر جڑھائي کي هندوؤں کي تواریخ کے مطابق مسیح کا ظهور عهد بکرماجیت کے بعد یعنے سمبت ٥٦ میں اور عهد سال‌واهن سے جو ساکا کهلاتا هی ٧٦ برس پیشتر هُوا هندوؤں کا اتنا ذکر یہاں کافي هوگا *

چوتها باب

اگلے رومیوں کا تذکرہ

تیسري یعنے قدیم رُومي سلطنت جو که مسیح کے وقت میں سارے مغربي ملکوں پر حکمران تهي دونوں مملُکت مذکورہ بالا کي بہ‌نسبت جدید هی کیونکه ابتداء تاریخ اُسکي اُسوقت سے هی جب که مسیح سے سات سو ترپن برس آگے شہر رُوم کي بنیاد ڈالي گئي چُونکه اس سے پیشتر کئي بڑي قدیم سلطنتوں نے اُن اطراف میں رونق پائي تهي اِسلیے ترتیب کے ساتهہ نوح کے طُوفان سے لیکر اُنکا مختصر بیان کرنا مناسِب هی *

پانچواں باب

علمِ تواریخ کا تذکرہ

جاننا چاهیے که نہایت قدامت کے سبب متقدمین کے اکثر احوال تواریخ سے ایسي خاطرجمعي حاصِل نهیں هوتي جیسي متاخرین کي تواریخ سے تسپر بهي ماجروں کے سلسلے اور ترتیب میں کچهه ایسا شبهه نهیں صِرف اِتني بات کا شبهه هی که فلانه ماجرا مسیح سے کتنے برس آگے

دُوسرا باب

چینیوں کا تذکرہ

اُن حکُومتوں میں سے جو مذکُور هوئیں چینیوں کي حکُومت قدیم هی اهل تواریخ کے نزدیك اُسکي ابتِدا دو هزار دو سو چار برس مسیح سے آگے هُوئي یعنے طُوفان نُوح کے ایك سو چوالیس برس پیچھے بلکه بعضوں کے نزدیك نُوح کي طرف سے اُسکي نیو ڈالي گئي ایسا معلُوم هوتا هی که اب تك اِس حکُومت کو چار هزار برس گذرے همیشه سے اهل چین نے اپنے تیئں اِس جہان کے اور باِشندوں سے الگ کر رکھا هی یہاں تك که تواریخوں میں اُنکا ذکر بہُت هي کم هی بلکه هنوز اُنکا اصلي حال اور لوگوں پر بخوبي ظاهر نہیں هُوا لیکن اِس تصنیف میں اُنکي تواریخ پر زیادہ اِلتفات کرنا ضرُور نہیں *

تِیسرا باب

هندووں کا تذکرہ

هندووں کي حکُومت کي اصل پر بڑا اندھیر چھا رها هی اِسلیے که اُنکي تواریخ میں مبالغے اور محض خیالات هیں اور اِس باعث سے بھي که مغربي لوگوں سے اُنکي ملاقات بہت هي کم رهي عالموں نے اُنکي کتابوں کي بڑي تفتیش اور تحقیقات کے بعد یہه قیاس کیا که مہابھارت کي مشہور لڑائي پندرہ سو برس مسیح سے آگے هُوي هوگي هندووں کا پہلا ذکر جو مغربي تواریخوں میں پایا جاتا هی سو سکندر بادشاہ کے احوال میں

بابل شہر تعمیر ہُوا پھر دو ہزار دو سو بتیس برس مسیح سے آگے دِجلہ ندي کے کنارے پر نینوي شہر کي جو ملک اشر کا دار اُلسلطنت تھا بنیاد ڈالي گئي اِس سلطنت کا نام نُوح کے دوسرے بیٹے سام نامے کے بیٹے اشر سے بیان کرتے ھیں مگر نینوي شہر کا باني نینس کو جسے بعضے اشر کا بیٹا اور بعضے نمرُود کا کہتے ٹھہراتے ھیں دونوں سلطنت مذکور کا حال بہت زمانوں تک مبہم ھي معلُوم ھوتا ھی کہ دونوں سلطنتیں کبھي ملي رھیں کبھي جُدي ھوگئي لیکن اِتنا ثابت ھی کہ دونوں کي دار اُلسلطنت بابل اور نینوي بہت بڑے اور کشادہ شہر تھے مسیح کے سات سو سینتالیس برس آگے سے دونوں کا کچھہ صاف و صحیح ا حوال دریافت ھوا اُسوقت نینوي شہر میں اشر کا بادشاہ پل تھا اور بابل کا نبونصر جِسکا عہد وقت مذکور سے شروع ھُوا سات سو اکیس برس مسیح سے آگے اشر کا بادشاہ سلم نصر نامے بني اسرائیل کے دس فرقوں کو مغلُوب و اسیر کرکے لے گیا اور اُنھیں مادي کي بستیوں مین بسایا اور چھہ سو تیس برس مسیح سے آگے بنوپول عصر نامے نے کسدستان سے آکے اپنے تیئں بابل کا بادشاہ بنایا اور اشر کے بادشاہ سراکس یعنے ساردن پالوس نامے کو شکست دي اور دونوں سلطنتوں کو ملاکر ایک سلطنت قرار دي اِسکے جانشین نبخت نصر نامے نے اُس مملکت کي سرحدیں چاروں طرف بڑھاکر چھہ سو چھہ برس مسیح سے آگے شہر اورشلیم پر اپنا قبضہ کر لیا اُسوقت دانیئل بني وغیرہ اسیروں کو شہر بابل مین لے گیا پھر بعد تیں برس کے یہودیوں کي سرکشي کے سبب دو بارہ شہر کو محاصرہ کرکے قابض ھوا اور حذقیئل بني وغیروں کو اسیر کرکے لے گیا پھر تیسري دفعہ یعنے پان سو ستاسي برس مسیح سے آگے شہر اور ھیکل کو غارت کرکے تمام مُلک یہُودیہ کو ویران کر گیا بعد اُسکے

هوا کیونکه علیحدہ حسابوں سے تهوڑے برسوں کا فرق نظر آتا هی چنانچه ایک حساب سے جو کلنٹن صاحب نے کیا هی نوح کا طوفان مسیح کے دو هزار چار سو بیاسي برس آگے هوا تها اور آشر صاحب کے حساب سے دو هزار تین سو اڑهتالیس برس اگے جو حساب پسند هو اُسکو اختیار کیجئے مگر جب ایک کو مان لیا تو اُسکے موافق سارے ماجروں کو ترتیب دینا چاهئے چونکه آشر صاحب کا حساب اکثر تواریخوں سے ملتا هي اِسلیے اُسکے موافق تفصیل ذیل لکهي جاتی هی *

چهٹواں باب

پہلي یعنے کسدي بابل والي حکومت کا مختصر بیان

طُوفان کے بعد نُوح کي اولاد سے فرات ندي کے پاس ایک بڑي حکُومت ایجاد کرنے کي سعي هُوي اُس مهم میں نُوح کے بیٹے هام نامے کا پوتا نمرُود جِسے بعل بهي کهتے هیں پیشیوا تها معلُوم هوتا هی که نمرُود کا ارادہ تها که سارے آدمزاد پر حکُمراني کرے لیکن خدانے اُنکي بولي مختلف کرکے آپس کي گفتگو میں ایسا هرج ڈالا که ایک کو دوسرے سے جُدا هونا پڑا اور اِسي طرح سے اِنسان کي نسل سطح زمین پر پهیل گئي اور جُدي جُدي حکُومتیں هو گیئں توبهي نمرُود کي کوشش مذکور سے بابل کي قدیم اور مشهُور سلطنت شرُوع هوئي یهه ماجرا مسیح کے دو هزار دو سو سینتالیس برس آگے هُوا فرات ندي ارمن مُلک میں سے جِسکے ایک پهاڑ ارارات نامے کي چوٹي پر طوفان کے بعد نُوح کي کشتي ٹهہر گئي جاري هوکر اور آخر کو دجله ندي سے مِلکر خلیج فارس میں جا ملي اِس ندي کے کنارے پر

پھر پان سو پچیس برس مسیح سے آگے شاہ فارس خورس کے جانشین کنبسیس نے مُلک مصر کو فارس کي سلطنت کا ایک صوبہ تھہرایا تین سو بتیس برس مسیح سے آگے یونان کے بادشاہ سکندر نے مصر کو اپني یوناني سلطنت مین ملا لیا اور شہر اسکندریہ کي نیو ڈالي اُسکي وفات کے بعد نو بادشاہ طالمي کے نام سے اور تین سکندر کے نام سے حُکمران رھے آخر کو نتیس برس مسیح سے آگے مُلک مذکُور قدیم رُومي سلطنت کا ایک صُوبہ ہو گیا *

اَٹھواں باب

سُریا یعنے ارام کا تذکرہ

پھر جو زمین مصر اور بابل کے بیچ بحیرہ رُوم کے پُورب کنارہ پر ھی اور اِن دنون شام کے نام پر مشہُور اُسمین قدیم سے علیحدہ حکُومتیں چلي آتي تھیں پہلے اُتّر طرف سُریا یعنے ارام کي حکُومت تھي جو نُوح کے پوتے ارم کي طرف منسُوب ھی اِس مُلک مین ایک ہزار نو سو چھیانوے برس مسیح سے آگے اِبراھیم پیدا ھُوا اُسکے زمانے سے مُلک کا دار اُلسلطنت دمِشق جو اب تک موجُود اور مشہُور ھي کہلایا ھی ابتِدا مین مُلک آرام نو صوبوں پر تقسیم ھُوا جو الگ الگ نو سرداروں کے اختیار مین رھے پندرہ سو برس مسیح سے آگے وہ سب صُوبے ایک بادشاہ کے عمل مین آگئے اور ایک ہزار چالیس برس مسیح سے آگے یہوُدیوں کے بادشاہ داؤد نے مُلک مذکُور پر اپنا قبضہ کر لیا پھر نو سو اسي برس مسیح سے آگے رزین نامے سُریا کا بادشاہ خُودمختار ہوکر اُسکا حکُمران رہا اور سات سو

سرُ اور مصر اور ایران کے اُوپر قابض و دخیل ہو گیا اور یہہ بڑي مملکت جو کسدي بابل والي کہلاتي ھی پان سو ازھتیس برس مسیح سے آگے تك برقرار رھي اُسوقت خورس یعنے کیخسرو نامے شاہ فارس نے اُسکو ضبط کرکے قدیم فارسي سلطنت کا ایك حصّہ ٹھہرایا اسطرح پر پہلي بڑي حکُومت جو اُن اِطراف میں سرسبز تھي ختم ہو گي *

ساتواں باب

مصر کا تذکرہ

اُس سے پیشتر کہ قدیم فارسي سلطنت کا جسنے بابل کے بعد اُن اطراف میں غلبہ پایا تھا احوال لکھیں اور دو ایك حکُومتوں کا تذکرہ کرنا چاھئیے جو اگلے زمانے سے علیحدہ ھوکے کم وبیش انقلاب کے ساتھہ اُن اطراف مین نمُود ھُویں اُنمین سے پہلي مصر کي حکُومت تھي گمان ھی کہ مصر نامے ھام کا بیٹا اُسکا باني ھووے اور افراقیہ کے برّ اعظم کے پُورب اور اُتّر کے کونے مین ایك لنبي وادي کے درمیان جسکے بیچ دریاے نیل بہتا ھی اُسکا مقام تھا قدیم سے اھلِ مصر علم اور ھنرکے سبب مشھُور ھیں مسیح سے آگے قریب اٹھارہ سو برس کے یعقُوب کا بیٹا یوسف نامے مصر کے بادشاہ کا وزیر ھُوا اور اپنے خاندان کو مُلك مِصر میں بسایا چودہ سو اکانوي برس مسیح سے آگے بني اِسرائیل موسيٰ نبي کے وسیلے بادشاہ کے ھاتھہ سے رھائي پاکر مُلك سے خارج ھُوئے شرُوع سے بادشاھي خاندانوں پر کئي اِنقلاب گذرے جسکا بیان اِس مختصر مین نہیں ھو سکتا پانسو ستّر برس مسیح سے آگے شاہ بابل نبخت نصر نے مصر پر اپنا قبضہ کر لیا

لیے مشہُور ہوگیا اور شہر والے قدیم رُومیوں کے سخت دشمن ہوکے اُنسے بڑي لڑائیاں لڑتے رہے ایک ہزار پچاس برس مسیح سے آگے ہیرام نامے سُر کا بادشاہ تھا اُسنے یہُودیوں کے بادشاہ داؤد اور سلیمان کے ساتھ عہد باندھا اور ہیکل اورشلیم کي تعمیر کے لیے ہر طرح کي عمدہ اور بیش قیمت لکڑیاں نذر گذرانیں اُسوقت سے برابر بادشاہ حکُمراني کرتے آئے جب تک کہ پان سو بہتر برس مسیح سے آگے بادشاہ بابل نبختنصر نے شہر کو نہیں اُجاڑا نئے شہر کي بنیاد پان سو بیس برس مسیح سے آگے ڈالي گئي وہ اگرچہ فارسي سلطنت کے عمل میں رہا تسپر بھي اگلے طور پر سوداگري اور جہازراني کے سبب سارے مُلکوں میں مشہُور ہوگیا تین سو بتیس برس مسیح سے آگے سکندر نے شُہر پر اپنا قبضہ کر لیا اور اُسکي وفات کے بعد تمام مُلک سُریہ کي حکُومت کے قلمرو میں آگیا اِس مُلک کي دکھني سرحد پر مُلک یہُودیہ تھا جِسکا احوال اس تصنیف کے دُوسرے حصّہ میں بیان ہوگا *

دسواں باب

کوچک ایشیا کي حکُومتوں کا تذکرہ

مُلک سُریہ یعنے شام کے اُتّر طرف ایک بڑا جزیرہنما ہی جو کوچک ایشیا کہلاتا اور اِن دنوں سلطان رُوم کے عمل میں ہی قدیم زمانوں میں یہ کئي حکُومتوں کا مقام تھا بسبب طُول کے اِنکا مفصل بیان کرنا غیر مُمکن ہی اُنمیں سے ترواس نامے شہر اِس باعث مشہُور ہی کہ گیارہ سو ستائیس برس مسیح سے آگے قدیم یونانیوں نے دس برس تک اُسکا

سینتالیس برس مسیح سے آگے تک بادشاہ برابر ہوتے آئے تب شاہ اشر تجلات پلیسر نامے مُلک پر قابِض ہوکر اور اُسکے باشِندوں کو اسیر کرکے اپنے مُلک میں لے گیا تب سے یہہ حکُومت پھر تازہ نہوئي مگر تین سو اکیس برس مسیح سے آگے بعد وفات سکندر کے جب اُسکي حکُومت اُسکے چار سپہسالاروں پر تقسیم ہُوئي اُسوقت ایک نئي حکُومت جسمین مُلک آرام داخل تہا سریہ کے نام سے نوآباد ہوئي جسکا بادشاہ سیلوکس نامے تہا اُسي وقت سے سیلوکس کا سنہ جاري ھی مسیح سے باسٹہ برس آگے تک اِس خاندان کے بائیس بادشاہ حکمراني کرتے آئے پر خانہ‌جنگي کے سبب حکُومت پر زوال آتا گیا اُس وقت پامپي نامے رُومي سپہسالار نے اُس مُلک کو قدیم رُومي سلطنت کا ایک صُوبہ بنایا *

نوان باب

مُلک فینسیا اور سُر و سیدا کا تذکرہ

پھر اُسي زمین مین مُلک آرام کے دکھن طرف ایک ملک تھا جو اگلے زمانے میں فونیکیا یا فینسیا نام سے مشہُور تہا اُسمین سُر اور سیدا نامے قدیم دو شہر بحیرہ رُوم کے کنارے پر سوداگري و جہازراني مین بہت نامي تھے سوا اُنکے اور شہر بھي تھے اور سبھوں کي حکُومتیں مسیح سے گیارہ سو برس آگے تک الگ رھیں اُسوقت آپس میں عہد و پیمان کرکے شہر سُر کو اپنا دارلحکومت ٹھہرایا اُسي شہرکي طرف سے افراقیہ کي شمالي سرحد اور بحیرہ رُوم کے دکھن کے کنارہ پر کارثیج نامے ایک جمہُوري حکُومت اور نیا شہر آباد ہوا تھا جو پیچھے سے مانند سُر کے سوداگري کے

ـمیں قدیم سے لوگ بستے تھے جو مادي نام سے مشہور تھے جنھیں
ادي بِن یافت بِن نُوح کي اولاد بیان کرتے ھیں معلُوم ھوتا ھی کہ یے
ِگ ابتِدا میں اشر کي سلطنت کے تابع تھے اُنکا مُلک الگ الگ
ُوبوں پر تقسیم ھُوا تھا اور ھر ایک صُوبے پر ایک مادي صُوبہدار تھا
جو صُوبے کہ دار اُلسلطِنت سے دُور تھے اُنکے صُوبہدار خزینہ وصُول کرکے
پنے اپنے قریب کے صُوبہ کو بھیج دیتے تھے اور یے بھي اپنے نزدیک
الے صُوبہدار کے پاس یہاں تلک کہ سلطان اشر کے خزانہ میں داخل
و جاتا تمام قوم چھہ فِرقوں پر تقسیم ھُوئي جِن میں سے مجُوسوں کا فرقہ
ِل تھا سات سو گیارہ برس مسیح سے آگے جب شاہ اشر سنہریب نامے
. اورشلیم کا محاصرہ کیا اور اُسکي فوج ایک بڑي سخت مري سے ھلاک
ُوئي تب شاہ مذکُور اپنے دار اُلسلطنت نینوي میں لوٹ گیا اور اُسکے
و بیٹوں نے اُسے مار ڈالا اُسوقت مادي اشر کي تابعداري سے اِنکار کرکے
رخود ھوگئے اور دو برس بعد آپس میں ایکا کرکے دایوکیس کو اپنا
ادشاہ مقرر کیا اِسي قوم کي تواریخ میں فارسیوں کا پہلا ذکر یوں پایا جاتا
ی کہ چھہ سو چھپن برس مسیح سے آگے فریورتیس نامے مادیوں کے
ادشاہ نے فارسیوں کو اپنا زیر حُکم کیا اس بیان سے معلُوم ھوتا ھی
ہ فارسي اُس مُلک میں رھتے تھے جو مادیوں کے دکھن طرف اور خلیج
ارس کے اُتّر کے کنارہ پر ھی جو سلف میں ایلام نام پر مشہور تھا یہ نام
یلام بِن سام بِن نُوح کي طرف منسُوب ھی کہ اولاد اُسکي اِس مُلک
میں بعد طُوفان کے جا بسي چنانچہ اُنکا ذکر اِس نام سے تواریخوں میں
ملتا ھی یے لوگ کوھِستان میں رھتے اور اکثر چرواھے و گڈریے تھے
اُنکي قوم دس فرقوں پر بٹ گئي جنمیں سے پاسرگیدي نامے ایک

محاصرہ کرکے آخر کو اُسے غارت کیا اور اِس لڑائي کا حال ہومر نامے ایک
یوناني شاعر نے اپني منظُوم تصنیف مین جو آج تک مشہُور هی لکھا
هی پھر فرجیہ کي حکُومت پان سو ساتھ برس مسیح سے آگے تک نمُودار
رهي اُسوقت یہ حکُومت کوچك ایشیا کي ایک دوسري حکُومت لدیہ
نامے کي قلمرو هوگئي لدیہ کي حکُومت نُوح کے پوتے لُد کي طرف منسُوب
هی اور اِسکا ایک بادشاہ کریسس نامے قارون کي مانند دولت کے سبب
یہاں تک مشہُور هي کہ آج تک اُسکا نام مثل کے طور پر ذکر کرتے هیں
پان سو چھیالیس برس مسیح سے آگے فارس کے بادشاہ خورس نے لدیہ کے دار
اُلسلطنت ساردس شہر کو اپنے قبضہ میں کرلیا تمام کوچك ایشیا
اُسوقت سے سکندر کے مرنے تک فارس کے عمل میں رہا بعد اُسکے وہ
جُدي جُدي حکُومتوں پر تقسیم هُوا اُنکے نام یے هیں پرجمُوس بیتونیہ
پفلاجونیہ پنتس کپادوکیہ آخر کو چھبیس برس مسیح سے آگے جب
رُومي عملداري سبھوں پر غالب هو گئي تو مُلك کي از سرِ نو تقسیم
هُوئي *

گیارھواں باب

قدیم فارسي سلطنت کا مختصر احوال

قطع نظر اِن باتوں سے اب هم قدیم فارسي سلطِنت کي اصل اور تواریخ
پر رجُوع لاتے هیں کہ یهي سلطِنت تھي جو بابل کے بعد اُن اِطراف میں
سب پر غالب هُوئي اور اِسلیے وہ اکثر اوقات دُوسري بڑي سلطنت
کہلاتي هی دریاے دجلہ اور دریاے هند کے بیچ جو سرزمین واقع هی

، سرکشي کي اور یونانیوں نے اُنکي مدّد کي اِس سبب سے بہت لڑایاں
ہوئیں چار سو اسّي برس مسیح سے آگے شاہ فارس زرکسیس نامے نے مُلک
ونان پر تیسري دفعه چڑھائي کي اور اُس مہم کے واسطے ایسي بے نظیر
وج جمع کي جو کسونے کبھي نه دیکھي نه سُني بلکه شاید ایسي فوج
دھي نهوگي یوناني مورّخ هیرودتس نامے کے قول کے مطابق فوج مذکور
میں پچاس لاکھه آدمي تھے اُسمیں سترہ لاکھه سپاهي اسّي هزار سوار اور
اقي ملاّح وغیرہ جو بارہ سو سات جنگي جهاز پر سوار هوئے لیکن یه
زي مہم ناکام نکلي یوناني پہاڑوں کي ایك گھاٹي ترماپیلي نامے میں
جس راہ سے فوج مذکور کو جانا پڑا لیونیداس نامے لاسدیموں کے بادشاہ نے
ین سو آدمي کے ساتھ تین روز تك ساري فوج کا مقابله کرکے هٹا دیا آخر
و ایك یوناني بدذات کے بتلانے سے فارسیوں کا ایك غول پوشیدہ
گڈنڈي سے پہاڑوں پر چڑھکر لیونیداس اور اُسکے ساتھیوں کي پیٹھ پر جا
پہنچا اور اُنکو مار ڈالا ایك هي آدمي بچ نِکلا اور جب وہ اپنے گھر پہنچا
سوا بیحُرمتي اور طعنهزني کے اپنے دوستوں کي طرف سے کچھه نپایا که
یسي حالت میں اپنے بادشاہ اور ساتھیوں کو چھوڑکے بھاگ نِکلا تھا
بعد اُسکے فارسیوں نے کئي شهروں اور بستیون کو پھونك دیا لیکن آخر کو
خشکي و تري پر شکست کھاکے مُلك کو چھوڑنا پڑا اُسوقت سے تین سو
ینتیس برس مسیح کے آگے تك سات بادشاہ تختنشین هُوئے پر اُنکے
نتظام میں فساد اور بیبندوبستي هونے لگي اور دُوروالے صُوبهدار خود
مختار بن گیے یونانیوں اور فارسیوں کے درمیان سخت دشمني رهي آخر
و شاہ یونانْ سکندر نے تین سو چونتیس برس مسیح سے آگے فارس پر
چڑھاي کرکے اور دارا بادشاہ کو تین فوجکشیوں مین شکست دیکے تین

فِرقه بطور سردار کے تھا یه فرقه دو اَور فرقوں کے ساتھ حکُومت اور سپہگري کا کام کرتا رہا شاید اِسي فرقے کے نام سے ساري قوم کا نیا نام پارسي یا فارسي مشہُور ہُوا کیونکه اِس قوم کي تواریخ میں اکثر اِسي فرقے کا احوال لکھا ھی اور اُسوقت سے قوم کا یہي نام قدیم ایلامي نام کے ساتھ مستعمل ہُوا اِسي فرقے سے خورس یعنے کیخسرو پیدا ہُوا جِسنے قدیم فارسي سلطنت کو از سر نو آباد کیا اُسکي ما مادیوں کے بادشاہ استیجیس نامے کي بیٹي تھي پان سو اکسٹھ برس مسیح سے آگے خورس اپنے نانا کو شکست دیکے مادیوں اور فارسیوں کا بادشاہ بن بیٹھا پانسو چھیالیس برس مسیح سے آگے خورس نے لدیا کے بادشاہ کریسس نامے مذکورہ بالا کو مغلُوب کیا اور تمام کوچك ایشیا کو اپني سلطنت میں ملا لیا پانسو اڑھتیس برس مسیح سے آگے کسدي بابل والي سلطنت اور اُسکے سارے ممالك پر قابض ہُوا یوں اُسکي سلطنت بحیرہ رُوم سے لیکر دریا سندہ تك پھیل گئي اُسوقت خورس نے اُن یہُودیوں کو جو شہر بابل میں اسیر تھے اپنے مُلك میں لُوٹ جانے اور شہر اورشلیم اور ھیکل کو نئے سر سے بنانے کي اجازت دي پان سو اُنتیس برس مسیح سے آگے خورس لڑائي میں مارا گیا اور اُسکا بیٹا کمبایسیس نامے اُسکا جانشین ھوا اُسنے پان سو پچیس برس مسیح سے آگے مُلك مصر کو فارسي سلطنت کا ایك صُوبه قرار دیا اور پان سو سات برس مسیح سے آگے مُلك مقدونیه جو یُورپ میں ھی اور تھوڑي دیر بعد جب دارا یعنے گشتاسپ بادشاہ تھا دریا ھند کے اُتّروالے مُلك بھي اُس بڑي سلطنت کے تابعدار ھوگئے اِس بادشاہ کے عہد میں بھي قدیم یونانیوں سے وہ جھگڑا اور دشمني شروع ھوئي جسکا انجام فارسي سلطنت کا خاتمه تھا اِسکا سبب یه تھا که فارسیوں کے کئي ایك صُوبہ

کي اکثر جگھوں میں قدیم یونانیوں اور رومیوں سے مُراد ھی اور دودانی
نام کے مشابہہ یونان میں دو بستیاں دودونہ نام سے اِسواسطے مشہُور تھیں کہ
اُنھیں قدیم سے مندر بنے تھے جو اُن لوگوں کي روایت کے موافق طوفان
کے بعد کبُوتر کے بتلانے سے ایجاد ھوئے تھے پس اِسي اصل سے قدیم
یونانیوں کي الگ الگ قومیں اِس ملک کے چاروں سمت کو پھیل
گئي ھونگي اُنمیں سے جو قوم پھلے نامور ھوگئي سو پلاسگي نامے تھي
بعد اُسکے ھلینیس نامے ایک قوم فتحیابي کي راہ سے مشہُور ھوي لیکن
جب تک کہ مُلک مصر اور فینسیا سے گروہ گروہ جلاوطن ھوکے انمیں
نہ آ بسیں تب تک وے وحشي رھے پھلي گروہ نے جسکا پیشوا کیکراپس
نامے تھا پندرہ سو برس مسیح سے پیشتر ملک مصر سے آکے اُس شھر کي
بنیاد ڈالي جو پیچھے اسینہ نام سے تمام جھان میں مشہُور ھوگیا بعد
اسکے کدمس نامے نے مُلک فینسیا سے ایک گروہ کي رھنمائي کرکے صُوبہ
بیوشیا کي دار اُلسلطنت تیبز نامے کي بنیاد ڈالي روایت سے معلوُم ھوتا
ھی کہ اِسي پیشوا سے قدیم یونانیوں نے حرف لکھنے کا فن سیکھا سوا اُنکے
اور بھي گروھیں اِس مُلک میں آ بسیں اُس زمانے میں قدیم یونانیوں
کي چار قومیں تھیں جنکے نام یے ھیں یعنے ایولیئن دوریئن اکیئن
یونیئن اِس آخري نام کي اصلي صُورت یاؤنیس ھی جو یاون لفظ سے کچھہ
نسبت رکھتا ھوگا اِن چار الگ قوموں کے پتے بُھت زمانوں تک ملتے
ھیں ایولیئن قوم کے اکثر لوگ ملک کے پچھم اطراف میں رھتے تھے
دوریئن لوگ پھلے اُتر طرف گیے اور پیچھے سے اُنکے ایک حصّے نے دکھن
اطراف جاکر اور اِسپارتا کے مشہُور شھر کو جسکے باني اکیئن لوگ تھے لیکر
بڑا نامور کر دیا اکیئن قوم نے پھلے دکھن سمت کو آباد کیا مگر پیچھے

سو اکتیس برس مسیح سے آگے فارسي سلطنت کا تخت لے لیا اِسطرح سے دُوسري بڑي سلطنت ختم هوئي *

بارهواں باب

قدیم یوناني سلطنت کا مختصر احوال

پهلي فصل

مُلک یونان کے اصل باشندوں کا احوال

اب تیسري یعنے قدیم یوناني سلطنت کے احوال پر التفات کرتے هیں پهلے اُسکے مقام کي بابت بیان یه هي که بحیرهٔ روم کے اُتّر طرف اور یورُپ کے برّاعظم کے دکهني کنارے سے ایک بڑا جزیرهنما سمُندر میں چلا گیا هي جو اگلے زمانے میں مُلک یاوَن یعنے یونان نام سے مشهُور تها اور یهه نام یاوَن یعنے یونان بن یافت بِن نُوح سے منسُوب هي چنانچه توریت میں اِسکا نسب‌نامه یهه هي که یونان کے بیٹے الیسا اور ترسیس اور کتّي اور دودانی انسے جزیروں کي قومیں اپنے ملکوں میں اپني زبانوں اور خاندانوں کے موافق اپني گروهوں میں پهیل گئیں اِسي اصل سے قدیم یوناني اور رُومي نکلے اور چار نام مذکوره بالا کے پتے اِنکے احوال میں ملتے هیں مُلک یونان کا ایک صُوبه الیس نامے تها پهر شهر ترسیس کوچلک ایشیا میں اور شهر ترسیس یورپ میں دونوں یونانیوں کي طرف سے آباد هُوئے کِتّیوں کے جزیرے اور کِتّیوں کي زمین کي عبارت سے توریت

،شاهوں کے بہت مدّت تك اپني حکومتوں سے بیدخل هونے کے سبب
ي عبرت اور طاقت رعیتوں پر سے مٹ گئي هوگي کیونکه اِس وقت
دو سو برس تك بادشاهوں اور قوموں میں بڑي سخت لڑائي هوتي
ي اور آخر کو اکثر یوناني قوموں میں جمهوري انتظام جاري هونے لگا
ید اِنهیں وجهوں سے قدیم یونانیوں کي وہ خاصیت جسکے سبب سے
، ساري قدیم قوموں میں ممتاز هیں یعنے مُلکي اور شخصي آزادگي
شوق پیدا هوا اِسکا پهلا نتیجه یهه تها که هر ایك شهر سرخود هو گیا
سا که جتنے شهر تهے اُتني حکومتیں بهي نمُود هویں اِسپر بهي کئي
ح سے ساري قوم کي یگانگي و اتحاد ظاهر اور محفوظ رها چنانچه ایك
ماعت آمفکتیونیا کے نام سے جسمیں هر حکومت کي طرف سے ایك
خص بهیجا گیا مقرر هُوي اِس جماعت نے سال بهر میں دو دفعه اکٹهي
کے سارے قوم کے اِنتظام کي بابت مصلحت کي پهر قومي میلے اور
ماشے مقرر هُوئے اور اُنکے هونے کے وقت میں قانون تها که جو لڑائي آپس کي
موقوف رهے آخر کو شهر اسپارتا اور شهر اسینه سب اور شهروں سے سبقت
گئے اور مُلك یونان کي تواریخ میں اکثر انهیں سهروں کا بیان هوتا هي *

تیسري فصل

شهر اسپارتا کي حکُومت کا بیان

مسیح سے آٹهه سو ستر برس آگے لیکرگس نامے نے شهر اسپارتا کي وہ حکومت
رائي جِسسے اُسکي ترقي هُوي اور جو چهه سو برس تك بحال رهي
ے حکومت میں دو بادشاہ سال بسال باري کرکے حکُمران تهے اور

دوریئن قوم نے انکو وهاں سے نکال دیا ایونیئن قوم مُلک کے اُس حصّے میں جو دوریئن اور اکیئن قوموں کے بیچ میں تها بستي رهي جب تک که دوریئن لوگوں نے اُتر سے آکر اکیئن قوم کو دکهن اطراف سے نه نکالا اُسوقت اکیئن لوگوں نے ایونیئن قوم کو اسکي جگهه سے نکالکے اُسے آباد کیا اور اپنا نام اُسپر رکها ایونیئن لوگوں نے جلا وطن هوکے کوچک ایشیا کے کنارے پر کئي مشهُور شهروں کي نیو ڈالي مسیح سے باره سو برس آگے تک اِن سب قوموں میں بادشاهي حکُومت جاري رهي لیکن ایک ایک میں سے کئي گروهوں نے اصلي قوم سے الگ اور سرخود هوکے اپنے واسطے حکومت اور دار اَلسلطنت ٹههرایا اِس حالت میں لڑایاں کثرت سے هوین اور اِنکي روایتوں میں اور قوموں کے موافق بهت سي مهموں اور بهادُروں اور رُستموں کا عجیب بیان هی جو اُنکي بتپرستي کي اصل ٹههري *

دُوسري فصل

تِرواس کي لڑائي اور اسکے نتیجوں کا بیان

مسیح سے گیاره سو ستائیس برس آگے کوچک ایشیا کي ترواس نامے حکُومت کا بادشاه پریام تها اُسکا بیٹا پارس نامے مُلک یونان کي سیر کرتے هُوئے اسپارتا کے بادشاه منیلاوُس نامے کي بیگم کو چهین لے گیا اسپر تمام یونان کے بادشاهوں نے ایکا کرکے بدلا لینے کے لیے شهر مذکور کا محاصره کیا اور دس برس بعد اُسکو غارت کر دیا اس لڑائي کا احوال جیسا اوپر مذکُور هوا هومر نامے یوناني شاعر نے لکها هی معلوُم هوتا هی که یوناني

ارے آدمي عام مجلِس اور عدالتوں میں فیصلے کے لیے اپني راے کي
بتھي ڈال سکتے تھے پہلے تین فرقوں میں سے نو آدمي آرکن یعنے
یشوا کے نام سے سال بسال عوام کي طرف سے حاکم کے طور پر مقرر ھوے
نکے ساتھ ایك مجلس چار سو آدمي کي مصلحت کرنے کے لیے
یطرح سے مقرر هُوي پر سارے آئینوں کا منظور کرنا اور سارے حاکموں
مشیروں کا چُن لینا عوام لوگوں کا حق تھہرا پھر ایك اور مجلس ایریاپگس
م اُن آدمیوں سے بني تھي جو آرکن یعنے پیشوا ھو چُکے تھے اور اِسي
جلس میں حکُومت کا خاص اختیار رھا کیونکه عوام لوگوں کي منظوري
بعد آئینوں کا اصلاح دینا یا منسُوخ کرنا اور آرکن لوگوں کو ملامت کرنا
ر نیکوکاروں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دینا اُنکے ذمه تھا خاص کرکے
ل اور کفر اور بے اعتدالي اور خباثت کے مقدمه اِنھیں کي منصفي سے
یصل ھوے خزانوں کے مختار بھی یھي تھے اور انکي ایسي قدر و منزلت
ي که اُنکا ذرا بھي نقصان کرنا حرام اور لعنتي کام سمجھا جاتا تھا اِس
جلس کا نام ایریاپگس لفظ ایك ٹیلے کے نام سے نِکلا ھی جسپر یهه مجلس
صاف کرنے کو جلُوس فرماتي تھي اِس اِنتّظام کي غرض یهه تھي که خاص
گوں کا اختیار جو پیشتر بڑے ظُلم کا باعث تھا کچھه مٹ جاے تو بھي
ام لوگوں کا اختیار زبردست ھونے نه پاوے بعد اِسکے اِن دونوں میں
نے خاص و عام میں چند عرصه تک بڑي ھمسري اور مقابله رھا آخر
پیسستراتس نامے عوام کے پیشوا نے مسیح سے پان سو اکستھه برس
ے خاص اختیار حاصل کیا خواص کي کوشش سے دو مرتبه وہ مُلك
. نکالا گیا تسپر بھي پھر آکے تیسري دفعه حقیقي حاکم بن گیا اور اُسکي
ات کے بعد اُسکے دو بیٹے حکُمران هُوئے آخر میں خاص لوگوں نے اھل

اُنکے ساتھ ایک مجلس جس میں اٹھائیس امیر جنکي عمر ساتھ برس سے کم نہ تھي داخل تھے پھر پانچ آدمي عفوري یعنے ناظرین نامے رعیّتوں کي طرف سے سال بسال مقرر ہوئے اور اُن لوگوں کا بڑا اختیار حکُومت کے کام میں تھا سوا اِسکے رعیتوں کا اختیار تھا کہ مجلس جمع کرکے اپني مرضي ظاھر کریں پھر ساري زمین اُنتالیس ھزار گھرانوں پر برابر تقسیم ہُوئي سوداگري منع ھوگئي سارا نقد لوھے سے بنا سب لوگوں کي اجماعي تربیت اور پرورش ہُوئي شہر پناہ اور جنگي جہاز اور تماشاگاہ اور ھر طرح کي عیش و عشرت منع تھي سارے مرد سپاھي تھے اور کشتکاري غلام کرتے تھے اِس انتظام کے سبب اھل اسپارتا بڑے بہادر اور نہایت عالي‌مزاج اور صاحب ھمت ھو گئے چھہ سو بیس برس مسیح سے آگے اسپارتا کي حکومت اور سب شہروں میں زبردست تھي اُسکے باشندے دُورُین قوم سے تھے *

چوتھي فصل

شہر اسینہ کي حکُومت کا بیان

پان سو چورانوے برس مسیح سے آگے سولن نامے نے شہر اسینہ میں آئین اور انتظام مقرر کیا جسکے سبب سے اُس شہر کي بڑي شہرت او[illegible] رونق ھوگئي اِس انتظام میں سب لوگ چار قسموں پر تقسیم ہُوئے پہلي قسم میں بڑے آدمي داخل تھے جنکي آمدني پان سو میدمني یعنے کم و بیش سترہ سو من گیہوں کي تھي دوسري قسم میں چار س[illegible] والے تیسري میں تین سو والے چوتھي میں اور سب لوگ شامل تھ[illegible] پہلے تین فرقوں کے آدمي حکُومت کے عہدے پر مقرر ھو سکتے تھے [illegible]

پانچویں فصل

پارسیوں سے لڑائي ہو نے کا احوال

مسیح سے پاں سو برس آگے ایوینئن لوگوں نے جو کوچك ایشیا میں تھے اهل اسینه کي ترغیب سے شهر ساردس کو که حکومت لدیه کا دار السلطنت تها پھونك دیا بعد ازاں شاه فارس دارا نے ملك یونان پر پهلي چڑهائي کي تیاري کي اُسوقت یونان کي الگ الگ حکومتوں میں بخوبي میل و موافقت نه تهي اِس سبب سے ایونیئن لوگ پهر فارسیوں کے زیر حکومت هو گئے کیونکه صرف اهل اسپارتا اور اسینه فارسیوں کے مقابله پر تیار تهے جاننا چاهئے که تمام یونان تین حصّوں پر تسیم هوتا هي ایك شمالي جس میں دو صوبے تهے دوسرا بیچ میں جو هلّاس کهلاتا تها جسمیں آتهه صوبے تهے جنمیں سے ایك اتیکه نامے کا دار السلطنت شهر اسینه تها اور تیسرا جنوبي طرف جو پیلوپونیسس کهلاتا تها اور اِسمیں بهي آتهه صوبے تهے جنمیں سے ایك لکونیه نامے کا دار السلطنت شهر اسپارتا تها سوا اِن حکومتوں کے یتس چالِیس جزیرے یونانیوں سے آباد هو گئے تهے اور یے سب یوناني قوم میں شامل تهے اور اکثروں میں الگ الگ حکومتیں جاري تهیں بسبب ناموافقت مذکوره بالا کے فارسیوں کي پهلي چڑهاي پر صرف اهل اسپارتا اور اسینه مستعد جنگ تهے مگر ایك طوفان کے سبب فارسیوں کے جنگي جهاز توت گیے اور یوں پهلي چڑهائي موقوف رهي پهر مسیح سے چار سو نوے برس آگے فارسیوں نے دوسري چڑهائي کي اور اُس دفعه شهر اسینه کے

اسپارتا سے مدد لیکر پان سو دس برس مسیح سے آگے انکو نکال دیا بعد
اِسکے همسري گہٹانے کے واسطے سولن کا انتظام کچھہ بدل گیا جِس سے شہر
کے باشندے نئي طرح پر بٹ گئے اور چار سو کي جگہہ پان سو آدمي
مجلس میں شریک هو گئے اِسپر اهل اسپارتا اور چند اور شہروں نے
شہر اسینہ میں بادشاهي انتظام ٹھہرانے کے لیے اِسپر چڑھائي کي پر
اِس لڑائي میں اهل اسینہ فتحیاب هُوئے اور اسوقت سے شہر اسینہ
سب اور شہروں میں مقدم هونے لگا اهل اسینہ اکثر ایونیئن
قوم کے تھے اور انکي روایتوں میں ذکر هی کہ اِبتدا میں اِس قوم کے
باپ نے شہر اسینہ کے باني کیکراپس کے چھٹھے قایم‌مقام کي بیٹي کو
بیاها بعد اِسکے اکثر قوم اُس ملک میں جا بسي جو پیچھے سے جیسا
اُوپر مذکُور هوا اکیئا تام سے مشہُور تها لیکن قوم کے بہُتیرے آدمي شہر
اسینہ میں رهے هونگے اور بعد اِسکے بهي جب اکیئن لوگوں نے ایونیئن
لوگوں کو اخیتار میں سے نکال دیا تو اِنهوں نے دوبارہ شہر اسینہ میں
پناہ پائي اور وهاں سے جلاوطن هوکے کوچك ایشیا اور اور اطراف میں
نئے شہر بنائے بسبب اِسکے اهل اسینہ شہرهاے مذکُور کے ساتھہ بڑي
محبت اور موافقت رکھتے تھے یے شہر پہلے لدیہ کي حکومت کے تابعدار
تھے اور پهر جب شاہ فارس خورس نے اِس مملکت پر اپنا قبضہ کر لیا تو
ایوینئن قوم کا شہر مذکُور اسکي سلطنت میں شامِل هو گیا لیکن جب
شہر اسینہ ترقي‌پذیر اور رونق‌افزا هونے لگا تب اپنے هم‌قومي شہروں
کو اِس تابعداري سے چُھڑانے کي تدبیر کرنے لگا یوں قدیم فارسیوں سے وہ
دشمني شُروع هُوي جو آخر میں فارسي سلطنت کے یونانیوں کے قبضے
میں آنے کا باعث ٹھہرا *

الحال تھے جنکے اعمال و افعال کي باقيِ کیفیت اِس زمانے کے لیئے نمونہ ٹھہرتي ھی *

چھٹھي فصل

اسپارتا اور اسینہ سے لڑائي ھونے کا احوال

مسیح سے چار سو اکتیس برس آگے اسپارتا اور اسینہ میں لڑائي شروع ھوئي جو شتائیس برس تک ھوتي رھي اِس میں طرفین کے بہت آدمي شجاعت میں مشہور ھُوئے اور بہت سے ھلاك بھي ھُوئے جِنکا اِس مختصر میں بیان نہیں ھو سکتا ھی آخر کو چار سو چار برس مسیح سے آگے اسپارتا کے بادشاہ پیساندر نامے نے شہر اسینہ کا محاصرہ کرکے ضبط کر لیا اور شہر پناہ گرا دي اور جنگي جہازوں کي حد بارہ تک ٹھہرائي اور تیئس آدمیوں کو حکومت کا مختار ٹھہرایا یئے تیس آدمي ظالم کے نام سے مشہور ھُو گئے اور تھوڑي دیر بعد اپنے ظلم کے سبب شہر سے خارج ھُوئے تب سابق طور پر سولن کا انتظام نئے سرسے برپا ھُوا اگرچہ ظاھر میں اِسکي صُورت بحال ھُوئي لیکن حقیقت میں اُسکي جان اور قوت جاتي رھي چار سو برس مسیح کے آگے سے لیکر تین سو پینتیس برس اگے تک اھل اسپارتا اور اھل اسینہ کے بیچ یوناني حکومتوں کي پیشوائي کے لیئے برابر دشمني اور ھمسري اور لڑائي ھوتي رھي اور اِس میں صوبہ بیوشیا کا دار الحکومت ٹیبز نامے شریك تھا بعضے وقت تو اھل اسپارتا زبردست رھتے تھے اور بعضے وقت اھل اسینہ اور کبھي اھل ٹیبز اور اِس خلاف طبع جھگڑے میں فارسي شہزادنے خورس ثاني کے وسیلے سے اھل فارس بھي شامِل ھُوئے اِتنے میں یونان کے اُتّر کي سرحد پر

نزدیك آ پہنچے مگر اسینوي لوگوں کے سپہسالار ملتائدیس نامے نے ماراثون نامے مشہور لڑائي میں اُنکو شکست دي بعد اِسکے اهل اسینه نے جزیه لینے کے واسطے کئي یوناني جزیروں پر حمله کیا اور یوں علم ناخدائي اور جنگي جهاز میں ایسا تجربه حاصل کیا جسکے سبب شهر اسینه سمندر کي ملکه کے نام سے مشہور هو گیا جنگي جهاز کا میربحر ثیمیستوکلیس نامے بڑا شجاع اور صاحب شعور تها اور کار حکومت میں صاحب اختیار هوگیا اُسي کي صلاح سے اهل اسینه نے کهانوں کي آمدني سے جنگي جهازوں کي تیاري مقرر کي اور جب چار سو اسّی برس مسیح سے آگے زرکسس شاه فارس یونانیوں پر حمله کرنے کي اُس بڑي مهم میں جو اُوپر مذکور هوئي مشغول هُوا اسوقت ثیمیستوکلیس نے اُسکے مقابله کے واسطے یوناني حکومتوں میں موافقت کروائي پهر جب اسپارتا کا بادشاه لیونیداس ثرماپیلي کي گهاٹي میں مارا گیا اور فارسیوں کي فوج نے آگے بڑهکے شهر اسینه وغیره کو پهُونکا تب خلیج سالامس کي جهازي لڑاي میں ثیمیستوکلیس فارسیوں کے اُوپر فتحمند هوا بعد اُسکے فارسیوں کي فوج خشکي پر پلتیه کي لڑاي اور تري پر میکیلی کي لڑائي میں شکست کهاکے بهاگ نکلي اِس لڑائي میں اهل اسپرتا اور اهل اسینه شریك هوکے یونانیوں کے پیشوا ٹهہرے پر جب ثیمیستوکلیس شهر اسینه کو نئے سر سے تعمیر کرکے اُسکے گرد شهرپناه تیار کر چکا اور سمُندر کے کنارے پر ایك مضبُوط بندر پایریئیس نامے کو بنوایا تها اُسوقت سے شهر اسینه کي رونق نمُود هُوئي اور یهه حال چار سو اکتیس برس مسیح سے آگے تك رها اِس عرصے میں بهُت سے شاعر اور فیلسوُف اور عالم اور اهل قلم اور نقّاش اور معمار محفُوظ اور مرفه

ساتویں فصل

سکندر بادشاہ کا احوال

سکندر بادشاہ کا احوال اختصاراً شایستگي کے ساتھ لکھنا بڑا مشکل
ب کیونکہ اگرچہ اُسکي بادشاہت صرف تیرہ برس کي تھي تسپر بھي
ں عرصے میں اتني مہمیں اور امور اُس سے سرزد ہوئے کہ اُنکے پورے
ان میں بڑا طول ہو جاتا جبکہ وہ تختنشین ہوا تب اُسکي عمر
س برس سے کم تھي پہلے اُسنے ثریسي نامے ایک جنگلي قوم پر جو
کے مُلک کے اُتّر کي سرحدّ پر رہتي تھي فتح پائي پھر اھل ثیبز پر غالب
ا بعد اُسکے فوج جمع کرکے سلطنت فارس پر حملہ کیا اور تین لشکر
یوں میں شاہ دارا کو شکست دیکے تخت لے لیا بھر شہر شُر کو سات
ینے تک محاصرہ کرکے ضبط کیا بعد اِسکے مُلک شام اور مُلک مصر پر
بض ہوا اور شہر اسکندریہ کي نیو ڈالي پھر اُتّر اور پورب طرف بڑھکے
ري درمیاني قوموں کو مغلوب کرکے بلخ اور پنجاب پر فتحمند ہوا جب
اس ندي کے پاس پہنچا تو فوج کي بغاوت سے پھر جانے کو مجبور ہوا اور
ك ملتان اور دریاے ھند کي راہ سے جہازوں پر سوار ہوکے ساري فوج
یج عرب اور فراط ندي کي راہ سے لوٹي سکندر آپ خشکي سے سفر کرکے
ر بابل میں پہنچا یوں مشرقي اور مغربي ملکوں میں آمد و رفت اور
قات شروع ہوئي اور اُسکے بڑھانے کے لئے سکندر کا ارادہ تھا کہ شہر
ل کو اپنا دار السلطنت ٹھہراوے لیکن جبکہ وہ اپنا عالي مطلب بہم

ملک مقدونیہ میں جو آٹھ سو برس مسیح سے آگے یونانیوں کي ایک گروہ سے آباد ہوا ایک حکومت ترقي‌پذیر ہوئي جو آخر کو تمام یونان کے اوپر غالب ہو گئي ابتدا میں یہہ گروہ اور یونانیوں سے الگ رهي اور انکا اگلا حال بخوبي معلوم نہیں هی جب فارسیوں نے یونان پر حملہ کیا تو ملک مقدونیہ انکے تابع ہو گیا اور انکے خارج ہونے سے پھر سرخود ہو گیا جب اسپارتا اور اسینہ کے بیچ لڑائي ہوئي تو مقدونیہ کے بادشاہ نے اس جھگڑے میں دخل دیا تین سو ساٹھ برس مسیح سے آگے فیلبوس تخت‌نشین ہوا اور چوبیس برس تک بادشاہت کرتا رہا اسکي عمل کي ابتدا میں حکومت بہت ناقص اور ضعیف تھي پر بادشاہ مذکور کي حکمت عملي اور اقبال‌مندي سے جلدتر سرسبز پایدار ہو گئي تین سو چھیالیس برس مسیح سے آگے فیلبوس یونانیوں کي قومي مجلس امفکتیونیا نامے میں شریک ہوا تین سو اڑھتیس برس مسیح سے آگے جب لوکرس صوبے کے لوگوں نے ایک خاص مندر کو ناپاک کیا تو مجلس مذکور نے جو اس مندر کي نگہبان تھي اسے سزا دینے کے واسطے فیلبوس کو اپنا سپہسالار مقرر کیا اس بات کو فیلبوس نے غنیمت جانکر اور یوناني حکومتوں کي جدائي اور همسري سے قابو پاکر اپنے تئیں تمام یونان کا مختار بنایا لیکن اپنا اختیار چھپانے کے واسطے بڑي هوشیاري سے یونانیوں کو فارسیوں پر حملہ کرنے کا شوق دلایا اور انکي فوج کي سپہسالاري پر قناعت کي اتنے میں تین سو چھتیس برس مسیح سے آگے اپني بیٹي کي شادي کي ضیافت میں پاسینیاس کے هاتھ سے مارا گیا اور اسکا بیٹا سکندر تختنشین ہوا *۔

مارا گیا لیکن اِسي سال میں گال نامے ایک اُتروالي جنگلي قوم نے مُلک
ٹریس اور مقدُونیه دونوں پر حمله کیا اِس لڑائي میں تالمي مذکُور مارا گیا
اور مُلک ٹریس گالوں کے قبضے میں آگیا اور یوں اُسکي یوناني حکومت ختم
هُوئي بعد اُسکے دو سو بائس برس مسیح سے آگے تک مقدُونیه کے چار بادشاہ
یي در پي حکمران رهے اُسوقت فیلبوس پنجم جسنے رُوم کے سخت دشمن
هینبال نامے کے ساتھ عهد باندھا تختنشین هُوا اِس سبب سے رُوم کي
طرف سے وہ دشمني شرُوع هُوئي جِسکا انجام یهه هُوا که مقدُونیه ایک سو
اٹرستھ برس مسیح سے آگے رُوم کے عمل میں آگیا خانه جنگي مذکُورہ بالا
کے باعث سکندر کي وفات کے بعد اسپارتا اور اسینه اور یوناني حکُومتیں سر
بخُود هوگیئں لیکن اُنکي رونق کم هوتي گئي تِسپر بهي مقدُونیه نے اور دشمنوں
کے مقابله کے واسطے اُس قوم کے ساتھ جو آکیئن نام سے مشهُور تهي عهد و
پیمان باندھا اِسمیں پهلے اهل اسپارتا شریک نه تهے بلکه اُسکے مقابله میں
مستعد جنگ هُوئے پر آخر کو ایک سو بانوے برس مسیح سے آگے شریک
هو گئے جب مقدُونیه سے رُومیوں کي لڑائي هُوئي تو یوناني حکُومتیں جو
آکیئن والے عهد و پیمان میں شریک تهیں رُومیون کي جانبداري پر تیار
هوئیں اور رومیوں کي طرف سے اُنکي آزادگي کا اشهتار کیا گیا لیکن در
حقیقت ایسے اشتهار سے اُنکي ازادگي کے حق میں شبهه پیدا هوتا هی
چنانچه جب ایکسو پچاس برس مسیح سے آگے اسپارتا اور دوسري یوناني
حکُومتوں میں سابق طور پر عهد مذکُور کي بابت جهگڑا هُوا تب رُومیوں
نے عهد موقوت کر نے کے لئے اُس تکرار مین دستندازي کي اور یوں اُنسے
لڑائي هُوئي جسکے آخر مین رُومیوں نے فتحیاب هوکے مُلک یونان کو یک
سو چهیالیس برس مسیح سے آگے اپني حکومت کا ایک صوبه ٹههرایا پس

پہنچانے کے لئے طرح بطرح کي تدبیروں اور منصوبوں میں مشغول تھا یکایک
تین سو پچیس برس مسیح سے آگے بتیس برس کي عمر میں مر گیا *

آتھویں فصل

بعد وفات سکندر کے ملك یونان کا احوال

سکندر کي وفات کے بعد اُسکے سپہسالاروں نے آپس میں تقسیم مملکت
کي بابت بایس برس تك جنگ کي بلکه جب تك که رومیوں کي
عملداري سارے صُوبوں میں جاري نه هوُئي اُسکا احوال ایسا مبهم اور پیچ در
پیچ هی که ایك کا بهي ذکر کرنا اِس مختصر میں ناممکن هي مگر اِتنا بیان تو
چاهئے که بایس برس بعد یهه بڑي مملکت چار حصّے هوکے چار آدمیوں
کے تحت میں آ گئي مُلك ٹریس اور اُتّر والے صُوبے لیسمکس کے قبضے میں آئے
مُلك مقدوُنیه اور پچھم کے اطراف کا مالك کسندر تها مُلك سُریه اور پورب
والے ممالك جیسا اُپر مذکُور هُوا سیلوکس کي حکُومت تهہرے اور مُلك
مصر اور دکهني صُوبے تالمي اور اُسکے جانشینوں کے عمل میں رهے جنکا احوال
رُومیوں کي عملداري تك اور مُلك سُریه کا بهي رُومیوں کے عمل میں آنا
بیان بالا میں ذکر هو چُکا دو سو چهیانوے برس مسیح سے آگے مقدوُنیه ک
بادشاه کسندر دو بیٹے چهوڑکر مر گیا بعد اُسکے مقدونیه اور ٹریس اور سُریه
کے بادشاهوں میں خانه جنگي اور لڑائي هُوئي جسکا انجام یهه هُوا که سُریه
کا بادشاه سیلوکس تینوں حکومتوں کا مالك بن بیٹها مگر جب که و
مقدُونیه میں حُکمراني کرنے کو جاتا تها تالمي کرانس نامے کے هاتهہ

ڈالي نه گئي تب تک اُنمیں سے کسي کا احوال جو گذرا سو خاص ذکر کے لایق نہیں هی قدیم رُومي سلطنت کي تواریخ اِسي شہر سے نسبت رکھتي هی شہر مذکُور کي بنیاد سے دو سو پینتالیس برس تک یعني مسیح سے پان سو آتھ برس آگے تک اُسمیں بادشاهي حکُومت جاري رهي مگر بادشاہ مورُوثي نه تھے اور نه اُنکو اختیار مطلق حاصل تھا چنانچه سینیت نامے ایک مجلس جس میں پہلے ایک سو آدمي اور پیچھے سے دو سو آدمي شامل تھے مقرر هوئي پھر تین سو خاندان درجه امارت پر سرفراز هُوئے جنکي منزلت مورُوثي تھہري اور عوام کي مجلس بھي کومشیا نام بے مقرر هوئي سوا اِسکے دیني رسومات حاکموں کي طرف سے تھہرائي گیئں جنکے بجا لانے سے حکُومت کے کار وبار انجام تک پہنچتے تھے پھر خاص و عام اور باپ بیتے اور شادي کے رشتوں کے مقدموں کا خاص آیین اور قانون کے وسیلے سے پکّا انتظام هوتا تھا اور انھیں سببوں سے ابتدا میں قدیم رُومیوں کا مزاج نہایت مطابق شرع کے هو گیا *

دُوسري فصل

رُومیوں کي جمُہوري حکُومت کا تذکرہ

پان سو نو برس مسیح سے آگے تارکونیوس سوپربوس نامے نے زبردستي سے تخت کو لے لیا لیکن ظلم کے سبب مفرُوق وخارج هُوا اُسوقت سے بادشاهي حکُومت موقوف رهي اور اُسکي جگہہ میں دو آدمي کونسل یعنے مشیر کے نام سے ہرسال بسال حاکمي کے عہدے پر سینیت کي طرف سے مقرر هُوئے تھوڑي دیر بعد اور دو آدمي ترابیون یعنے قومي سردار کے نام سے

اِتنے هي پر قدیم یونانی سلطنت کا احوال ختم هوتا هی اب چوتھي یعني قدیم رُومیوں کي سلطنت پر رجُوع کرتے هیں

تیرھواں باب

قدیم رُومیوں کي حکُومت کا مختصر احوال

پہلي فصل

شہر رُوم کي بنیاد اور بادشاهي حکُومت کا بیان

بحیرہ رُوم میں ملك یونان کے پچھم طرف اور یورپ کے برّاعَظم کے دکھني کنارے پر ایك اور جزیرہ نما هی جو اِن دنوں ملك اطلي کے نام پر مشہور هی اُسکے اتّر کي سرحد پر آلپس نامے پہاڑوں کا ایك سلسله هی اُس سلسلے سے لیکے دکھني سرحد تك اُسکي لنبائي تین سو کوس اور چوڑائي تخمیناً ساٹھ کوس کي هوگي قدیم سے بہُت سي متفرق قومیں اُسمیں رهتي تھیں جنکے احوال کي تھوڑي سي خبر ملتي هی پیچھے سے مُلك یونان اور اور اطراف کي کئي گروهیں اپنے ملکُوں سے خارج و جلاوطن هوکے اُنکے درمیان آ بسیں لیکن ان سبھوں کے ناموں اور لڑائیوں کا تذکیر کرنا اِس مقام پر بے فایدہ هی اتنا کافي هوگا که بیان بالا کے مطابق اکثر تواریخ دانوں کي سمجھ میں اور زبانوں کے علاقے اور اور وجهوں سے اغلب هی که اِن سبھوں کي اصل یاون بن یافت بن نوح سے هوگي جب تك که سات سو ترپن برس مسیح سے آگے شہر رُوم کي بنیاد رومُلوُس نامے کي طرف سے دریاے طیبر کے کنارے

حکومت کے انتظام میں ایسي تبدیلي نه هوئي جسکے سبب دونوں کے حقوق مستقل اور خاطرجمعي عوام کي هو گیي تب تک وهي تکرار رهي اسوقت سے دو سو چیاسٹھہ برس مسیح کے آگے تک اهل رُوم آس پاس کے شهروں اور قوموں کو مغلُوب کرنے مین مشغول رهے آخر کو تمام ملک اطلي کے حاکم بن بیٹھے اُسوقت سے تمام ملک تین حصّوں پر تقسیم هُوا ایک اُتّر طرف جسمیں دو صُوبے تھے ایک بیچ میں چھه صوبوں کا اور ایک دکھن طرف چار صُوبوں کا اور تین جزیرے بهي حکُومت میں شامِل تھے بعد اُسکے کارٿیج نامے ایک جمہُوري حکُومت سے جو افریقه کے اُتّر کے کنارے پر شهر سرُ کي طرف سے نوآباد هوئي تهي لڑائي شروع هُوئي جو تیس برس تک رهي اُسکا انجام یهه هُوا که اورکئي جزیرے رُومیوں کے عمل میں آ گئے پهر ملک مقدونیه کے اُتّر طرف علریه نامے ایک مُلک تها جسکے باشندے سمندر کے ڈاکو هوکے یونانیوں اور رُومیوں کو تکلیف دیتے تھے رُومیوں نے اُنکو مغلُوب کرکے سزا دي اور اِسطرح سے یوناني حکُومتوں میں رُومیوں کا دخل شروع هُوا بعد اِسکے یعنے دو سو چھبیس برس سے لیکے دو سو بیس برس مسیح کے آگے تک قدیم دشمنوں گال نامے سے لڑائي هوئي جسکے اخر میں رُومیں نے اُنکے مُلک پر چڑهائي کرکے وهاں دو بستیوں کو آباد کیا اس لڑائي میں رُومیوں کي فوج میں آٹھہ لاکھه هتهیاربند تھے اِس عرصے میں اهل کارٿیج نے ملک اسپین میں جو اُس سے پچھم طرف یورپ کے برّاعظم میں شامل هی اپنا اختیار جاري کیا تها اور دو سو اٹھاره برس مسیح سے آگے اُنکے مشهُور سپهسالار هنیبال نامے نے ایک بڑي مهم کا قصد کیا یعنے که ملک اسپین اور آلپس کے پهاڑوں سے هوکے شهر روم پر حمله کرے اُسوقت تک گمان تها که پهاڑ مذکُور کي راه سے فوج لیجانا دشوار هی اور یهه بات ذکر کے لایق هی کے صرف هنیبال مذکُور نے اور

عوام کي طرف سے سال بسال چُنے گئے اور یہہ سب آدمي کار حکُومت میں شامِل تھے لیکن ایک مدّت کے بعد اِس انتظام مین بھي نقص عظیم نظر ایا کیونکه اِسکے سبب خاص و عام میں برابر دشمني اور ھمسري رھي آخر کو ایئدوں کي پختگي اور بارہ تختیوں پر لکھوانے کے لئے دس آدمي مقرر ھُوئے اور یہہ بھي اپنے خاص اختیار میں زبردستي کرکے ظالم نکلے اور عوام کي کوشش سے خارج ھُوئے انکا اختیار صرف چار سو اکیاون برس مسیح کے آگے سے چار سو سینتالیس برس آگے تک بحال رھا پر بارہ تختیان مستقلِ ٹھہریں چار سو تینتالیس برس مسیح سے آگے ایک نئي قسم کے عہدہ‌دار سینسر یعنے اسمنویس کے لقب سے مقرر کیے گئے اور اگرچه اسکا مطلب پہلے صرف یہہ تھا که لوگوں کے نام لکھواویں مگر آخر کو لوگوں کي چال چلن اور رفتار گفتار پر ملاحظه کرنے سے حکومت میں انکا بڑا اختیار ھو گیا *

تیسري فصِل

رُومیوں کي لڑایوں کا احوال

اُسوقت سے لیکے تین سو پچانوے برس مسیح کے آگے تک آس پاس کي قوموں کے ساتھ لڑایان ھوتي رھیں اور تین سو نوے برس مسیح کے آگے اُتر والي جنگلي قوم گال نامے نے شہر پر حمله کرکے پھُونک دیا پر کملوس نامے رُومي سپہسالار نے اُنکو شکست دیکے خارج کیا یہہ وھي قوم ھي جسکے ھاتھ سے پانچویں صدي عیسوي میں قدیم رُومي سلطنت ختم ھوئي جب گال لوگوں کے حملے کے بعد شہر نئے سر سے تعمیر ھو چکا تو سابق طور پر خاص وعام میں جھگڑا اور جداي ھوتي رھي اور جب تک که عوام کي کوشش سے

کر دے بعد اِسکے سرُیا کے بادشاہ انتیاکس نامے سے جھگڑا اس باعث برپا ہوا
کہ رومیوں نے کوچلت ایشیا کے یونانی شہروں کو جو اُسکے زیر حکومت تھے
اسکی تابعداری سے چھڑانا چاہا اور جاننا چاہئے کہ رومیوں کی حکمت
اکثر اِسطرح کی تھی کہ پہلے ضعیف اور پابندوں کو زبردستوں کے ہاتھ
سے چھڑانے کا دعوی کرتے مگر آخر میں وے آپ سبھوں کے اُوپر زبردست
ٹھہرے انتیاکس مذکور کے ساتھ فیلپوس اور ہینبال دونوں عہد باندھنے
پر تیار تھے پر رُومیوں نے ہوشیاری سے اُنکے منصوبوں کو باطل کیا اور یلت
سو بانوے برس مسیح سے آگے کوچلت ایشیا کے شہر مگنیسیا نامے کی فوجنکشی
میں انتیاکس کو مغلوب کر کے کوچلت ایشیا میں سے نکال دیا سوا اِسکے
وہ اسپر مجبُور ہوا کہ رُومیوں کو تین کروڑ روپہ جرمانہ دیوے اور یرغمال
یعنے کفیل کے طور پر اپنا چھوٹا بیٹا اور اُنکا سخت دشمن ہنیبال جو اُسکا
دامنگیر تھا اُنھیں سپرد کرے الغرض اہل روم اگرچہ ظاہر میں زیردستوں
کے چھڑانیوالے تھے مگر فیلواقع اُن اطراف کی ساری قوموں اور ملکوں
کے مالک بن بیٹھے چنانچہ دو سو ایلت برس مسیح سے آگے جب بادشاہ
سرُیا نے مصر کے بادشاہ طالمی پنچم کے کئی صُوبوں پر چڑھائی کی تو طالمی
مذکور نے رُومیوں سے مدّد چاہی تھی اور یوں انکا پابند ہوگیا تھا اِسی طور
پر اُن اطراف کی اور سب چھوٹی حکُومتیں اِس امر کو کہ رُومیوں کے ہم
قول اور رفیق ہوویں غنیمت جانتی تھیں لیکن یہہ فتحیابی اور اقبالمندی
رُومیوں کے مزاج میں بہُت خللّانداز ہُوئی کیونکہ پُوربوالے ملکوں کی
عیش و عشرت اور بے اعتدالیاں اور حیلہبازیاں اور بتپرستی کی خراب
رسُومات اور طرح بطرح کی برُی عادتیں اُنکے درمیان جاری ہونے لگیں
اور سابق زمانوں کی عالی مزاجی اور پرہیزگاری اور منصفی اور نیکنیتی

اِس زمانے میں مُلک فرانس کے شاهنشاه بوني‌پارت نامے نے بےقیاس محنت
اور مشقت سے یهه کام کیا هی هنیبال کي چڑهائي کے سبب مسیح سے
دو سو ایک برس آگے تک لڑائي هوئي اور اس لڑائي میں مقدونیه کا بادشاه
فیلبوس پنجم اُسکے ساتهه عهد باندهکر شریک هوا آخر کو جسوقت هنیبال
اپني فوج کے ساتهه ملک اطلي میں تها تو رُومیوں سے اپنے سپهسالار سپیو
نامے کو مُلک اسپین میں روانه کردیا اُسکے مقابله کے لئے اهل کارتیج نے هنیبال
کو مُلک اطلي سے طلب کیا اور سپیو نے اُسکو مقام ضامه کي جنگ عظیم
میں مسیح سے دو سو ایک برس آگے شکست دیکے اهل کارتیج سے صلح کي
شرطیں تهہرائیں *

چوتهي فصل

رومیوں کي فتحمندي کا احوال

اِس فتح کے سبب رُومي حکُومت کا اختیار بهت بڑهه گیا چنانچه
اُسوقت سے غیر ملکوں کے اوپر اُسکي فتحیابي اور اقبالمندي کا دوڑ شروع
هوا دو سو برس مسیح سے آگے رُومیوں نے مقدونیه کے بادشاه فیلبوس پنجم
سے لڑائي کا اشتهار دیکر اور یوناني حکومتوں سے بادشاه مذکور کے ظلم سے
چهڑا دینے کا وعده کر کے اُسکے ملک پر چڑهاي کي اور ایکسو ستانوے برس
مسیح سے آگے ایک بڑي فوجکشي میں اُسکو شکست دي اور حکم دیا که
اپنے جنگي جهازوں اور قلعوں کو جو ملک یونان میں تهے چهوڑ دیوے او
اپني فوج میں پانچ سو آدمي سے زیاده نرکهے اور سوا اِسکے ڈهو کرور روپ
جو لڑائي میں خرچ هوئے ادا کرے اور اپنے بیٹے کو کفیل کے طور پر اُنکے سپرد

ا رہا تھا بند ہو گیا اور اُسوقت سے بہت دیر تک یعنے جب تک کہ
کومت کے زوال میں اُتر والی قوموں نے اُسپر حملہ نکیا رومیوں کی لڑائیاں
ت کم ہوئی دو ایک صُوبون میں اہل حکُومت کی طرف سے پروکانسل
ے صُوبہدار مقرر ہوتا تھا جو وہاں فوجداری اور دیوانی کی عدالتوں میں
ندار مطلق رکھتا تھا *

پانچویں فصل

حکُومت کے تنزلزل اور خانہجنگی کا احوال

جسوقت کہ ماجراے مذکُورہ بالا سرزد ہوتے جاتے تھے اور غیر ملکوں
ی نسبت شہر رُوم کی ایسی اُقبالمندی اور رونق ہوئی اِس عرصے میں
کومت کے اندرُونی انتظام پر اور رُومیوں کے حال و مزاج پر کئی انقلاب
رے اور بہت سے آدمی مشہُور اور نامور ہُوئے جنکا تھوڑا تذاکرہ کرنا چاہئے
ں لڑای اور فتحیابی کا ایک انجام یہہ تھا کہ حکُومت کا اختیار جو
صوصاً سینیت کے تحت میں تھا بہُت بڑھہ گیا اور چونکہ صرف ایسے
می جو اصلی امیروں کے خاندانوں میں سے تھے سینیت میں شریک ہو
تے تھے اسلئے امیروں اور خاص لوگوں کا ایک فرقہ بن گیا جو اپنی
کی اور عزّت کے لئے نہایت غیرتمند تھے اور عوام لوگوں کی بہتری پر
ظ نہیں کرتے چنانچہ جب کوئی نیا ملک زیر حکومت ہو جاتا اور
ر لوت کا مال ملتا تو خاص لوگ آپس میں بانٹ لیتے اور اپنے قرابتیوں
اُسکی حکومت پر مقرر کر تے تھے تب عوام لوگ فایدہ حاصل کرنے کے
اِل زیادہ زبردست ہو گئے اِس باعث خاص و عام میں سابق طور پر بلکہ

ہِمت گئي تھوڑي دیر کے بعد اُنھوں نے زیردستوں کے آزاد کرنے کا بہانا چھوڑ دیا اور اُنکي حفاظت پر اکتفا نہ کرکے اُنپر حکمراني بھي کرنے لگے اِس سبب سے مسیح کے اُنیس برس آگے تک کِسو نہ کِسو دشمن یا سرکش مُلک سے برابر لڑایاں ہوتي رھیں جنکا مفصّل بیان اِس مقام پر غیرممکن ھی غرض کہ سارے غیر ممالک اور حکُومتیں پے در پے تابع ہوکے اِس ترتیب پر رُومي سلطنت کے صُوبے بن گئے یعنے مسیح سے ایک سو سرسٹھ برس آگے مقدونیہ اور ایک سو چھیالیس میں کارثیج اور مُلک یونان کے تمام صُوبے اور یک سو تینتیس میں اسپین اور ایک سو بتیس میں پرجموس جو کوچلک ایشیا میں تھا اور ایک سو چھہ میں نیومیدیہ اور مارتینیہ جو افریقہ میں تھے اور ایک سو دو میں اُتر والي قوم تیوتوني اور ایک سو ایک میں اُتّر والي قوم کمبري بعد اِسکے کوچلک ایشیا اور سُریا میں دفعتاً لشکرکشیاں ہُویں اور آخر کو باسٹھ برس مسیح سے آگے پامپي نامے سپہسالار نے پندرہ ملکوں اور چار سو شہروں کو ضبط کرنے کے بعد روم میں لوٹ جاکر فتحیابي کے دو تماشوں کي عزّت پائي پھر جولیوس قیصر سپہسالار کے ھاتھ سے بہُت سي اُتروالي قوم جو اُسوقت وحشي تھیں یعنے گال بیلجي ھیلویشیا ے جرمني اکویتیني وغیرہ زیردست ھو گئیں ملک انگلستان پر بھي حملہ کرکے اُسنے کئي جنگلي قوموں کو جو اُسمیں رھتي تھیں مغلُوب کیا اور تیس برس مسیح سے آگے مُلک مصر بھي ایک رُومي صُوبہ بن گیا یہاں تک کہ اُن اِطراف میں کوئي حکُومت نہ بچي جو اگلے رومیوں کي عملداري میں نہیں آئي رومیوں کا دستور تھا کہ لڑائي کے وقت جینس نامے دیوتا کي پُوجا کرتے اور جب لڑائي موقوف ھو جاتي تو دیوتا مذکُور کا مندر بند کرتے چنانچہ اُنتیس برس مسیح سے آگے مندر مذکور جو بہُت برسوں سے

کار حکومت میں کم و بیش اختیار رکھنے لگے اِس لڑائي میں بھي سُلّہ نامے جو میریوس اور عوام کا سخت دشمن تھا ایک مشہور سپہسالار ہو گیا بعد اِسکے جب سُلّہ کوچك ایشیا میں پنطس کے بادشاہ متري دیتیس نامے سے لڑائي کرنے کو گیا تو میریوس اور اُسکے ساتھي شہر رُوم میں حکومت کے مختار ہوئے لیکن سُلّہ کے لوٹ آنے کے بعد اُن دونوں میں ایک جنگ ناطبعي شرُوع هوئي جو مسیح سے اتہہتر برس آگے سُلّہ کي وفات تك بہت سي آفتوں اور نقصانوں کي باعث تھہري بعد اِسکے مُلك اسپین میں بغاوت هوئي اور پنطس کے بادشاہ مذکُور نے نئے سر سے سر اُتھایا اور ملك اطلي میں بھي ستّر هزار غلاموں سے فساد هُوا اِن سببوں سے اُسوقت حکومت کو بڑا صدمہ پہنچا *

چھتھي فصل

حکومت سہ‌گانہ اور شاهنشاهوں کا احوال

اِس خطرے کے دفع کرنے میں کراسس اور پامپيي نامے سپہسالار بڑي شہرت حاصل کرکے کانسل کے عہدے پر سرفراز هوئے † جولیوس قیصر بھي اُن دنوں میں مشہُور هونے لگا اور آخر کو ساتھ برس مسیح سے آگے یے تینوں آدمي آپس میں عہد باندھکے حکومت کے حاکم تھہرے قیصر کو گال اور اِلریہ کي حکومت ملي اُسنے وهاں جا کے اپنے لئے ایک فوج جمع کي جِس سے اُتّروالي قوموں کو مغلُوب کیا کراسس نے بھي ایشیا میں جا کے پارسي لوگوں سے لڑائي کي. پر شکست پاي اِتنے میں پامپي نے شہر رُوم میں اکیلا حاکم

† اُسي شخص کے نام پر ایک مہینے کا نام جولائي رکھا گیا *

اُس سے بھی سخت تر جھگڑا ہُوا اور جو جو آدمی ترائے بیون کے لقب سے سال بسال عوام کی طرف مدعی یا وکیل کے طور پر مقرر ہوتے تھے اِس اندھیر کے مٹانے میں بڑے سرگرم ہوئے ایک سو تیس برس مسیح سے آگے ایک ترائے بیون تیبیریوس گراکوس نامے کی کوشش سے دونوں ترائے بیون سینیٹ میں شریک ہونے کے مستحق تھہرائے گئے اور ساری زمین کی دوسری تقسیم کے واسطے ایک نیا آئین بھی مقرر ہوا مگر جب گراکوس مذکور دوسرے سال میں ترائے بیون کے عُہدے کے واسطے چُنا جاتا تھا خاص لوگوں نے ھنگامہ برپا کیا جس میں وہ مارا گیا بعد اِسکے اُسکے بھائی کایوس گراکوس نے اُسکے نقش قدم پر چلکر عوام کی بہتری کے لئے بڑی کوشش کی یہاں تک کہ خاص لوگوں کی حکمت سے شہر میں بڑا فساد ھوا اور وہ بھی ایکسو اکیس برس مسیح سے آگے اپنے بھائی کی طرح تین ہزار آدمی سمیت مارا گیا خاص لوگ اِس طرح چند مدّت تک زبردست رھکے اور اُس دولت بے انتہا کو جو ممالک مغلُوب کی لُوٹ سے خزانوں میں آ گئی تھی بیجا صرف کرکے ہر نوع کی فضول خرچی میں عوام کے پیشوا تھہرے بہہ خلاف شرع طریقہ خصوصاً نومیدیہ کی لڑائی میں نمود ہُوا اور اُسکے سبب سے عوام کے ایک پیشوا میریوس نامے نے اپنے تئیں صاحب اقتدار ظاھر کرنے کا قابو پاکر سپہسالار ہوکے عوام میں سے اپنی فوج کی بڑھتی کی اور چھہ برس تک سال بسال کانسل کے عہدے پر مقرر ھوا تیوتونیس اور کمبری پر فتح پانے سے ممتاز اور ہردل عزیز ہوکے اپنے اختیار کو خاص لوگوں کی مخالفت میں صرف کیا بعد اِسکے شہر رُوم کے آس پاس کے شہروں کے باشندوں نے سرکشی اور لڑائی رُوم کے ھمشہری ہونے کا حق اپنے لئے حاصل کیا اور یُوں حکومت میں تبدیلی ہُوئی کیونکہ اُسوقت سے اور شہروالے بھی رومیوں کے ساتھ

کرتا ھی قسطنطنیہ کي تعمیر کے تھوڑے دنوں بعد رُومي حکومت دو حصّے
ہو گئي ایک قدیم رُوم میں ایک قسطنطنیہ میں اور یہي سبب ھی کہ
قسطنطنیہ اور اُسکے آس پاس کے ملک کا بادشاہ مشرقي لوگوں میں سلطان
رُوم کے نام سے مشہُور ھی *

چودھوان باب

متقدمین کي بعضي عادتوں کا تذکرہ

بیان بالا سے معلُوم ھوا کہ نوح کے طوفان سے لیکے مسیح کے وقت تک
پچّھم اطراف میں چھوتي اور غیر مشہور حکومتوں کے سوا چار بڑي سلطنتیں
پی‌درپی چلي آیئں پہلي بابلي دوُسري فارسي تیسري یوناني چوتھي رُومي
اِن میں سے اھل بابل خاص کر کے شان و شوکت میں مشہُور تھے فارسي
عیش و عشرت میں یوناني علم و شاعري و تیزفہمي میں رُومي زورآوري اور
ملکي انتظام میں یے سب کے سب بُتپرست تھے مگر اُنکي بتپرستي
کي صُورت میں تفاوت تھا چنانچہ بابل میں بعل نامے ایک مُورت کي
پوجا کرتے تھے فارسیوں کے امیروں میں زردشت کي معرفت ژند کا طریقہ
جاري تھا پر عوام الناس بتپرستي میں پھنسے تھے یونانیوں میں ایک
شاعرانہ بتپرستي رایج تھي مگر اِنکے عالموں کے کئي فرقے بھي تھے جو
بتپرستي مذکور سے منکر ھوکے اصولُ مخلوقات و فرایض انسان اور علم الٰھي
کو طرح بطرح سے اپني اپني عقل کے موافق بیان کرتے تھے رُومیوں اور یونانیوں
کي بتپرستي کي ایک ھي اصل تھي پر اھل رُوم فال و شگون کو زیادہ
مانتے تھے سوا اسکے جب اور ملکوں پر فتحیاب ھوئے تو اُنکي بُتپرستي
بھي اپنے یہاں جاري کي خاص کرکے یونانیوں کے مغلوب ھونے کے بعد رُوم

ہوکر منصوبہ باندھا کہ سارا اختیار اپنے قبضے میں لاوے اِسپر جولیوس قیصر
اپنی فوج لیکے گال سے پھر آیا اور اڑھتالیس برس مسیح سے آگے مقام فارسیلہ
کی مشہور لڑائی میں پامپی کو شکست دیکے حکومت کا مختار ہوا پامپی
ملک مصر میں بھاگکے مر گیا چوالیس برس مسیح سے آگے کئی اشراف
رومیوں نے قیصر کے اختیار سے ناراض ہوکے باہم صلاح کرکے مقرر وقت پر
جب وہ مجلس میں برآمدہ ہوا اُسکو حملہ کرکے مار ڈالا بعد اِسکے تین
آدمی قیصر مذکور کے رفیقوں میں سے حکومت کے مختار بنے پر تھوڑی دیر
بعد اُن میں جھگڑا اُٹھا اور آخر کو اُن میں سے ایک اکٹیویوس قیصر نامے
اپنے لئے † اگستوس قیصر یعنے عبرتامیز قیصر نام لیکے ساری حکومت کا
شاہنشاہ بنا اِسکی بادشاہت چوالیس برس تک رہی اور اِسکے عمل کے
چھبیسویں برس ملک یہودا میں جو ترسٹھہ برس مسیح سے آگے پامپی کے
ہاتھہ سے ایک رُومی صُوبہ ہو گیا تھا عیسیٰ مسیح پیدا ہوا سنہ ۱۴ عیسوی
میں اگستوس قیصر مرگیا اور تبیریوس قیصر تخت نشین ہُوا اِسکی بادشاہت
کے اُنیسویں برس عیسیٰ مسیح مارا گیا پس اِس تصنیف میں رُومیوں کے
زیادہ احوال پر التفات کرنا راقم کی غرض سے باہر ہی مگر اِتنا بیان ضرور
ہی کہ سنہ ۳۲۹ عیسوی میں قسطنطنی نامے نے جو اُسوقت رُومیوں کا شاہنشاہ
تھا یورپ کے پُورب کے اطراف میں اور کوچک ایشیا کے سامھنے ایک نئی
دارالسلطنت کی بنیاد ڈالی اور اپنا نام اُسپر رکھا یہہ شہر آج تک قسطنطنیہ
اور استنبول اور رُوم نام سے بھی مشہُور ہی مگر سمجھا چاھئے کہ یہہ رُوم
وہ رُوم نہیں ہی جِسکا احوال اُوپر بیان ہُوا قدیم شہر رُوم اِسکے پچّھم طرف
اطلی میں بنا تھا اور آج تک موجود ہی اور اسمیں پاپا حکومت

† اسی شخص کے نام سے ایک مہینے کا نام اگست رکھا گیا *

ممالک میں صلح و چین کے سبب نئے دین کي تحقیق کرنے کے لئے بڑي
فراغت هُوي تیسرے جھوتھے طریقوں کي بطالت فاش کرنے سے اِس کام
میں بڑي چالاکي حاصل هُوي چوتھے یوناني زبان هر ایک ملک میں جاري
تھي پس ظاهر هی که اگر نئے دین کي کتابیں اس زبان میں تصنیف هوتیں
تو سارے جهان کے عالم اِسکي تحقیق کرنے کے قابِل هوتے چنانچه انجیل
کي کتابیں اسي زبان میں تصنیف هُویں پانچویں رومي حکومت کے سبب
سارے ملکوں میں آمد و رفت تھي اور جو ماجرے دُوروالے صُوبوں میں سرزد
هُوئے اُنکي خبر دارالسلطنت میں اور وهاں سے چاروں طرفکے اور صُوبون میں
جلد پھیل جاتي تھي کیونکه رومیونکي ایک فضیلت یهه بھي تھي که جن
ملکون پر فتحیاب هوتے فوراً اُنمیں اپني فوج پهنچانے کے لئے اچھي اچھي
سڑکیں بناتے تھے اُنمیں سے بُهت آج تک بھي موجود هیں حاصل کلام مغربي
جهان کي اِس حالت میں دین مسیحي ظاهر هوا *

پندرھواں باب

یهُودیوں کي کتابوں کي بعضي پیشینگویوں کا تذکره

یهُودیوں کي کتابوں کي بابت ایک اور بات اِس مقدمے میں ذکرکے لایق
هی سو یهه هی که کتاب موصُوف میں قوموں اور سلطنتوں مذکوره بالا کا
حال آینده پیشینگوئي کے طور پُر مندرج هی اِسکا پُورا احوال لکِھنا اِس
مختصر میں ناممکن هی پرچُونکه یهه بات بذاته عجیب و غریب هی اور
اِهل تواریخ اورعالموں کو اُس سے واقف هونا بهت ضرور هی اِسلیے دو ایک
باتیں انتخاب کرکے لِکھتے هیں *

میں اُنکی زبان و علم کا بڑا رواج ہوا اور رومی مدرسوں میں اکثر اُستاد یونانی تھے بلکہ اگستوس قیصر کے عمل میں لاطنی یعنے رومی زبان کے عوض محلوں اور درباروں میں یونانی زبان استعمال کرتے تھے اور چونکہ یہہ زبان گویا علم کا خزانہ ٹھہری اسلئے سارے علماء و فضلاء ہر ایک ملک میں اُسکو حاصل کرتے تھے یونانی علم کے چرچے کے سبب مسیح کے کئی برس آگے سے رُومیوں کا اعتقاد اپنی بتپرستی سے بہُت بدل گیا تھا یہاں تک کہ پینسٹھ برس مسیح سے آگے ایک مشہُور عالم اور فصیح سخندان سِسرو نامے نے ایک رسالہ ذات الٰہی کی تحقیق میں قلمبند کیا جو آج تک موجود ہی اور اگرچہ مصنف مذکور دینداری اور خداترسی میں اکثروں سے فاضل سمجھا جاتا تھا مگر اُس تصنیف میں شبہوں کے باعث اُس بھاری مقدمہ کا فیصلہ شک میں چھوڑتا ہی جاننا چاہئے کہ یہودیوں کے سوا ساری قوموں میں خداشناسی کی بابت جہالت کی سخت تاریکی چھا رہی تھی اکثر قوموں میں عوام الناس ایک باطل اور نجس بتپرستی میں مبتلا تھے اور عالموں کی راے دھریہپن کی طرف مائل تھی یہودیوں کا احوال اس تصنیف کے دوسرے حصّے میں بیان ہوگا مگر اِس مقام پر اتنا ذکر کیا جاتا ہی کہ دو سو ستّر برس مسیح سے آگے شہر اسکندریہ میں مصر کے بادشاہ کے حکم کے مطابق اِنکی کتابیں ستّر آدمیوں کے ہاتھ سے یونانی زبان میں ترجمہ ہوئیں اور یہہ ترجمہ آج تک موجُود ہی نہیں معلوم کہ آیا اِس ترجمہ کے سبب یا اور کسی وجہ سے ہو مگر یہہ بات تحقیق ہی کہ مسیح کے آگے کچھ دن سے ساری قومیں اِسکی بہُت منتظر ہوئیں کہ دین کا ایک نیا اُستاد آنیوالا ہی الغرض وہ زمانا نئے دین کے ظہور کے واسطے وقت مناسب معلوم ہوتا ہی کیونکہ بہتیرے اکثر آدمی اِسکی راہ دیکھتے تھے دوسرے دنیا کے سارے مغربی

نینوي ویران هوئي هی اسکے لئے کون کڑهیگا میں تیرے لئے تسلّي دینےوالا
کہاں سے ڈھونڈھ لاوں * پھر دیکھو ناهوم نبي کي کتاب ۱ باب ۸ و ۱۲ آیت
اب وہ اِسکے مقام کو بڑے سیلاب سے نیست و نابود کریگا تنگي دو بار نہیں
اُٹھیگي خداوند تیرے حق میں فرماتا هی که تیرے نام سے اور کوئي بویا
نجائیگا میں تیري قبر بناونگا * اِسطرح سے نبي نے اس شہر کي خاص رونق
کے وقت میں اِسکي تباهي کي پیشخبري دي اور سنہ۲ عیسوي میں ایک
مورّخ لوسین نامے نے جو اُس اطراف میں رهتا تها بیان کیا هی که شہر نینوي
بالکل برباد هو گیا هی اُسکا کوئي پتا باقي نہیں رها کوئي نہیں بتلا سکتا که
اِسکا مقام کہاں هی حالآنکه کئي شہر جو پیشینگوئي کے وقت موجود اور
کم مشہور تھے آج تک بهي موجود اور آباد هین پهر نبي نے شہر کے غارت
هونے کا کچھ احوال بهي اپني پیشینگوئي میں مندرج کیا دیکھو ۱ باب
۱۰ آیت که وے لپٹے هوئے کانٹوں کي مانند اور اپنے نشے سے متوالے هیں سو
وے سوکھے پوآل کي طرح بالکل جلائے جاینگے * پهر لکھا هی دیکھو ۲ باب
۶ آیت اور ۳ باب ۱۳ آیت که نہروں کے دروازے کُھل جاینگے اور سارے محل
کُھل جاینگے دیکھہ تیرے لوگ جو تیرے درمیان هیں سو عورتیں هیں تیري
زمین کے دروازے تیرے دشمنوں کے لئے بالکل کھولے جاینگے آگ تیرے
قفلُوں کو کھایگي * چنانچه شہر کے محاصرے اور غارت هونے کا احوال ایک
یوناني مورّخ سے ملتا هی که چھه سو پچیس برس مسیح سے آگے یعنے پیشینگوئي
کے ستّر برس بعد شاہ بابل نبخت نصر نے شہر نینوي پر حمله کیا اور
محاصرے کے تیسرے برس ایک وقت میں سارے شہروالے ایک بڑي ضیافت
میں مستھ هوئے اور اُسوقت ایک بڑي بارش کے سبب دجله ندي کا پاني
بہُت بڑھه گیا اور اِسکے سبب سے شہرپناہ بہُت دُور تک گر پڑي اور بابل والي

پہلي فصل

شہر نینوي کے حق میں پیشینگوئي

اب اشر کي دارالسلطنت نینوي شہر کے حق میں پیشینگوئي کا احوال لکھا جاتا هی مسیح سے آگے چھہ سو اٹھانوے برس ناھوم نامے ایک یہودي نبي نے شہر مذکور کي بابت پیشینگوئي کي اُسوقت اشر کي حکومت بابل سے الگ تھي بلکه یہہ اُسکي خاص رونق کا زمانه تھا اِسکے ایک بادشاه نے شہر دمشق کو ضبط کر لیا تھا دُوسرا مُلک سُریا کو قبضے میں لاکر اُسکے باشندوں کو سات سو اِکیس برس مسیح سے آگے آسیري میں لے گیا تھا تیسرے نے مُلک یہودا کے دارالسلطنت اورشلیم پر حمله کیا تھا قدیم مؤرخ اِس شہر یعنے نینوي کا عجب بیان کرتے هیں که اِسکي شہرپناه شکل مربع پر بني جسکي هر طرف کي دیوار ساڑھے سات کوس کي لمبي سو فُٹ اُونچي تھي اور چاروں طرف سو پھاٹک پیتل کے اور ایک هزار پان سو برج که هر ایک دو سو فٹ اُونچا تھا بنے تھے یہہ عالیشان شہر دجله ندي کے کنارے پر بنا تھا نبي مذکور اپني پیشینگوئي میں اُسکي رونق اور دولت کا بیان کرتا هی في الحقیقت اُس وقت اُسکے غارت هونے کا کچھہ پتا اور کوئي نشان نه تھا تسپر بھي نبي اُسکي آنیوالي تباهي کي صاف خبر دیتا هی دیکھو ناھوم نبي کي کتاب کا تیسرا باب ۵ و ۶ و ۷ آیت که رب الافواج فرماتا هي که دیکھ میں تیرا دشمن هوں اور تیرے دامنوں کو تیرے مُنہه پر کھولونگا اور قوموں کو تیري برهنگي اور مملکتوں کو تیري رسوائي دکھلاونگا اور تجھپر مکرُوه ناپاکي ڈالونگا اور تجھے ذلیل بناونگا اور انگشتنما کرونگا اور ایسا هوگا که جو کوئي تجھے دیکھیگا تجھ سے بھاگیگا اور کہیگا که

باتوں سے اُسکي ویراني کا مفصّل بیان کیا اور اگرچه یهه خبر اس وقت کے سننیوالوں کو قیاس سے باهر معلُوم هوي هوگي تو بهي بے ایمان اور کافر مسافروں کي گواهي کے مطابق بهي اُسکي هریك بات پُوري هوي یهاں تك که مسافران مذکور بن جانے اپنے بیان میں وهي عبارت استعمال کرتے جو نبیوں کي پیشینگوئي میں ملتي هیں علاوه اِسکے غارت هونے کا طور مفصلاً بیان کرتے اور ایسے ماجروں کي خبر دیتے هیں جو کسي کے خیال میں نهیں آ سکتے تهے اور طرفهتر یهه ماجرا هی که بابل کي نسبت کي پیشخبري بعضي باتوں میں نینوي شهر کي پیشینگوئي اور غارت کے احوال کے مشابهه هی پر ایسے امتیاز کے ساتهه جو انجام میں ظاهر هوا چنانچه دونوں شهر کي بابت خبر هی که شهروالے حمّله کے وقت مست هونگے پر بابل کے حق میں یهه اور خبر هی که دشمن اس بات کو غنیمت جانکر جان بوجهکے اِسي وقت حمله کریگا دیکهو یرمیاه کي کتاب ۵۰ باب ۲۴ آیت که میں نے تیرے لئے جال رکها اور اي بابل تو پکري گئي جب تو بیخبر تهي تو پائي گئي اور لي گئي * هر ایك توارخدان جانتا هی که خورس شاه فارس نے اِس لئے اُسوقت حمله کیا که اُسکو معلُوم تها که بعل دیوتا کي پُوجا میں سارے آدمي مست هووینگے پر نینوي کے ضبط کرنے میں یهه بات نهین تهي اور نه اُسکي پیشینگوئي میں اِسکا ذکر هی پهر دونوں شهر ندي کے کنارے بنے تهے ایك دجله اور دوسرا فرات پر اور ندیاں مذکور دونون کے ضبط هونے کي باعث هوین لیکن اتنا فرق هی که نینوي کا ضبط هونا پاني کي بڑهتي کے سبب سے تها که جسکي خبر نبیوں نے دي تهي مگر شهر بابل پاني کي کمي کے وسیلے سے لیا گیا چنانچه اُسکي نسبت یهه پیشخبري هی دیکهو اشعیا ۴۴ باب ۲۷ آیت که خداوند دریا کو کهتا هی که سوکهه جا میں تیري نهریں سُکها

فوج شہر میں گھس گئي تب شاہ نینوي ساردناپالوُس نے یہہ حال دیکھکے اپنے محل کو جلا دیا اور آپ اپني ساري بیگموں سمیت اسمیں بھسم ہُوا اور شہروالے مست ہونے کے سبب نبي کے بیان کے موافق لپٹے ہوئے کانٹوں کي مانند اور اپنے نشے سے متوالے ہوکے اپنے دشمنوں سے گھیرے اور دبائے گئے کہ جسطرح سُوکھا پُوآل آگ سے جلایا جاے سِوا اِن باتود کے اِسطرح کي اور بھي خبر پائي جاتي ھی جِسکا اتکل دوراندازہ کي راہ سے بیان کرنا نامناسب ھی *

دُوسري فصل

شہر بابل کے حق میں پیشینگوئي

شہر بابل کي بربادي کے حق میں اِس سے بھي زیادہ مفّصل اور واضح خبر دو نبیوں کي زباني پیشینگوئي کي راہ سے ملتي ھی شہر مذکور کي بابت اشعیا نبي نے مسیح کے چھہ سو اٹھانوے برس اور یرمیاہ نبي نے پانچ سو اٹھانوے برس آگے سے پہلے پیشخبري دي اور وہ خبر پانچ سو ازتیس برس مسیح کے آگے جب شاہ فارس خورس نے بابل کو ضبط کر لیا یعنے اشعیا کي پیشینگوئي کے تخمیناً ایک سو ساتھ برس اور یرمیا کي پیشینگوئي کے ساتھہ برس بعد پُوري ھونے لگي پیشینگوئي کے وقت جیسا کہ اُوپر بیان ھو چکا بابل کي سلطنت اُن اطراف میں زبردست اور نبي کي عبارت میں مملکتوں کي حشمت اور کسدیوں کي بزرگي کي رونق تھي شہر بابل نینوي کي طرح عالیشان اور استوار تھا اورآس پاس کي زمیں نہایت زرخیز تھي اور وہ قوم جسکے ھاتھہ سے اُسکي بربادي ھونیوالي تھي اِسکي زیر حکومت اور بہت گمنام اورجنگلي تھي اِس حالت میں دونوں نبیوں نے بڑي عبرتامیز

مطالعه فرماکے مورّخوں اور مسافروں کے بیان سے مقابله کرے اور بلاشك وه دنگ هوکے قایل هو جایگا که یهه ماجرا عجیب و غریب هی *

تیسری فصل

مُلك مصر کے حق میں پیشینگوئی

مسیح سے پانسو چهتیس برس پیشتر حزقیئل نامے نبي نے ملك مصر کي بابت پیشینگوئي کي اُسکي اکثر باتیں اُوپر کي پیشینگویوں کے موافق هیں پر ایك خاص بات میں تفاوت هی چنانچه شهر نینوي اور بابل کے حق میں مطلق بربادي اور ویراني کي خبر تهي جو انجام میں ظاهرِ هُوي مگر مصر کے حق میں یهه خبر هی دیکهو حزقیئل ۲۹ باب ۱۴ و ۱۵ آیت که میں مصر کي اسیري کو پهیر لاونگا اور اُنهیں فاتروس کي زمیں اُنکي جنم بهوم میں لوٹاونگا اور وے وهان مملکت عاجز هونگے وه سارے ملکوں سے عاجزتر هوگي پهر قوموں پر اپنے تیئں سربلند نکریگي کیونکه میں اُنهیں قلیل کرونگا که پهر قوموں پر سلطنت نکریں * چنانچه مسیح سے پانسو پچیس برس پهلے مُلك مصر سلطنت فارس کا ایك صُوبه هو گیا اور اُسوقت سے لیکے آج تك اُسکي تواریخ میں برابر اِسکي عاجزي کا بیان هی *

چوتهي فصل

شهر سُر کے حق میں پیشینگوي

شهر سُر کے حق میں حزقیئل اور اشعیا نے مفصل پیشخبري دي جسکا خلاصه یهه هي که وه شاه بابل کے قبضے میں آکر ایسا غارت هوگا که وه ننگي

ڈالونگا اور خورس کے حق میں کہتا ھی کہ وہ میرا چرواھا ھي * پھر لکھا ھي دیکھو یرمیاہ ۵۰ باب ۳۸ آیت کہ خشکي اِسکے پانیون پر ھو کہ وے سوکھہ جاویں * چنانچہ خورس نے شہر کو ضبط کرنے کے لئے یہہ تدبیر کي کہ شہر کے اُوپر یعنے شمالي سمت کو جہاں سے ندي بہتي تھي فرات ندي کے کنارے سے نہر بناکے اُسکے پاني کو نہر میں چلایا ایسا کہ اُسکي ساري فوج دریا کے نالے سے ھوکے شہر میں گھس گئي پھر اُس قوم کا نام بھي جسکے ھاتھہ سے یہہ انجام بہم پہنچے صاف مذکور ھی حالآنکہ اُسوقت اُسکي کچھہ ایسي حقیقت نہ تھي چنانچہ یرمیاہ نبي لکھتا ھی دیکھو ۵۱ باب ۱۱ آیت کہ خداوند نے مادیوں کے بادشاھوں کا دل بڑھایا ھی کیونکہ بابل پر اُسکا ارادہ ھی کہ اُسے نیست کرے في الحقیقت یہہ خداوند کا انتقام ھی اور اُسکے ھیکل کا انتقام * اور اگرچہ خورس اُسوقت پیدا نہوا تھا تاھم اشعیا نبي نے اُسکا نام بھي لیکے اُسکي نسبت یہہ پیشینگوئي کي کہ اپنے ممسوح خورس کے حق میں جِسکا دھنا ھاتھہ میں پکڑتا ھوں کہ امتوں کو اُسکے قابو میں کروں اور بادشاھوں کي کمریں کھلوا ڈالوں تاکہ دوھرے دروازے اُسکے لئے کھول دوں اور دروازے بند نرھیں یوں فرماتا ھی کہ میں تیرے آگے چلونگا اور تیڑھي جگہوں کو سیدھا کرونگا پیتل کے دروازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرونگا اور لوھے کے قفلوں کو توڑ ڈالونگا وغیرہ * دیکھو ۴۵ باب ۱ و ۲ آیت اِس عبارت کے خاص معنے جو خورس کے حق میں ھیں یہودیوں کے احوال کے مقدمے میں بیان ھونگے پر غور کرنا چاھئے کہ یہہ کونسا ماجرا ھی کہ کوئي انسان واقعات کے ایک سو ساٹھہ برس پیشتر آدمیوں اور قوموں کے نام بتلاکے زمانہ آیندہ کي مفصّل اور صریح خبر دیوے واضح ھو کہ اِس مختصر میں جو ذکر ھی سو حقیقت حال سے نہایت ھي کم ھی جو کوئي پورا احوال دریافت کیا چاھے سو نبیوں کي کتابوں کو

تعبیرِ اسطور پر بیان کي که تو نے اي بادشاہ رویت دیکھي که ایک عظیم شکل وہ عظیم شکل جسکي رونق بے نہایت تھي تیرے سامھنے کھڑي ھُوئي اور اُسکي صورت ھیبتناک تھي اُس شکل کا سر خالص سونے سے تھا اُسکا سینه اور بازو چاندي کا اُسکا شکم اور رانیں تابنے کي تھیں اُسکي ساقیں لوھے کي اور اُسکے پانو کچھ لوھے اور کچھہ مٹي کے تھے اور آپنے دیکھا که ایک پتھر بے وسیلے ھاتھوں کے تراشا گیا جو اُس شکل کے پانو پر که کچھ لوھے اوڑ مٹي کے تھے لگا اور اُسے تکڑے تکڑے کیا تب لوھے اور تانبے اور چاندي اور مٹي اور سو نے تکڑے تکڑے کئے گئے اور تابستاني کھلیاں کے بھوسے کي مانند ھوئے اور ھوا اُنھیں اُڑا لے گئي یہاں تك که اُسکا پتا نِملا اور وہ پتھر که جسنے شکل کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا * وہ خواب یہه ھی اور اُسکي تعبیر بادشاہ کے حضُور بیان کرتا ھوں که توھي وہ سونے کا سر ھی اور تیرے بعد دُوسري سلطنت تجھه سے کمتر اُتھیگي اور اُسکے بعد ایک اور سلطنت تابنے کي جو تمام زمین پر حکُومت کریگي پھر چوتھي سلطنت لوھے کي مانند مضبُوط ھوگي اور سب سلطنتوں کو توڑ کر ریزہ ریزہ کریگي اور جیسے که اُسکے پانو اور انگلیاں کچھ سفال اور کچھ لوھے سے تھیں ویسے وہ سلطنت متفرق ھوگي اور اِن بادشاھوں کے ایام میں اسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تاابد نیست نه ھوویگي که وہ دُوسري قوم کے قبضے میں نه پڑیگي بلکه اُن سب مملکتوں کو تکڑے تکڑے اور نیست کریگي اور آپ تا ابد قائم رھیگي * دیکھو دانئیل کي کتاب کا دُوسرا باب * ایک مدّت کے بعد خود دانیئل نے خواب دیکھا جسکے بیان میں چار بڑے حیوانوں اور چوتھے حیوان کے دس سینگوں کا ذکر کرکے نبي موصوف یوں لکھتا ھی ، رات کي رُویتوں میں مشاھدہ کیا اور کیا دیکھتا ھوں که انسان کا

چٹان اور جال پھیلا نے کي جگھہ ھو جاٴیگا اور اُسکے باشندے بحیرہ رُوم کے جزیروں اور کناروں کو آباد کرینگے اور یھہ بھي کہ ستّر برس بعد نیا شھر تعمیر ھوگا جسکے رھنےوالے اپني بتپرستي کو چھوڑکے سچے خدا کي پرستش اختیار کرینگے اور تواریخ سے ثابت ھی کہ اُن ساري باتون میں سے ایک لحظہ بھي ٹل نھیں گیا جو پُورا نہوا اِسطرح اور بھي کئي چھوٹي قوموں اور ملکوں کا احوال نبیوں کي کتابوں میں پیشینگوئي کے طور پر مذکُور ھی اور آج کل کے مسافر جو اُن اطراف میں سیر کرکے بیان لکھتے ھیں یا تو حیران ھو کے بول اُتھتے کہ ھاں پیشینگوئي البتہ پُوري ھُوي یا بےایمان ھو کے ان جانے اپنے بیان میں اکثر اوقات وھي عبارات استعمال کرتے جو نبیوں کي کتابوں میں ملتي ھیں مگر اِس مقام پر صرف ایک اوٗر عجیب پیشینگوئي جو یھودیوں کي کتابوں مین ھی بیان کرتے ھیں *

پانچویں فصل

دانیئل نبي کي ایک خاص پیشینگوئي

بیان بالا میں مذکور ھوا کہ جب شاہ بابل نبخت‌نصر نے پھلي دفعہ شھر اورشلیم پر قبضہ کیا اُسوقت وہ دانیئل نبي وغیرہ اسیروں کو شھر بابل میں لے گیا نبي مذکُور اُس شھر میں ستّر برس تک رھا اور فضل اِلٰھي سے اور اپني داناي کے سبب بُہت سرفراز بلکہ شاہ بابل کا وزیر اعظم مقرر ھوا اُسکے عھدہ وزارت حاصل کرنے سے پیشتر شاہ بابل نے ایسا خواب دیکھا جس سے اُسکا دل نہایت گھبرایا اور جب اُسکے فالگیر اور نجومي اور جادُوگر اُس خواب کو بتلا نسکے تو دانیئل نبي نے خدا سے آگاھي پاکے وہ خواب اور اُسکي

زیادہ تفصیل کي کتابوں کے مطالعہ سے قدیم سلطنتوں کا پُورا احوال دریافت کر سکیگا مگر البتّہ ایک بات سے چشم پوشي کرني نچاھئے یعنے کہ دونوں خوابوں میں ذکر ھی کہ چوتھي سلطنت کے عمل میں ایک رُوحاني اور آسماني اور ابدي سلطنت برپا ھوگي اور چونکہ یہہ خبر ھر دو رُویت کے ایک ھي مقام یعنے خاتمہ میں مندرج ھی پس بِلا شبہہ دونوں ایک ھي ماجرے کي طرف عائد ھیں اور اُنمیں جو بیان ھی سو دین مسیحي کے رواج پانے کے احوال سے اصل و نقل کے طور پر ملتا ھی اور یہہ تحقیق بات ھی کہ دین مذکور اُسي زمانے میں پہلے جاري ھوا اور اِس امر کي کیسي خوب تمثیل یہہ ھی کہ ایک پتھر بے وسیلے ھاتھوں کے کوہ سے تراشا گیا اور اُسنے لوھے اور تانبے اور متي اور چاندي اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا کیونکہ دین مسیحي اِنساني وسیلوں سے ایجاد نہیں ھُوا بلکہ اِنسان کي ساري تدبیروں اور منصُوبوں کے برخلاف اِن سارے ملکوں میں ظفریاب ھُوا اِسي نبي کي ایک اور پیشینگوئي دین مسیحي کے ظاھر ھونے کے خاص وقت کي بابت اِس تصنیف کے دُوسرے حصّے میں بیان ھوگي *

الغرّض پیشینگوئیاں مذکُورہ بالا بہُت سي اوروں کے ساتھ یہُودي قوم کي کتابوں میں مندرج ھیں آگے کے حصّے میں اس عجیب قوم کا کچھہ اور مفصّل بیان ھوگا *

بیٹاسا آسمان کے بادلوں میں آیا اوٗر قدیم الایام تك پہنچا وے اُسے اُسکے آگے لائے اوٗر سلطنت اوٗر عظمت اوٗر مملکت اُسے دُي گئي که سب قومیں اور اُمتیں اور زبانیں اُسکي عبادت کریں اُسکي سلطنت ابدي سلطنت هی وہ جاتي نه رهیگي اور اُسکي مملکت کا زوال نه هوگا * اب جاننا چاهئے که اس خواب کي تعبیر شاہ بابل کے رویا کي سي هی دونوں خواب میں چار سلطنتوں کي صاف و صریح پیشخبري هی جو پی در پی نمود هوویں اور ایك دوسرے سے فرق اور هر ایك کي اصل اپنے اگلے سے علیحدہ اور ایك ایك کي قوت فتحیابي کي راہ سے حاصل هو اور هر ایك کي حُکمراني زیر دست ملکوں کے اُوپر غالب آوے پهر تیسري میں حکُومت کي سرحدوں کي بڑهتي اور چوتهي میں خاص زورآوري ظاهر هو سو یهه سب حالات بابل والي اور فارسي اور یوناني اور رُومي نامے چار سلطنتوں کے بیان بالا میں ایسي صراحت سے پائي جاتی که پیشینگوئي مذکُور کو اُس بیان سے ملانا فضول کام معلوم هوتا هی اندها بهي دیکهہ سکتا لیکن اِس پیشینگوئي کے علاقے میں کئي اور باتیں ذکر کے لائِق هیں مثلًا یهه که اُس میں پانچویں بڑي دنیاوي سلطنت کا تذکرہ نهیں هی بلکه چوتهي یعنے رُومیوں کي سلطنت آخري قرار پائي حالانکه اندازے کي راہ سے اغلب تها که جسطرح چار سلطنتیں پی‌درپی نمود هویں اُسیطرح پانچویں اور چهٹهویں وغیرہ بهي ظاهر هوتي جاویں لیکن اِسکا تذکرہ نهیں هی سو یهه بات مطابق الوقوع ٹههري کیونکه رُومیوں کے بعد کوئي بڑي سلطنت جو اوٗروں کے اُوپر زبردست هو نمود نهیں هوئي پهر اُس پیشینگوئي میں صاف خبر هی که آخري سلطنت دس الگ مملکتوں پر تقسیم هو وے چنانچه یهه حال بهي وقوع میں آیا * اِس مختصر تصنیف میں اِتنا ذکر کافي هی جو کوئي اِسکا مشتاق هو سو

ملک ارم یعنے سُریا اور پُورب طرف دریاے اردن اور بحر الموت اور دکھن طرف مُلک عَرَب اور پچّھم طرف بحیرہ رُوم واقع ہیں اور دکھن پچّھم کے کونے پر ملک مصر ہی اگلے زمانے میں ملک یہودا کے دکھن اور پوُرب کے کونوں پر کئی قومیں رہتي تھیں جنکي اور اسمعیل کي اولاد کي آمیزش سے جدید عربي قوم نِکلي ہی اِنمیں سے پہلے ملک مصر کے پاس اور یہودا کے دکھن طرف عمالیق نامے ایک قُوم تھي اغلب ہی کہ کنعاں بنِ ہام بن نوح کي نسل میں سے تھي اِنکے پاس ادومي نامے ایک قوم تھي جو ایسو بن اضحاک بنِ ابراھیم سے نِکلي اُنکي دکھن طرف اور دریاے قلزم کے کونے پر ایک قوم مدیاني نامے تھي جسکو لوگ کوش بن ھام بن نوح کي اولاد بتلاتے ھیں اُنکے ملک میں موسیٰ نے ملک مصر سے بھاگکے پناہ پائ لیکن ایک اور قوم بھي اِسي نام کي تھي جسے مدیان نامے ابراھیم کي حرم قتورہ کے بیٹے کي نسل بیان کرتے اور جو بحر الموت کے پاس رہتي تھي مگر بعضے گمان کرتے کہ یہہ دونوں ایک ھي قوم تھي اُنکے اُتر طرف اور مُلک یہودا کے پُورب کے کونے پر دو قومیں موابي اور عمُوني یا بنِ عموں جو ابراھیم کے بھتیجے لوط نامے سے نکلیں رہتي تھیں اِن ساري قوموں سے بني اسرائیل یعنے اہل یہودا کا وقت بوقت علاقہ تھا *

دُوسرا باب

ملک یہودا کي سطح زمین کا احوال

ملک یہودا کي لنبائ اُتر دکھن ملک سُریا سے لیکے عمالیقیوں اور ادومیوں کي زمین تک اسّي کوس تھي اور اُسکي چوڑائ پچّھم پُورب بحیرہ رُوم سے لیکے موابیوں اور عمونیوں کي زمین تک چالیس کوس ٹھہري اُتر طرف کے

دوسرا حصّه

ملک یہودا اور اهل یہود کا مختصر احوال

پہلا باب

مُلک یہودا کے آس پاس کي قوموں کا تذکرہ

مُلک یہودا جس میں عیسيٰ مسیح پیدا هُوا دو سبب سے ممتاز اور قابل
لحاظ هی پہلا یہه که وہ اُس زمین کے نزدیک واقع هی جس میں طوفان کے
بعد نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتي سے اُترا اور جِس میں سے انسان کي نسل
دوبارہ سطحِ زمین کے اُوپر پهیل گئي دوسرا یہه که وہ جهان کے اُس نصف
کرہ کا جسمیں قدیم سے انسان کي آبادي هی گویا عین مرکز هی که اُس مُلک
سے یورپ اور ایشیا اور افریقه کے دور اطراف میں سفر کرنا چنداں مشکل نہیں
کیونکه مثل مشہور هی که سمندر ساري قوموں کي شاهي سڑک هی اور مُلک
مذکور کي پچهم طرف پر بحیرہ رُوم هی جسکي راہ سے اُتّر پچهم کے سارے
ملکوں میں پہنُچنا آسان هی اور دکهن طرف پر دریاے قلزم هی جس سے هوکے
دکهن اور پُورب کي هرایک اقلیم میں بہُت آساني سے سفر کر سکتے هیں
اور جو سلطنتیں اور حکومتیں حصّه بالا میں بیان هُویں سو اِسي ملک
کي چاروں سرحدوں میں سرسبز تهیں * ملک مذکور کي اُتر کي سرحد پر

ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس تبور پہاڑ کے نام سے ملتي هی پهر اور آگے کو پچّهم اور اُتّر طرف پر ایک اور شاخ کرمیل پہاڑ کے نام سے مشہور هی اُسکی لنبائي چار پانچ کوس اور اُنچائي ایک هزار پانچ سو فٹ هوگي کرمیل لفظ کا ترجمه باغ اللّه هی اور اِس سے معلوم هوگا که اِسکي کیسي خوب صُورتي هوگي اُسکي چوٹیوں پر بلوط اور دیودار اور اُترائي میں تیجپات اور زیتون کے پیڑ اور طرح بطرح کے پهول پیدا هوتے هیں اِسکي ایک چوٹي پر جو سمُندر کے پاس هی الیاس نبي نے بعل دیوتا کے کاهنوں کا مقابله کیا اِسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے اردن تک یزرائیل کي وادي هی اِسکي لنبائي چوده کوس اور چوڑائي چهه کوس اور اِسکے بیچ قیسون ندي بهتي هی اِسي مقام سے کرمیل کي شاخ نکلتي هی اُس سلسله کا نام کوه جلبوع هی اور سیدهے دکهن طرف کو چلکے اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودا کے پہاڑ کے نام سے مشہُور هی اسرائیل کے پہاڑوں میں کوه عیبال اور کوه گریزیم جسکي چوٹي پر سامریوں نے دوسري هیکل تعمیر کي اور یہُودا کے پہاڑوں میں کوه موریا جسپر سلیمان کي هیکل بني تهي اور کوه سیہُون جسپر داؤد بادشاه کي گڑهي تهي اور کوه زیتون واقع هیں تهوڑا اور آگے یهه سلسله ملک کي دکهن سرحد سے گذرکے اور پوربوالے سلسله کے اور نزدیک آکے اِسکے برابر ایسا چلتا هی که اُن دونوں کے بیچ بحر الموت سے لیکے دریاے قلزم تک ایک تنگ وادي بني جو بعضے گمان کرتے هیں که اگلے زمانوں میں دریاے اردن کا ناله تها اِن دنوں میں وادي العربه کهلاتا هی اُس مقام پر دریاے قلزم کي ایک شاخ هی جو وادي مذکور سے ملکے بحر الاکبه کے نام سے مشهور هی اِس بحیره کے پچّهم کنارے پر سِلسله مذکُور کوه حوُرب جسکي جڑ پر موسيٰ نبي کو خداوند فرشته دکهائي دیا اور کوه سینا جسپر خداوند نے موسيٰ کو شریعت دي

ملک یہودا اور اهل یہود کا مختصر احوال

ملک سُریا میں سے پہاڑوں کے دو بڑے سلسله تفاوت کے ساتھ تمام ملک یہودا کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے هیں پہلے دونوں سلسلے برابر دکھن اور پچھم طرف چلتے هیں اور اِس مقام پر لبنان نام سے مشہور هیں تھوڑي دور تک یوں چلکے پچھم والا سلسله قدیم شہر سُر کے دو کوس اُتر طرف بحیرہ رُوم کے کنارے پر ختم هوتا هی اور پوربوالا سلسله اُسکے برابر اپنے میں سے ایک شاخ نکالکے سُر کے دکھن طرف بحیرہ روم کے کنارے پرختم هی اور آپ نیا دو سلسله هوکے سیدھے دکھن طرف کو چلتا هی نئے سلسلوں کا پورب والا پہلے هرمن نام سے مشہور هی یہه پہاڑ سب سے اُونچا هی بعضے کہتے هیں که نو هزار اور بعضے گیلرہ هزار فُٹ اُونچا هوگا اُسکي چوٹي پرهمیشه برف رهتا اُسکي اور لبنان کي اُترائي پر شمشاد اور دیوداو اور بلوط سرسبز رهتے هیں پھر یہه سلسله آگے بڑھکے دریاے جلیل کے پُورب طرف پر بشن نام سے کہلاتا هی جو بلوط اور چراگاہ کے واسطے مشہور تها تھوڑي دُور آگے دریاے اردن اور بِن عموں کي زمین کے بیچ کوہ جلعہد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تها اور بحرالموت کے نزدیک پیور جسکي چوٹي پر بلق نامے بلعام کو بن اِسرائیلوں پر بددعاء کرنے کے لئے لے گیا اور نبو جسکي چوٹي پسگه نامے پر موسیٰ ملک کنعان کو دیکھکے مرگیا کہلاتا هی اور دکھن طرف کو موابیوں کي زمین میں اباریم کے پہاڑ اور مدیانیوں کي زمین میں کوہ شعیر جنمیں سے ایک کوہ حور نام کي چوٹي پر موسیٰ کا بهائي هارون مرگیا کہلاکے دریاے قلزم کے کنارے پر ختم هوتا هی * اب پچھم والے سلسله کا دور بتلاتا هی که یہه سلسله اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالاکے موافق شہر سُر کے دکھن طرف پر بحیرہ روم کے کنارے ختم هوتا هی جب شاخ مذکور ملک کے بیچ میں پہنچي تو اِسمیں سے یہه نیا سلسله شروع هوکے تفاوت کے ساتھ پورب والے کے برابر ملک کے بیچ دکھن طرف کو چلتا اِسمیں سے پہلے

تک ایک بڑا میدان هی جو مخصوص میدان کہلاتا تها جسکے درمیان
اور سمندر کے کنارے پر یافا شہر آج تک موجود هی وهاں سے لیکے اُتّر طرف
کرمیل پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تها اور یافا کي دکہن طرف ملک کے
اصلي باشندوں کے کئي خاص شہر واقع تهے جنکا ذکر توریت میں اکثر ملتا
هی اگلے زمانوں میں اکثر ملک کي آب و هوا موافق اور معتدل اور زمین
بہت سیراب اور زرخیز تهي مگر کئي وجہوں سے اب کا حال آگے سے اور
پر هو گیا *

تیسرا باب

ملک یہودا کے اصلي باشندوں کا تذکرہ

ملک مذکور کے اصلي باشندے کنعان بن هام بن نوح کي اولاد میں تهے
اسلئے ملک کنعان کہلایا اور اِسکے باشندے کنعاني کہلاتے هیں علاوہ اِسکے الگ
الگ فرقوں اور قوموں کے موافق اُنکے کئي اور نام بهي تهے چنانچہ هت بن
کنعان سے هتي نامے ایک قوم جس سے ابراهیم نے قبرگاہ کے لئے ایک کہیت
اور ایک غار خریدا اور یبوس سے یبوسي نکلے جو داؤد بادشاہ کے وقت تک
شہر اورشلیم میں رهتے تهے پهر کنعان کے پہلوٹے سیدا نامے نے شہر سیدا کو
جو آج تک موجود هی تعمیر کیا یہہ شہر ملک مذکور کے اُتّر طرف بحیرہ
روم کے کنارے پر واقع هی اِسکي طرف سے شہر سُر بنکے آباد هوگیا اسلئے نبیوں
کي کتابوں میں بنت سیدا کہلاتا هی بعیان بالا کے موافق یہہ دونوں شہر جہاز
سازي کے واسطے مشہور تهے اور یونانیوں کي طرف سے اِنکا اور آس پاس کے
شہروں کے باشندوں کا ایک اور نام یعنے فانکیس اور اُنکے ملک کا فانکیا
رایا گیا یہہ نام تاڑ کے پیڑ کے یوناني نام سے نکلا هی کہ یہہ پیڑ جو اُس

كهلاكے دريائے قلزم كے كنارے پر ختم هوتا هى ان دونوں سلسلوں كے بيچ اُتّر طرف سے مُلك كي دكهن سرحد تك ايك وادي هى جسكے بيچ ميں دريائے اردن بهتا هى دريائے مذكور كا چشمه لبنان پهاڑوں ميں بتلاتے هيں اور دو تين كوس كے فاصلے پر اِسكے اور اَوْر نديوں كے پاني سے مَرُوم كي جهيل بني جو ساڑهے تين كوس لنبي اور دو كوس چوڑي هى اِس سے چهوٹكے سيدهے دِكهن طرف چهه كوس كے فاصلے پر دريائے جليل ملتا هى اِسكے دو نام اور بهي هيں يعنے گنيسرت كي جهيل اور دريائے تبيرياس اِسكي لنبائي آٹهه كوس اور چوڑائي اڈهائي كوس هى اسكا پاني نهايت صاف اور ميٹها اور اِسميں مچهلياں كثرت سے رهتي هيں چاروں طرف كے ٹيلے اور پهاڑ زرخيز هيں اور اِنپر سے بهت سي چهوٹي چهوٹي ندياں جهيل ميں اُتر گئي هيں اِس سے نكلكر دريائے اردن پينتيس كوس اور دكهن طرف بڑهكے بحر الموت ميں جا گرتا هى يهه فاصله اردن كي ترائي كهلاتا هى اور اِسكي پچّهم طرف پر يريحا كا ميدان مشتمل هى دريا كے كناروں پر كروير اور تاغ اور بيد كا ايك بڑا جنگل هى جسكے سبب سے اِكثر جگهوں ميں پاني چهپ جاتا بحر الموت كے پاس اُسكي چوڑائي دو سو يا تين سو فُٹ كي هوگي قديم زمانوں ميں بحر الموت كے مقام پر ايك وسيع اور زرخيز ميدان تها جسميں پانچ شهر جو آگ اور گندهك سے بهسم هوئے بنے تهے اِسي ميدان ميں ابراهيم كا بهتيجا لوط نامے رهتا تها اب بحر الموت جو دريائے شور اور ميدان كا دريا اور پُورب كا سمندر بهي كهلاتا هى اُتّر دكهن چونتيس كوس لنبا اور پورب پچّهم ساڑهے آٹهه كوس چوڑا هى اِسكا پاني يهاں تك كهاري هى كه جو چيز اِسميں ڈوب جائے جب نكلتي تو نمك كي پپڑي سے چهپي رهتي اِس مقام پر اردن ندي كا ميدان ختم هوتا هى * پهر پچّهم والے سلسلے اور بحيرهٔ رُوم كے بيچ كوه كرميل سے ليكے ملك كي دكهن سرحد

پاني كم كرتے تهے دين كے مقدمے ميں خاص و عام ايك نجس اور ناپاك بت پرستي ميں مبتلا تهے *

چوتها باب

اہل يہود كي اصل كا تذكرہ

اہل يہود جنكے هاتهہ سے يہ قوميں ملك كنعان سے خارج هوئيں ابيرهام كے نسل سے هيں چونكه اِنكے احوال ميں پروردگار عالم كا عجب انتظام نظر آتا هى جو سارے آدمزاد كي بہتري سے متعلق هى اور هر ايك خاص امر كي بابت نبيوں كي معرفت پيشخبري ملي كه وہ انكي كتابوں ميں ابتك موجود هى اِسلئے اِنكا احوال چند اَور پيشينگويوں كے تذكرہ كے ساتهہ زيادہ تفصيل سے لكهنا مناسب هوگا تاكه هر ايك صاحب دانش معلوم كرے كه انتظام مذكور سے كيا مراد تهي اور اِسكا كيسا انجام نظر آيا توريت ميں بيان هى كه جب بابا آدم گناہ كے سبب خدا كي طرف سے ملزم هُوا اُسوقت خدا تعالے نے سانپ يعنے شيطان پر لعنت كركے فرمايا كه عورت كي نسل تيرے سر كو كُچليگي اور تو اُسكي ايڑي كو كاٹيگا ديكهو پيدايش كا ۳ باب ۱۵ آيت شايد اِس اوّل پيشينگوئي كي عبارت سے سُننے والون كو كوئي ايسي صاف خبر حاصل نه هُوئي هو كيونكه پيشينگوئي كا اكثر يہه طور هى كه جب تك پُوري نهو اور واقعات سے مقابله نهوے اُسكا خاص مطلب ظاهر نهيں هوتا تسپر بهي ايسي عبارت سے ايكطرح كي انتظاري بيشك پيدا هُوئي هوگي كه عورت كي نسل سے كسي وقت ميں كوئي اُٹهيگا جو انسان كے سخت دشمن يعنے شيطان الب آويگا اور اِس امر ميں اپنا كسيطرح كا نقصان اُٹهاويگا چنانچه مشهور اِسي پيشينگوئي كے سبب يُهودنيں بيٹوں كي نپت مشتاق تهيں

ملك ميں پيدا هوتا هى قديم يونانيوں كو نيا اور عجيب معلوم هوا پهر اهل يهود كي طرف سے ايك اور نام اكثر ملك كے باشندوں كے لئے مستعمل هوا يهه نام فلسطي يعنے پرديسي هى اور ملك كا نام فلسط يا فلسطين اور اِس نام سے آج كل كا نام انگريزي زبان ميں پلسطين نكلا هى مگر فلسطي نام كا ايك خاص استعمال بهي تها چنانچه جو قوميں بحيره روم كے كنارے پر كرميل پهاڑ كي دكهن طرف كے ميدان ميں رهتي تهيں اور جنكي طرف سے يافه اور غزه اور اشدود اور اسقلون اور اقرون وغيره شهر آباد تهے علي الخصوص فلسطي نام سے مشهور تهے تواريخ كي راه سے اغلب هى كه اِن لوگوں كي اصل ايك كوش والے فرقے سے تهي ابتدا ميں پورب كے اطراف ميں رهتي تهي بعضے گمان كرتے كه يهه قوم اور عماليق نامے قوم مذكوره بالا ايك هي هيں اور بعضے جانتے كه اِنسے اور پورب طرف سے بلكه ملك هند سے قوم مذكور آئي هوگي كه هندووں كي كتابوں ميں پالي نام سے ايك گزريا والي قوم كا ذكر هى جسنے پچهم طرف كو جاكر ملك مصر كو اپنے قبضے ميں كيا مسيح سے دو هزار برس آگے اُنهوں نے ملك مذكور پر چڑهائي كركے بعضے ملك پر قبضه كرليا مصر كي تواريخ ميں اِنكا ذكر حكسوس يعنے چوپان والے بادشاهوں كے نام سے ملتا هى اور خبر هى كه يوسف كے ملك مصر ميں جانے كے ستائيس برس پيشتر مصريوں نے اِنكو نكال ديا اُسوقت اُنهوں نے ملك كنعان ميں جاكے شهر مذكوره كو آباد كيا پهر جب بني اسرائيل ملك مصر ميں اسير تهے يهي قوم دوباره ملك كے اُتر اطراف ميں حكمران هو گئي تهي اور اِنكے عمل ميں بني اسرائيل كا خروج هوا اِس بيان سے معلوم هوا كه بني اسرائيل كے آگے كئي الگ قوميں ملك كنعان ميں رهتي تهيں اور اُنكي جدي حكومتيں اكثر ايك ايك شهر پر متسلط تهيں اكثروں كا پيشه جهازراني اور سوداگري تها ليكن كشتكاري اور چو

اس زمانہ سے الہي انتظام کا بھید اور پیشینگویوں کا مطلب زیادہ صفائي
سے دریافت ہوتا ہی اُسوقت ابیرام یعنے آبیرہام بن تارح بن ناحور بن سروگ
بن رجوع بن فلیج بن ابر بن سلہ بن ارفکشد بن سام بن نوح اپنے باپ تارح
ور اپني جورو سري اور اپنے بھتیجے لوط کے ساتھہ اپني جنم بھوم یعنے کسدیوں
کے عور کو جو اِن دنوں میں عرفہ کہلاتا ہی چھوڑکے اُسي ملک کي ایک
دوسري بستي ہران نام میں جا بسا یہاں پر خداے تعالي نے ابیرام سے مخاطب
ہو کے کہا دیکھو پیدایش کا ۱۲ باب ۱ و ۳ آیتیں کہ میں تجھے ایک بڑي قوم
بناونگا اور دنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پاونیگے سو تو اپنے ملک اور
اپنے وطن اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا
نکل چل * چنانچہ ابیرام اپنا سارا گھرانا لیکے ملک کنعان میں جابسا یہہ
ماجرا مسیح سے اُنیس سو اکیس برس پہلے سرزد ہُوا اُسوقت ابیرام کي عمر
پچہتر برس کي تھي اور کنعاني اِس ملک میں تھے ابتدا میں ابیرام سکم
نامے ایک مقام پر جو کوہ عیبال اور گریزیم کي وادي میں ہی اُترا وہاں
خدا نے اُسکو دکھائي دیکے دوبارہ کہا دیکھو پیدایش کا ۱۲ باب ۷ آیت کہ
یہي ملک میں تیري نسل کو دُونگا * اُسوقت ابیرام کي کوئي اولاد نہ تھي
اور کنعانیوں کے الگ فرقے سارے ملک پر قابض تھے بعد اِسکے ابیرام اپنے
خاندان کے ساتھہ کال کے سبب ملک مصر میں جا بسا وہاں سے لوٹ کے ملک
کنعان میں پھر آیا اُسوقت اُسکا بھتیجا لوط الگ ہوکے اردن کي ترائي میں
جہاں اُن دنوں میں سدُوم اور غمورہ شہر بنے تھے جا رہا بعد اسکے خداوند نے
تیسري بار ابیرام سے وعدہ کیا دیکھو پیدایش کا ۱۳ باب ۱۴ و ۱۶ آیتیں کہ
یہہ تمام ملک اُتّر دکھن پورب پچھّم میں تیري نسل کو دُونگا اور تیري نسل
کو زمین کے ذرّوں کي مانند نباؤنگا پھر ابیرام حبرون نامے ایک مقام میں

اِس گمان سے كه خدا چاهے تو ميرا بابا وهي موعوده آنيوالا هووے ايسے مضمون كا وعده بابا آدم كي اِس حالت ميں نهايت معقول اور مطابق الوقت معلوم هوتا هى اور هر صُورت سے خدا كي شان كے لائق تها كه ايسے وسيلے سے اِنسان كے دل ميں جو اُس سے برگشته هو گيا تها اميد پيدا كركے اُسكو نيے سر سے اپني طرف كهينچ لاوے * دُوسري خاص پيشينگوئي طوفان كے بعد نُوح كو ملي اِسكا مضمون صرف دنيوي بركتوں سے متعلق اور پهلي (يعنے پهلي پيشين گوئي) سے فرق هى خداوند نے نوح سے كها ديكهو پيدايس كا ۸ باب ۲۱ و ۲۲ آئتيں كه جيسا ميں نے كيا هى پهر سارے جانداروں كو نماروُنگا بلكه جب تك زمين هى بونا اور لونا سردي اور گرمي ربيع اور خريف دن اور رات موقوف نهونگے ميں تم سے عهد كرتا هوں كه كوئي جاندار پاني كے طوفان سے پهر هلاك نهوگا اور طوفان پهر نه آويگا كه زمين كو تباه كرے * پهلي پيشين گوي كي مانند يهه بهي نُوح اور اُسكے خاندان كي حالت كے ليے بهُت هي موزوں اور مناسب الوقت معلوم هوتا هى كيونكه جب ايك ايسي بڑي هلاكت هو چكي تو انسان كو كيسے معلوم هووے كه پهر نهيں آويگى اور ايسي حالت ميں سوا هَول اور ڈر كے اُنكے دل ميں كيا سماوے علاوه اِسكے يهه ايسا وعده تها كه جسكي آزمايش سال بسال هوتي چلي آئي اور جسقدر سال بسال اُسكي سچائي ثابت هوتي گئي اُسقدر پهلي پيشينگوئي كي بابت انسان كي اميد مضبوطي پكڑتي گئي كه يهه بهي مقرر وقت پر پُوري هوگي *

پانچواں باب

ابيرهام كا بُلايا جانا

بعد طوفان كے آٹهويں پشت ميں تيسري خاص پيشينگوئي نازل هوئي ا

کہ مقرر وقت پر اضحاک پیدا ہوگا حال آنکہ اُس ایام میں وے دونوں بڈھے اور بہت دن کے تھے اور سارہ سے عورتوں کي معمولي عادت موقوف ہوگئي تھي اور یہہ بھي کہ اگرچہ اُسوقت بُہت سي مختلف قومین ملک کنعان پر قابض تھیں لیکن اسکے چار سو برس بعد اضحاک کي نسل اُس ملک کو میراث میں پاونیگي * واضح ہو کہ دونوں باتیں خاص اور مقدم ہیں اور بیان ذیل میں معلوم ہوگا کہ انسے اکثر پیشینگویوں کا مضمون دریافت کرنے کے لئے جو یہودیوں کو نبیوں کي معرفت ملي تھیں ایک طرح کي ہدایت ملتي ہی چنانچہ وہ پیشینگویاں یا تو عام اور رُوحاني وعدہ بالا سے زیادہ صفائي کے ساتھہ اشارہ رکھتي یا خاص یہُودیوں کے دنیاوي حال اور ملکي انقلابوں سے متعلق ہیں *

چھٹھواں باب

اضحاک اور یعقوب کي پیدایش اور موت کا احوال

اضحاک کي پیدایش مسیح سے اٹھارہ سو چھیانوے برس آگے ہوئي اور مسیح سے اٹھارہ سو چھیاسٹھہ برس آگے اُسکے دو بیٹے عیشاو اور یعقوب پیدا ہوئے جننے سے پیشتر اُنکي ما کو خدا کي طرف سے خبر ملي کہ بڑا چھوٹے کي خدمت کریگا یہہ سب خانہ بدوش ہوکے ملک کنعان میں رہا کرتے تھے بعد اِسکے عیشاو اور یعقوب میں جھگڑا ہوا بسبب اسکے یعقوب اپنے باپ دادوں کے وطن میں اپنے ماموں لابن نامے کے پاس جا رہا راستے میں اِس سے پیشتر کہ ملک کنعان سے نکلا تھا خداے تعالیٰ نے اُسکو دکھاي دیکے کہا دیکھو پیدایش کا ٢٨ باب ١٣ و ١٤ آیتیں کہ میں خداوند تیرے باپ ابیرہام کا خدا اضحاک کا خدا ہوں میں یہہ زمین جسپر تو لیٹا ہی تجھے اور تیري

جو ملک کي دکہن طرف تہا جا رہا کئي برس بعد خداے تعالی نے چوتہي
دفعه رویا میں ابیرام پر ظاہر هوکے کہا دیکہو پیدایش کا ۱۳ باب ۱۵ و ۱۶
و ۱۴ آیتیں که اب آسمان کي طرف نگاه کر اور ستاروں کو گن اگر گن سکے
که تیري اولاد جو تیرے صلب سے پیدا هوگي ایسي هي هوگي اور یقین جان
که تیري اولاد ایک ملک میں جو اُسکا نہیں پردیسي هوگي اور وهاں کے
لوگوں کي غلام بنیگي اور وے چار سو برس تک اُنہیں دُکہ دینگے لیکن میں
اُس قوم کا بهي جسکے وے غلام هونگے انصاف کرونگا اور وے بعد اِسکے بڑي دولت
لیکے نکلینگے اور دیکہ چوتهي پشت میں یہاں پهر آوینگے * غرض که بعد
اِسکے اور تین مرتبه خداے تعالی نے اُسپر ظاهر هوکے اُسي وعدہ کا مفصل ذکر
کیا اور ابیرام نام کے عوض ابیرهام یعنے قوموں کا باپ نام رکها اور اُسکي جورو
سري کے نام کو ساراه یعنے شہزادي نام سے اِس بیان کے ساته بدل ڈالا که
بادشاه اِس سے پیدا هونگے چنانچه خدا نے ابیرهام سے کہا دیکہو پیدایش ک
۱۷ باب که تیري جورو ساراه تیرے لئے ایک بیٹا جنیگي تو اُسکا نام اِضحاک
رکهنا اور میں اُس سے اور بعد اُسکے اُسکي اولاد سے اپنا عہد جو همیشه ک
هی ثابت کرونگا * چنانچه اِضحاک معین وقت پر پیدا هُوا اُس ایام میر
ابیرهام سو برس کا اور ساراه اکیانوے برس کي تهي اِس تیسري پیشینگوئ
میں بہتیري باتیں مندرج هیں مگر اُنکا پورا بیان طول کے سبب اِس کتاب
میں غیرممکن هی صرف دو خاص باتوں کا تذکرہ کرنا چاهئے پہلي یہه
عورت کي نسل کي بابت جو پیشینگوئي بابا آدم کو ملي تهي اب اُسک
نسبت یہه دریافت هُوا که نسل مذکور ساري اور قوموں اور فرقوں کو چه
کے ابیرهام اور ساراه سے نکلیگي که اُنکي اولاد سے دنیا کے سب گهرا نے برکت
پاوینگے دُوسري یہه که اِس عام اور رُوحاني برکت کا نشان اور بیعانه یہه ه

نکھوں پر رکھیگا * الغرض یعقوب اپنے خاندان کے ساتھ ملک مصر میں
لامت پہنچا اور چند سال کے بعد یعنے مسیح سے سوله سو نواسي برس آگے
ہ ملک مذکُور میں مر گیا تب یوسف اور اُسکے بھایوں نے یعقوب کي لاش
و ملک کنعان میں لیجاکر ابیرهام کے مغارے میں گاڑا اور بعد اِسکے مصر میں.
وت آئے واضح هو که مرنے کے آگے یعقوب نے اپنے باره بیٹوں کے حق میں
یشینگوئي کي جس میں ایک ایک سے الگ فرقے کا نکلنا اور اُنکا آنیوالا
احوال اور ملک کنعان میں بعضوں کا مقام امتیاز کے ساتھ بیان هوا یہاں
اس تمام پیشینگوئي کي تفصیل کرنا ممکن نہیں مگر جو پیشخبري یہوداه
کے حق میں ملي خاص ذکر کے لایق هی چنانچه وه ذیل میں لکھي جاتي
هی دیکھو پیدایش کا ۴۹ باب ۸ و ۱۰ آیت یہوداه تیرے بھاي تیرے مستودي
هونگے تیرا هاتھ تیرے دشمنوں کي گردن میں هوگا تیرے باپ کي اولاد تیرے
حُضور جُھکیگي یہوداه جوان شیر هی میرے بیٹے تو شکار پر سے اُتھ چلتا
هی وه سینگھ اور شیر کي مانند جُھکتا اور بیٹھتا هی کون اسکو چھیڑیگا نه
ثبت یہوداه سے نه عصا اُسکے پانوں میں سے جاتا رهیگا جب تک که شلا نه
آوے اور قومیں اُسکي فرمانبردار هووینگي * پس جو خاص پیشینگوئي که
ابیرهام کے بعد پہلے ملي سو یعقوب کے احوال میں پائي جاتي هی اور اُس
میں کئي نئي باتیں بیان هوتي هیں پہلے وعده قدیم کے حق میں خبر هی
که اضحاک کے بڑے بیٹے عیشاو کو چھوڑ کے عورت کي نسل یعقوب کي اولاد
میں سے نکلیگي که زمین کے تمام گھرا نے اُس سے برکت پاوینگے پھر یہه که
یعقوب کے گیاره اور بیٹوں کو چھوڑ کے یہُوداه کي اولاد میں سے نکلیگي که
رسمیں سے شلا آویگا یعنے صلح یا صلح کرنیوالا اور قومیں اُسکي فرمانبردار
هووینگي دُوسرے بني اسرائیل کے دنیاوي حال کے حق میں خبر یہه هی

نسل کو دونگا اور تیری نسل زمین کي ریت کي مانند کثرت سے شمار میں
نہ آویگي اور تو پچھم پورب اُتّر دکھن کو پھوٹ نکلیگا اور زمین کے تمام گھرا
نے تجھہ سے اور تیري نسل سے برکت پاوینگے * اِس وحي کے وسیلے سے وعدہ
قدیم یعقوب کي نسل سے منسوب ہو گیا یعقوب ملک پدان آرام میں کئي
برس تک رہا اور اپنے ماموں کي دو بیٹیوں سے شادي کي وہاں اُس سے گیارہ
بیٹے پیدا ہوئے اور ایک بیٹي بعد اِسکے اپنا سارا گھرانا اور مال و اسباب
لیکے ملک کنعان میں لوٹ آیا راستہ میں خدا کے فرشتہ نے اُسکو دکھاي
دیکے اُسکے یعقوب نام کو اسرائیل نام سے بدل ڈالا اسلئے اُسکي اولاد آج تک
بني اسرائیل کے نام سے مشہور ھي ملک کنعان میں یعقوب اور اُسکا گھرانا اپنے
باپ دادوں کي طرح خیموں میں رہا کرتا تھا کیونکہ تمام ملک کنعانیوں
کے قبضے میں تھا وہاں اُسکا چھوٹا بیٹا بنیامین پیدا ہوا اور اُسکا باپ اضحاک
اور اُسکي جورو لیا انتقال کرکے ابیرھام کي قبر میں مدفون ہوئے بعد اِسکے
یعقوب کا بیٹا یوسف نامے اپنے بھایوں کي طرف سے اسماعیلي سوداگروں کے
ہاتھہ غلامي میں بیچا گیا جو اُسکو ملک مصر میں لائے وہاں خالق کي عجیب
کارسازي سے وہ تخمیناً چودہ سال کے بعد بادشاہ کا وزیر مقرر ہوا جب ملک
کنعان میں بڑا کال تھا تب اُسنے اپنے باپ کے سارے خاندان کو بُلا کے ملک
مصر کے گوشن نامے ایک مقام میں بسایا یہہ ماجرا مسیح سے سترہ سو برس
آگے واقع ہوا اور اُسوقت یعقوب کے سارے خاندان کے ستّر آدمي تھے ملک
مصر میں جانے کے آگے خداے تعالیٰ نے یعقوب کو خواب میں دکھاي دیکے
کہا دیکھو پیدایش کا ۴۶ باب ۳ و ۴ آیت کہ میں خدا تیرے باپ کا خدا ھوں
مصر میں جاتے ہوئے مت ڈر کیونکہ میں تجھے وہان بڑي گروہ بناونگا میں
تیرے ساتھہ مصر کو جاونگا اور تجھے پھر لاونگا اور یوسف اپنا ہاتھہ تیري

دھا کہ سخت محنت اور ظلم کے وسیلے سے اُنکو زیردست رکھے علی
خصوص اُسنے عبراني یعنے یہودی دائی جنایوں کو حکم دیا کہ جب عبراني
رتیں بیٹا جنیں تو اسکو ہلاک کرنا پر دایوں نے خدا سے ڈرکے ایسا نہ کیا اور
وں کا شمار بڑھتا ھي چلا گیا اِتنے میں موسيٰ بن عمران بن قہات بن لاوي
یعقوب پیدا ہوا ابیرہام کو پیشتر سے خبر ملي تھي کہ تیري اولاد چوتھي
ست میں غیر ملک یعنے مصر سے نکلکر ملک کنعان میں پھر آویگي
نانچہ موسيٰ مذکور کے وسیلے سے اُنکي رہائي ہوئي اُسکي پیدایش مسیح
پندرہ سو اِکھتر برس آگے ہوئي اور پروردگار عالم کے عجب انتظام سے اُسکي
ورش اور تربیت اپنے ہمقوموں سے الگ شاہ مصر کے محل میں ہوئي
ب وہ چالیس برس کا ہُوا ایک روز باہر جاکے ایک مصري کو کسي یہودي
ظلم کرتے دیکھا سو اُسکو مار ڈالا اور جب سُنا کہ اس بات کي افواہ گرم
تو ڈر کے مارے ملک مصر کو چھوڑکر ملک مدیان میں جو دریاے قلزم
پاس تھا بھاگ گیا اور وہاں کے کاہن یترو نامے کي بیٹي کے ساتھ شادي
کے چالیس برس تلک اپنے سُسرے کے گلے کي نگہباني کرتا رہا اتنے میں وہ
ت نزدیک آیا جسکا ذکر خداے تعالیٰ نے ابیرہام سے کیا تھا کہ چار سو
س بعد تیري اولاد اِس بیگانہ ملک سے نکلیگي چنانچہ خداے تعالیٰ
کوہ حُورب پر جو مدیان میں واقع ھی موسيٰ پر ظاہر ہو کے اُسکو حکم دیا
یکھو خرُوج کا ۳ و ۴ باب کہ اپنے بھائي ہارون نامے کو ساتھ لیکے مصر کے بادشاہ
پاس جاوے اور یہواہ یعنے خداوند ابیرہام کے خدا کے نام سے اپنے لوگوں
ي رہائي مانگے جب بادشاہ نے یہہ درخواست قبول نکي تو موسيٰ کو
معجزہ دکھانے اور مصریوں پر طرح طرح کي بلایں اور آفتیں لانے کي طاقت
بخشي گئي کہ جِس سے مصري سمجھیں کہ عبرانیوں کا خدا اکیلا اور سچا

كه جس ملك كا ذكر خدا نے ابيرهام سے كيا كه أسكي اولاد أسميں پرديسي هوگي سو ملك مصر تها اور يهه خبر عين وقت پر ملي يعنے جس وقت كه يعقوب اور أسكا گهرانا ملك مذكور ميں جاتا تها پهر خبر هي كه أسي مُلك ميں أنكا شمار بهت بڑهيگا اور وے باره فرقوں ميں يعقوب كے باره بيٹوں كے موافق تقسيم هووينگے اور ملك مصر ميں سے روانه هوكے ايك ايك فرقه اپنا اپنا حصه ملك كنعان ميں سطح زمين كے موافق پاويگا اور باره فرقوں ميں سے يهوداه كا فرقه جوانمردي اور دليري كے واسطے ممتاز هو كے مسيح كے آنے تك اِنكے أوپر بالادست اور حكمران هوگا اور جب مسيح آوے اِس فرقے كي بالادستي موقوف هوگي پس اب آگے كے بيان سے معلوم هوگا كه آيا يے پيشخبرياں انجام تك پهنچيں يا نهيں *

ساتواں باب

بني اسرائيل كا ملك مصر سے چهوٹ كے ملك كنعان ميں پهنچنا

يعقوب كے مرنے كے بعد بني اسرائيل نے ملك مصر كي أسي جگهه يعنے گوشن ميں مصريوں سے الگ هوكے بودوباش كي تهي كه ايك نيا بادشاه جو يوسف اور أسكے نيك كاموں كو جانتا نه تها پيدا هوا گمان غالب هي كه وه نيا بادشاه أس گڈريا والي قوم كا تها جو ملك كنعان سے لوٹكر اور ملك مصر كے أتّر اطراف ميں سے اصلي بادشاه كو نكال كے دوباره بالادست هو گئي اِس عرصے ميں بني اسرائيل كا شمار بُهت بڑه گيا تها يهان تك كه بادشاه كو يهه انديشه پيدا هوا كه شايد بني اسرائيل اصلي مصريوں سے ملكے مجهكو اور ميرے لوگوں كو پهركے ملك ميں سے نكال ديويں اسلئے أسنے منصوبه

ایک مقام پر جو دریاے قلزم اور پہاڑوں کے درمیان واقع تھا اور جس سے مصر کیطرف پھر جانے کے سوا کوئی نکاس نہ تھا جا پہنچے اِتنے میں شاہ مصر انکے جانے سے پچھتاکر اپني تمام فوج لیکے اُنکے پیچھے چڑھ دوڑا اور اُنکو مقام مذکورمیں جا هي لیا بني اسرائیل مصریوں کو دیکھکر بشدّت ڈرگئے کہ آگے سمندر اور دونوں طرف پہاڑ اور پیچھے دشمن کي فوج هی لیکن موسي کو کچھہ دهشت نہ هوئي بلکہ اُسنے خدا کے حکم سے اپنے هاتھہ دریا پر بڑھا کے اُسے دو حصّے کردیا اور بني اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھي زمین پر هوکے گذر گئے اور جب بادشاہ اور اُسکے لشکر نے اُنکا تعاقب کیا تو پاني نے اوٹ کے انکو هلاک کر دیا یہہ معجزانہ ماجرا مسیح سے چودہ سو اکیانوے برس آگے اور ابیرهام کي پہلي بلاهت کے چار سو تیس برس بعد سرزد هوا بعد اُسکے موسي سارے لوگوں کو کوہ سینا کے پاس لے گیا اور مصر سے روانہ هونے کے بعد تیسرے مہینے میں وهاں پہنچکے موسي خدا کے حکم سے پہاڑ کي چوٹي پر چڑھ گیا اور وهاں پر سے خداے تعالي نے بڑي دهوم دهام کے ساتھہ ساري جماعت کو اپنے دس حکم سنا دیے اور جب لوگوں نے ڈر کے مارے درخواست کي کہ خدا موسي کي زباني اُنسے بات کرے تو خدا کے حکم سے موسي دو بارہ پہاڑ پر چڑھکے چالیس دن تک خدا کے ساتھہ مُلاقات کرتا رها بعد اِسکے بني اسرائیل کي دیني رسُومات اور ملکي انتظام اور سارے آیئن و قانون خدا کي طرف سے موسي کي معرفت مقرر هوئے ان باتوں کا مختصر بیان ذیل میں هوگا وهاں سے موسي سارے لوگوں کو سیدهي راہ سے ملک کنعان کي طرف لے گیا اور جب نزدیک پہنچے بارہ جاسوسوں کو ملک کي سیر کے واسطے روانہ کیا چالیس دن تک وے ملک کي سیر کرتے رهے اور جب پھر آئے تو ملک کے باشندوں کي ایسي خبر لائے کہ ساري جماعت سُنکے اُنکي

خدا ہی اِس بات کي بھي ابیرہام کو خبر ملي تھي کہ وے بڑي دولت
لیکے نکلینگے چنانچہ موسیٰ و ہارون اور بني اسرائیل کے بزرگوں نے
بادشاہ کے پاس جا کے اور اپنے دعوي کے ثبوت میں معجزہ دکھلاکے لوگوں
کي رخصت مانگي اور جب پادشاہ نے نمانا تو دس بلاؤں کو پے درپے
مصریوں پر لایا یعنے پہلے تمام ملک کا پاني لہُو بن گیا دوسرے مینڈکوں
کے غول آے تیسرے زمین کي گرد جوئیں بن گئي چوتھے مچھڑوں کے
غول آئے پانچویں مواشي کي بڑي مري ہويُ چھٹھویں انسان اور حیوان کے
بدن پر پھوڑے اور پھپھولے نکلے ساتویں برے اولے کي بارش ہوي آٹھویں
ٹڈّیوں کے غول آئے نوِیں تین دن تک عجب اندھیرا رہا دسویں سارے
اِنسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے یے ساري آفتیں موسیٰ کے کہنے سے
مصریوں پر نازل ہویں اور بني اسرائیل اُنسے محفوظ رہے اور جاننا چاہئے
کہ جن چیزوں کي پُوجا مصري اپني بت پرستي میں کرتے تھے اُنھیں کے
وسیلے سے خداے تعالیٰ نے انکو تصدیع پہنچايُ آخري آفت پادشاہ کے
دل پر اثر ہُوي اور اُسکے سبب سے اُسنے بني اسرائیل کو جانے دیا چنانچہ
اُسی رات کو جس میں یہہ آفت نازل ہويُ بادشاہ نے موسیٰ کو بلاکے بني
اسرائیل کے نکالنے میں بڑي جلدي کي خدا کے حکم سے اُنکي تیاري پیشتر
سے ہو چکي تھي اور اُنھوں نے مصریوں سے سونے اور رُوپے کے برتن مانگے اور
اپنے سب گلّے اور بیل اور مال و اسباب اور بڑي لوٹ لیکے اُسي وقت ملک
میں سے نکل گئے چنانچہ ابیرہام کو پیشخبري ملي تھي کہ وے بڑي دولت
لیکے نکلینگے اُسوقت بني اسرائیل کي ساري جماعت میں بیس برس
والے سے لیکے اُوپر والے تک مرد چھہ لاکھہ کے قریب اور عیال و اطفال سمیت
تخمیناً بیس لاکھہ آدمي تھے چند روز کے بعد وے موسیٰ کي رہنمايُ سے

آٹھواں باب

اگلی پیشینگویونکا تکملہ

پس موسیٰ کا زمانہ یہود کے احوال میں ایک خاص زمانہ ٹھہرتا ھی کیونکہ اُسمیں کئی قدیم اور خاص پشینگویاں پُوری ہویں اور یہُودیوں کا ملکی اور دینی انتظام برپا ھُوا اور کئی خاص پیشینگویاں ۰نئی نازل ھُویں جو وعدہ قدیم اور یہُود کے دنیاوی حال دونوں سے متعلق تھیں ان تیں باتوں کا اختصار کے ساتھہ تذکرہ کرنا چاھئے *

بیان بالا میں کئی قدیم پشینگویوں کی تکمیل ظاھر ھو چکی مثلاً ابیرھام کی اولاد کا ملک کنعان کو میراث میں پانا اُسکے انجام پہُنچنے میں چار سو برس کا عرصہ ھونا اُنکا ملک مصر میں چار پشت تک رھنا انکا وھاں غلام بن جانا اور دکھہ اُٹھانا باوجود اِسکے انکا کثیر اُلاولاد ھو جانا مصریوں پر خدا کا غضب نازل ھونا اور بنی اسرائیل کا بڑی دولت لیکے نکل جانا اِن ماجروں کا باردیگر بیان کرنا ایک فضُول کام ھوتا مگر جو بات اِس مقام پر کہنا ھی سو یہہ ھی کہ یہہ سب ایسے ماجرے تھے جنکی پیشبینی اٹکل اور اندازہ کے راہ سے ان ھونی تھی بلکہ عقلاً ساری انتظاری اور امید کے خلاف اِسپر بھی ھر ایک بات اصل اور نقل کے طور پر پُوری ھُوئی پھر جو معجزات و کرامات اُس سارے احوال میں موسیٰ سے نمایاں ھُوئے سو صرف آشکارا اور کثرت سے نہیں بلکہ نہایت معقُول اور مناسب اُلوقت اور نصیحت امیز اور اکثر فائدہبخش بھی تھے اِس بیان میں اختصار کے واسطے اُنکا بہت کم تذکرہ ھُوا کافی یہہ ھوگا کہ اُنکا وقُوع میں آنا اور بنی اسرائیل کا اُنپر

دہشت سے گڑگڑانے لگي تب خداے تعالي نے موسي سے کہا کہ کالب اور یشوع
کے سوا بني اسرائیل میں سے کوي شخص بیس برس والے سے لیکے اوپر والے
تک ہرگز ملک کنعان میں داخل نہوگا بلکہ جب تک وے ہلاک نہوویں
اُنکے لڑکے بالے چالیس برس تک اِس بیابان میں آوارہ پھرینگے بعد اُسکے
یے ملک موعود میں جاکر آباد ہونگے اس آوارہ گردي میں خالق کي عجیب
و غریب قدرت انکي پرورش اور حفاظت اور تعلیم کے لئے بیقیاس طور
پر موسي کي معرفت نمُود ہُوي مثلاً دن کے وقت اُنکي رہنمائي کے لئے ایک
بادل اُنکے آگے آگے چلا اور تکنے کے مقام پر ٹھہر گیا اور رات کے وقت بادل
مذکور نورانہ نظر آیا روز بروز آسماني خوراک اور سوکھي زمین میں پاني ملا
چالیس برس تک اُنکے کپڑے پُرانے نہوئے اور نہ اُنکے جوتے اُنکے پانوں پر
بیکار ہوئے اور نہ اُنکے پانو سوجے وغیرہ آخر کو جب چالیس برس پُورے
ہوئے اور جماعت دو بارہ ملک کنعان کے پاس پہنچي تو موسي نے خدا کے
حکم سے یشوع کو اپنا خلیفہ کیا اور ساري جماعت کو بہت سي نصیحتیں
دیکر اور پشینگویاں کرکے کوہ پسگہ پر چڑھ گیا اور وہاں سے زمین موعود
کو دُور سے دیکھکے مرگیا بعد اسکے یشوع مذکور نے بني اسرائیل کا پیشوا
ہُوکے انکو ملک کنعان میں لیجا کے اور اصلي باشندوں کو مغلوب کرکے سارے
ملک کو بارہ فرقوں پر تقسیم کردیا موسي کا وفات پانا مسیح سے چودہ سو
اکیاون برس پہلے تھا *

وقت ميں قلمبند هُوين نهيں ملتي هيں چنانچه اب اُسكا مختصر
بيان هوتا هى *

نواں باب

موسيٰ كے انتظام كا احوال

چُونكه انتظام مذكُور خدا كي طرف سے مقرر هُوا اسليے اُسكي اصل اور
بنيادوالي بات خدا كا وجُود هى اور اِس سبب سے بهي اُسكي پاك ذات
كي ايسي معقول اور عمده خبر ملتي هى جِسكا دريافت كرنا انسان كي عقل
سے پرے تها اِس خبر كے موافق خدا واحد و لاشريك هى اُسكي ذات ايك
خالص رُوح اُسكي هستي ازلي وابدي وبے نيازو غيرمتبدل اُسكي ساري صفات
يعنے قدرت و دانائي پاكيزگي و منصفي رحمت وسچائي يكساں وكامل
بےپاياں هيں وهي اكيلا خالق وپروردگار اور معبُود هى چنانچه اُسنے اپني
توريت ميں پهلے اپني پرستش كے انتظام كے لئے چار حكم فرمائے كيونكه
جب تك كه خالق كا حق ادا نهووے توخلقت كا كيا ٹهكانا هى احكام مذكُور
يے هيں پهلے كه اوركسي كو خدا نه سمجهيں دوسرے كسي چيز كي مورت
بناكے اُسكي بندگي نكريں تيسرے اُسكا نام بے فائده اور بے ادبي سے نه
ليويں چوتهے سات روز ميں ايك روز اُسكي خاص بندگي كے لئے مخصوص
كريں باقي چهه حكموں ميں انسان كے آپس والے فرايض بيان هيں يعنے كه
ما باپ كي عزت كرنا خُون نكرنا زناكاري نكرنا چوري نكرنا جُهوٹهي گواهي
دينا لالچ نكرنا پس اِن دس حكموں ميں انسان كے سارے فرايض جز و كُل
مندرج هيں اُس سے پيشتر كه خدا نے اِس شرع كو كوه سينا پر سے سُنايا
موسيٰ كو بُلا كے اُس سے كها ديكهو خرُوج كا ۱۹ باب ۳—۶ آيت كه تو يعقوب

معتقد هونا یہوٗد کے سارے مُلکي اور دیني انتظام کي اصل اور بنیاد تهي اور بعضوں کي یادگاري کے لئے اُسوقت سے کئي رُسومات مقرر هوئے جِنکو یہوٗد آج تلک مانتے آئے هیں پهر صاف معجزوں کے سوا اُنکے احوال میں کئي اور باتیں هیں جنسے خالق کي خاص پروردگاري نظر آتي مثلاً پہلے یوسف کا اور بعد اُسکے یعقوٗب کے خاندان کا یوسف کے وقت مصر میں جانا که شاید اور کسیطرح سے غیر قوموں کي مخالفت کے سبب اُنکي اِسقدر کي بڑهتي ناممکن هوتي پهر اُنکا وهاں دُکهہ اُٹهانا که اُسکي صرف اِسقدر شدّت تهي که وے مصر کے چهوڑنے پر اگرچه مشکل سے پهر بهي راضي هوئے حالٗ آنکه اِسکے سبب اُنکا شمار گہٹ نہیں گیا پهر اُنکا بیابان میں چالیس برس تلک آواره پهرنا که اِس عرصے میں ایک نئي پشت پیدا هُوئي جو ملک مصر اور اُسکي بتپرستي سے ناواقف هوکر اور بچپن سے خدا کي عجیب و غریب تربیت پاکر ملک کنعان کے قبضه کرنے پر تیار تهي پهر اُنکا ملکي اور دیني انتظام جو اِس حالت میں برپا هُوا ساري باتوں میں ایسا عجیب ونادر نظر آتا هی که جو کوئي اُسکا جرچا کرے اور بني اسرائیل کي اُس حالت پرغور کرے ضرور مان لیگا که سوا اِصل الهي کے اُسکي کوئي اور اصل نہیں هو سکتي تهي کیونکه چار پشتوں کي غلامي کے سبب ایک بتپرست ملک میں بني اسرائیل کا مزاج بڑا نفساني اور وحشي بن گیا تها اورِاس بات کے بہت نشان اُنکے احوال میں ملتے هیں تِسپر بهي انتظام مذکور میں ایسي حکمت ودانائي اور خالص سچائي اور موافقت اور باطل و بے بنیاد خیالوں سے ایسي پاکي اور علم الهي کي ایسي اوّل اور عمده باتیں بهري هیں که اُسوقت کي اور قوموں میں تو کیا بلکه ملک یونان کے خاص عالموں اور فیلسوفوں کي تصنیف میں جو کئي زمانوں کے بعد اور اپنے علم کي خاص رونق کے

آپس میں متعلق اور پیوستہ تھے کہ جو کوئي ایک کا قصوروار تھا دُوسرے
ي سزاوار ٹھہرا یعنے بت پرستي کرنا اپنے پادشاہ سے باغي ھونا تھا اور
ے لئے قتل کي سزا مقرر ھُوئي موافق اِسکے جب خدا نے زمین کا مالک
ے بني اسرائیل کو ملک کنعان عنایت کیا تھا تو اُسنے اُنکو خاص حکم
کہ ملک مذکُور کے بُتپرست باشندوں کو جو جلاوطن ھونے پر راضي
تھے نیست و نابُود کریں ایسا نہووے کہ بني اسرائیل اُنکي بُتپرستي
ں مبتلا هوویں پر غیر ملکوں کے بُتپرست باشندوں کو ھلاک کرنے کا حکم
ں دیا کیونکہ اِنتظام مذکُور اُنسے کچھہ غرض نہیں رکھتا تھا صرف اُنسے
ي کرنا اور اُنکے بادشاھوں سے عہد باندھنا منع تھا اِس جُدائي کے زیادہ
حکام کے لئے اُسنے اُنکي طرح طرح کي رُسومات ٹھہرائي جِن میں پابند
، آپ سے آپ اور قوموں سے علیحدہ رهیں چنانچہ اُسنے اپني عبادت
بادشاھي شان و شوکت کے لئے ایک عظیم آلیشان خیمہ بنانے کا حکم
اور بڑے تکلف کے ساتھ اِسکا پُورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکُور میں تین
ں تھے اندرُوني مکان میں جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا تھا ایک سونے
تخت کھڑا تھا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندُوق جِسمیں دس حکموں
دو تختیاں دھري تھیں لیکن تختنشین کوئي نہیں نظر آیا کہ جِس
یہُودیوں پر واضح ھو کہ اِنکا معبُود اور بادشاہ غیر محسُوس اور نادیدني
رُوحاني ھی مگر جو بادل مذکُورہ بالا کُوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
جب جماعت کسي جگہہ مقیم ھُوئي تو وہ قدس الاقداس کے اُوپر ٹھہر
سواے اسکے خیمہ مذکُور میں اور کئي سامان تھے جو معبُود کي عبادت
بادشاہ کي عزت کے لئے مقرر ھوئے لیکن اِنکا بیان اِس مقام پر غیرممکن
پھر خیمہ مذکُور کي خدمتگذاري کے لئے خدا نے ایک فرقہ یعنے لاوي

کے خاندان کو یوں کہیو اور بني اسرائیل سے یون بیان کیجیو کہ تم نے دیکھا
میں نے مصریوں سے کیا کیا اور تمھیں عقاب کے پروں پر بٹھا کے اپنے پاس
لے آیا اب اگر تُم میري آواز کے في الحقیقت شنوا ہوگے اور میرے عہد کو
حفظ کروگے تو تم ساري خلق سے زیادہ میرے لئے ایک خزانہ خاص ہوگے کیونکہ
ساري زمین میري ہی اور تم میرے لئے کاہنوں کي ایک مملکت اور ایک
مقدس قوم ہوگے * اِن باتوں میں خداے تعالیٰ اپنے تئیں ساري زمین کا
مالک ظاہر کرکے بني اسرائیل کو اپنے خاص لوگ ٹھہراتا ہی تاکہ جب
تک وعدہ قدیم کي تکمیل کے وقت معیّن پر عورت کي نسل جِس سے ساري
زمین کے گھرا نے برکت پاوینگے ظاہر نہ ہو تب تک وے اُسکے لئے ایک خزانہ
خاص ہوویں یعنے جس میں اپنے علم و پہچان کي دولت رکھے جس حال
میں کہ ساري اور قومیں اُسکے علم سے ناواقف اور بے بہرہ اور بتپرستي
میں پھنسي تھیں چنانچہ موسیٰ نے جماعت سے کہا دیکھو استسنا کا ۷ باب
۷ و ۸ آیت خداوند نے تم سے محبّت کي اور برگزیدہ کیا نہ اسیلئے. کہ تم
اَور گروہوں سے گنتي میں افزوں تھے بلکہ اسیلئے کہ اُسنے اُس قسم کا جو
تمھارے باپ دادوں سے کي پاس کیا * پس اِن باتوں میں انتظام مذکور
کا اوّل مقصد نظر آتا ہی یعنے کہ جب تک عورت کي نسل ظاہر نہووے
اور زمین کے تمام گھرا نے ابیرہام کي اولاد سے برکت نپاویں تب تک بني
اسرائیل کو ساري اور قوموں اور اُنکي خراب بُت پرستي سے الگ کر رکھے
ایسا کہ سچے خدا کي پہنچان سطح زمین پر سے مٹنے نپاوے اِس مقصد کے
بر لانے کے لئے خداے تعالیٰ نے ایک اور تدبیر یہہ کي کہ وہ نہ صرف اُنکا
معبُود بلکہ اُنکي حکومت اور ملکي انتظام کا اکیلا مالک اور بادشاہ ٹھہرا
اِس انتظام کے سبب اُنکے دین کے قوانین اور ملک کے آئین دونوں ایسے طور

روز اُسکے ماننے کا وقت تھا اِسمیں گیہوں کے لونے کا پہلا پھل خدا کے حضُور میں گذرانتے تھے تیسري عید خمیه تھي جو اُنکے بیابان میں پھرنے کي یادگاري کے لئے مقرر هُوئي اور جسمیں وے هرسال آٹھه روز تلک خیموں میں رهتے تھے علاوہ اِسکے روز سبت اور سال سبت اور یوبال وغیرہ ماننا تھا پس اس مختصر بیان سے بھي ظاهر هوگا که بني اسرائیل دیني رسُومات کے احاطے میں کیسے گھرے هوئے تھے جس سے باهر جانا اور دُوسري قوموں کے دستوروں کا پیچھا کرنا بڑا مشکل تھا کیونکه هر طرح کي خطا یا قصُور کے لئے سزا موافق اُسکے مقرر هُوئي اور اس انتظام کي خبرداري پر ایک فرقے کے سارے آدمي مستعد تھے علاوہ اسکے خدا نے موسیٰ کي معرفت اِنکي نظامت اور فوجداري عدالت کا پکا انتظام کیا اور هرایک مقدمے کے لئے صاف حکم لکھوایا اُن مقدمات کي تحقیق اور فیصلے کے واسطے دو تین طرح کے عهدے مقرر هُوے چنانچه جب لاوي کا فرقه خیمه مقدس میں خدا کي خدمت پر مخصوص هوا تو یوسف کا فرقه اُسکے دو بیٹوں یعنے افرائیم اور منسّي کے فرقوں پر تقسیم هوا اور یوں لاویوں کے سوا بارہ فرقے بحال رهے اور هرایک فرقے کا سردار یا سرگروہ تھا پھر ایک ایک فرقے میں الگ الگ خاندان تھے جو کسي سبب سے مشهور هُوے چنانچه موسیٰ کے وقت ایسے اُنسٹھ خاندان تھے اور انکے بھي جدُے جدُے سردار تھے پھر موسیٰ نے ساري قوم کو دس اور پچاس اور سو اور هزار کي جماعتوں پر تقسیم کرکے هرایک کے اُوپر قاضي مقرر کیا جو مقدمے دسوالا قاضي فیصله نهیں کر سکا اُسکو وہ پچاسوالے کے پاس بھیج دیتا تھا اور یهه سو والے پاس علي هذا القیاس علاوہ اسکے نسب نویسوں کا ایک عهدہ تھا پھر کمُپو اور کوچ کا هرایک بات میں قواعد جنگ کے طور پر بندوبست تھا چنانچه جب خیمه مذکُور کے اُوپر سے بادل اُٹھکے

کے فرقے کو مخصُوص اور مقدس ٹھہرایا کہ سارے اور شغلوں سے الگ ھوکے
اُسکے محل میں حاضرباش اور اُسکي عبادت میں مستعد رھیں چنانچہ
اِس فرقے کو ملك کنعان میں زمین کا کوئي حصّہ نملا بلکہ اُنکی پرورش
کے لئے اور فرقوں کي طرف سے دسواں حصّہ مقرر ھوا اِس فرقے میں سے ھارُون
کا خاندان کہانت پر مقرر ھوا اور اِس خاندان سے پہلوٹھا سردار کاھن تھا ان
سبھوں کے مخصُوص ھونے کي بابت اور اُنکے کپڑے اور الگ الگ عہدے اور
کام کے حق میں خاص اور مفصّل احکام تھے خیمہ کي خدمتگذاري میں
انکو طرح بطرح کي قربانیاں مثلاً سلامي اور ھدیہ اور خطیت وغیرہ کي
جماعت کي طرف سے گذراننا تھا اور یہہ ذکر کے لایق ھی کہ قرباني مذکُور
میں اکثر ایسے جانوروں کو ذبح کرتے کہ جنکي غیر ملك کے باشندے پُوجا
کرتے تھے یہہ قربانیان ایسي کثرت سے تھیں کہ بني اسرائیل کي ھرایك
حالت میں پیدایش سے لیکے مرنے تك خیمہ مذکُور میں انکو لاویوں اور
کاھنوں کے وسیلے سے کسي نہ کسي طرح کي خدمت بجالانا تھا علاوہ اِسکے
خدا نے سال بھر میں تین بڑي عیدوں کو ٹھہرایا جنکے ماننے کے لئے حکم
کیا کہ ساري جماعت کا ھرایك مرد جو بلوغیت تك پہنچا تھا خیمہ کے
پاس ھدیہ و قرباني و نذریں لیکے حاضر ھووے اُنمیں سے پہلي عید فصح تھي
جو اُس رات کو مقرر ھُوئي جِس میں مصریوں کے سارے پہلوٹھے مارے گئے
شب مذکُور میں بني اسرائیل نے موسیٰ کے حکم سے برّوں کو ذبح کرکے اُنکا
خُون اپنے دروازوں پر چھڑك دیا اور موت کا فرشتہ اِس نشان کو دیکھکے وھاں
سے گذر گیا چنانچہ اِس بڑي مخلصي کي یادگاري میں سال بسال سات
روز تك بني اسرائیل عید فصح کو اِسي طور سے مانتے تھے دُوسري ھفتوں کي
عید تھي جو پنطیکوست بھي کہلاتي تھي اسلئے کہ عید فصح کے بعد پچاسوں

نہ ہُوئے ہوں تسپر بہي اُنمیں ایماندار لوگ اُنکے وسیلے سے آنے والے ماجروں کے منتظر رہے ہونگے اور جب وہ حقیقي نعمتیں جنکي یہہ ساري باتیں پرچھایں تہیں حاصل ہُویں تو اُنکے معني بسہولیت سمجھہ سکے لیکن اِسکا ایسا پُورا بیان کرنا کہ جائے اعتراض باقي نرہے زیادہ طُول کھینچتا علاوہ اِسکے اِس مقام پر کچھہ ضرور نہیں ہی کیونکہ موسیٰ کي صاف پیشینگویان موجُود ہیں جِنکے مضمون پر کچھہ اعتراض کي جگہہ نہیں ہی مثلاً دیکھو استسنا ۱۸ باب ۱۵ آیت سے ۱۹ تلک خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہي درمیان سے تیرے ہي بہایوں میں سے میري مانند ایک نبي قایم کریگا تُم اُسکی طرف کان دھریو اُس سب کي مانند جو تو نے اپنے خداوند خدا سے حُورب میں مجمع کے دِن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ میں خداوند اپنے خدا کي آواز پھر سنوں اور ایسي شدّت کي آگ پھر دیکھوں تا کہ مر نجاؤں اور خداوند نے مجھے کہا کہ اُنھوں نے جو کچھہ کہا سو اچھا کہا میں اُنکے بہایوں میں سے تجھہ سا ایک نبي قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے مُنہہ میں ڈالُونگا اور جو کچھہ میں اُسے فرماونگا وہ اُنسے کہیگا وغیرہ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئي میري باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نسنیگا تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا * پس ان باتوں میں ایک آنیوالے نبي کي پیشخبري ہی جو موسیٰ کي مانند کسي آشکارا طور پر ہو جس طور پر اور کوئي نبي اُسکي مانند نہیں ہی سو یہہ کونسا طور ہو مگر یہہ کہ جیسے موسیٰ ایک نئے انتظام کا باني تھا ویسے نبي مذکور بہي ایک نئے انتظام کا باني ٹھہرے اسلئے موسیٰ لوگوں کے دلوں کو اپني طرف سے کنارے کرکے کہتا ہی کہ تُم اُسکي طرف کان دھریو اور یہہ غور کے لایق ہی کہ موسیٰ توریت کا مصنف ہوکے اور اگلے نبیوں کا احوال لکھکے اپنے نئے انتظام کے پیش لانے میں کسي طرح کا دعوي نہیں کرتا

آگے چلا اُسوقت کاهنوں نے تُرهي بجائي اور یہوداه اور اشکار اور زبولون کے فرقے جنکا کمپو پورب سمت کو تها یہوداه کا جهندا جسپر شیر ببر کي شکل بني هوئي تهي اُتهاکر آگے بڑهے تُرهي کي دُوسري آواز پر روبین اور شمعون اور جد کے فرقے جنکا کمپو دکهن سمت کو تها چلے اُنکے پیچهے لاوي کا فرقه خیمه مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوں کے بیچوں بیچ استاده تها اُتها کے روانه هوئے تُرهي کي تیسري صدا پر افرائیم اور منسّي اور بنیامین پچهم سمت سے بڑهه گئے اور تُرهي کي چوتهي آواز پر دان اور عشر اور نفتالي نے اُتر طرف سے کوچ کیا غرض که خداے تعالی نے انکا بادشاه هوکے اپنے نبي موسی کي معرفت جو جماعت کے لئے درمیاني تها اُنکے دین اور حکومت اور عدالت اور فوج اور هرایک مقدمه کا ایسا پخته انتظام باندها که کوئي بات باقي نرهي اور نبي مذکور یہ سارے قوانین اور احکام اور احوال توریت کے پانچ رسالوں میں لکهکر اور جماعتوں سے بڑي نصیحتیں اور پشینگویاں کرکے مر گیا *

دسواں باب

موسی نبي کي پیشینگویونکا تذکره

موسی نبي کي نئي پیشینگوئیوں کے حق میں ایک بات ذکر کے لایق هی که جو دیني رسومات اُسکي معرفت مقرر هوئیں یعنے خیمه مقدس اور اُسکا سامان اور خدمتگذاري اور اُسکي عبادت کا طور اور عیدهاے مذکوره بالا اور موسی کے تمام معجزے بهي انجیل کي راه سے ایسا بیان هوتے هیں که ایماندار مسیحي کو یقین کامل هی که سب کے سب مسیحي باتوں کي ایک طرح کے ، پیشینگوئي تهہرتي شاید اکثر یہودیوں کو اُنکے پوسیده معنی بخوبي دریافت

اِس مقدمے میں پہلی بات یہہ هی کہ نیا دین یا کسیطرح کا نیا انتظام
برپا کرنے میں دو طرح کی تدبیریں هیں جن سے لوگوں کے دلوں کو دین یا
انتظام مذکور کے قبول کرنے اور ماننے پر ترغیب دے سکیں پہلے اُس جہان
کی برکتوں کا وعدہ اور آفتوں کی دهمکی دینی اِس طور پر کہ جو فرمانبردار
هو اُسکی عاقبت خیریت سے اور جو نافرمان هو اُسکی عاقبت خرابی اور
ذلّت سے هوگی دوسری صرف اِسی دنیا کی برکتوں اور آفتوں کا تذکرہ کرنا
پس صاف ظاهر هی کہ اگر پہلی تدبیر کام میں آوے تو انسان کے مقدُور سے
باهر هی کہ اُسکے وعدوں اور دهمکیوں کی سچائی کو آزماوے کیونکہ اِس دنیا
اور اِس زندگی کی حدُود سے باهر هیں چنانچہ انسان کی ایجاد کی هُوی
مَلِتُّوں میں صرف ایسی باتوں کے وعدے اور دهمکیاں هیں جنکا آزمانا اِس
جہان میں اَنہونا هی پر دوسری تدبیر کو کام میں لانے کے واسطے پرُ ضرور
هی کہ نئے دین یا انتظام کے بانی کو اِس بات کا یقین هووے کہ پروردگار
عالم میری بات کو انجام تک پہنچاویگا نہیں تو سوا بیحُرمتی اور شرمندگی
کے لوگوں کی طرف سے اُسکو کیا حاصل هوگا اسِ تجویز کی راہ سے موسیٰ
سچاً نبی ٹھہرتا هی کیونکہ بنی اسرائیل کو اپنی شریعت کی طرف ترغیب
دینے میں صرف ایسی برکتوں اور آفتوں کا ذکر کرتا هی جو اِسی دنیا سے
متعلق تھیں اور جنکے آزمانے کے لئے تھوڑا سا عرصہ اور تجربہ درکار تھا چنانچہ
وہ اُنکا آنیوالا دنیاوی احوال اپنی نصیحت میں مفصلاً بیان کرتا پر اپنے
سارے بیان میں ایک شرط اِس طور پر داخل کرتا هی کہ اگر وے خدا کی
شریعت اور عہد کو حفظ کرتے رهیں تو اُنکی هر طرح کی دنیاوی اقبالمندی
اور نیکبختی هوگی اور جو ایسا نکریں تو برعکس اِسکے اُنپر لعنتیں نازل
هونگی اُسکی عبارت یہہ هی کہ اگر تو کوشش کرکے خداوند اپنے خدا کی

هی که اگلے نبیوں نے میرے حق میں بہت پیشینگوئي کي اور نه اُسکے آنے کي کسي طرح کي پیشخبري ملتي هی یهه تو جهوتهے نبیوں کا طور نهیں هی ایسي حالت میں ضرور جهوتها نبي یا تو اپنے حق میں پیشخبري داخل کرتا یا اگر یهه نا ممکن هوتا تو لکهي هوئي پیشخبري سے خلاف معني نکال کے اپنے حق میں بیان کرتا برعکس اِسکے موسیٰ ایك آنیوالے نبي کي پیشخبري دیکے اشارہ کرتا هی که یهه اگرچه میري مانند ایك نئے انتظام کا باني هوگا تسپر بهي مجهه سے بڑا هوگا اسلئے میں اُسکا دکهلانیوالا هوں اور اُسکي عزت کرتا هوں تم اُسکي طرف کان دهریو پهر اگلي پشینگویوں کے موافق وہ خبر دیتا هی که آنیوالا نبي بني اسرائیل کي نسل میں سے هوگا اور چونکه یهه پیشخبري بني اسرائیل کي درخواست کے جواب میں نازل هوئي جب شدّت کي آگ اور بادل کي گرج سے ڈرکے اُنهوں نے ایك درمیاني چاها اسلئے ایك اور بات کا اشارا بهي هی یعنے که آنیوالا نبي ملائیمت اور رحمت اور محبّت کي راہ سے آویگا جسکي باتوں سے دهشت اور هول کے عوض سننے والوں کے دل میں تسلّي اور خاطرجمعي پیدا هوگي سو یهه بات بهي اگلي پیشینگوئي سے یعنے که زمین کے تمام گهرانے اُس سے برکت پاوینگے مطابقت رکهتي هی پس وعدہ قدیم کے حق میں موسیٰ کي طرف سے خبر مذکورہ بالا ملي اور ایسے وقت پر ملي جس میں اکثر اگلي پیشین گویان جو بني اسرائیل کے دنیوي حال سے متعلق تهیں اُنکي آنکهون کے سامهنے پوري هوتي جاتي تهیں بیعانه تو مل چکا تها تو بقایا کے حق میں شك کي جگهه کهاں پهر نئے انتظام برپا هونے پر خبر بالا ملي که جس سے اُنکو جتایا جاے که انتظام مذکور همیشه کے لئے نهیں هی اب اُنکے دنیوي حال کے حق میں موسیٰ کي پیشینگوئي پر لحاظ کرنا هی *

پوری ہوتي جاتي تھي کیونکه ظاهرهی که اسطرح کي پیشبیني علي الخصوص
ایسي حالت میں انسان کي طبعت سے بہت بعید هی علاوہ اسکے موسیٰ
ایسي باتیں صرف دهمکي کے طور پر اور اُن لعنتوں کے دفع کرنے کے واسطے
نہیں کہتا بلکه اُنکو صاف خبر دیتا هی که مجھے یقین هی که میرے مرنے
کے بعد تُم اپنے تئیں خراب کروگے اور اِس راہ سے جو مئیں نے تمھیں بتلائي
برگشته هو جاوگے اور آخري دنوں میں تُم پر مصیبتیں پڑینگي کیونکه تم
خداوند کے حضور بدکاري کروگے که اپنے هاتھ کے کاموں سے اُسے غصّه دلاوگے پس
اِتنے پر موسیٰ کے زمانه کا احوال اختصار کے واسطے ختم کرتے هیں *

گیارهواں باب

موسیٰ کے زمانه سے لیکے داؤد کے زمانه تک کا احوال

موسیٰ کي وفات کے بعد خدا کے حکم کے موافق یشوع بني اسرائیل کا
سپہسالار اور پیشوا هوکے اُنهیں ملک کنعان میں لے گیا ملک مذکور پر چڑهائي
کرنے میں یہوداہ کا فرقه جوانمردي اور دلاوري میں ساري اور فرقوں سے
سبقت لے گیا اور کئي عجیب ماجرے مثلاً اردن ندي کے پار جانا اور شہر
اریحا کا ضبط کر لینا وغیرہ سرزد هوئے جنسے اُنکے معبود اور بادشاہ کي
قدرت و جلال ظاهر هوکے اُنکے دسمنوں کے لئے گھبراهٹ کا باعث تھہرا یشوع
کے جیتے جي اکثر قوم خدا کي فرمانبردار رهي اور موسیٰ کے وعدوں کے موافق
اُنکي بڑي فتحیابي اور اقبالمندي هُوئي چنانچه جب ساري زمین بارہ
فرقوں پر تقسیم هو گئي تھي اور بني اسرائیل کو اپنے گرداگرد کے دشمنوں سے
نجات حاصل هُوئي تو یشوع نے بوڑها اور کہنسال هوکے اُنکے سرگروهوں اور

آواز سنے اور دهيان ركهے اور اِن سب حكموں پر جو آج كے دن مئيں تجهے فرماتا هوں عمل كرے تو يے ساري بركتيں تجهپر آوينگي سو تو شهر ميں مبارك هوگا اور ميدان ميں مبارك هوگا تيرے بدن كے پهل اور تيري زمين كے پهل اور تيري مواشي كے پهل ميں بركت هوگي تيرا توكُرا اور تيرا كٹهرا مبارك هوگا تو آنے كے وقت مبارك هوگا اور جانے كے وقت مبارك هوگا خداوند تيرے دشمنوں كو جو تيرا سامهنا كرينگے تيرے رُوبرُو ماريگا كه وے ايك راه سے تجهپر چڑهاي كرينگے اور سات راهوں سے تيرے آگے سے بهاگينگے خداوند اپنا خاصه خزانه تيرے آگے كهوليگا كه آسمان تيري زمين پر بر وقت مينه برسائيگا اور تيرے هاته كے سب كاموں ميں بركت ديگا تو بہُت سي گروهوں كو قرض ديگا پر تو قرض نليگا خداوند تجهے سر بناويگا نه دُم اور تو فقط بلندهي هوگا اور پست نهوگا ليكن اگر تو خداوند اپنے خدا كي آواز كا شنوا نهوگا اور دهيان ركهكے اُسكے سارے حكموں اور سُنّتوں پر جو آج كے دِن مئيں تجهے بتلاتا هوں عمل نكريگا تو ايسا هوگا كه يے ساري لعنتيں تجهپر اُترينگي اور تجهے پكڑينگي تو شهر ميں لعنتي هوگا تو ميدان ميں لعنتي هوگا وغيره * غرضكه استثنا كي كتاب كے اٹهايسويں باب ميں پندرهويں آيت سے اُنهترويں آيت تك نبي مذكور بني اسرائيل كي آنيوالي آفتوں و لعنتوں كا ايسا هولناك بيان كرتا هي كه جس سے هر سننے والے كے دونوں كان سنسنا جاتے هيں سو اُس تمام دهمكي كي هرايك بات اُنكے احوال ميں پُوري هُوي اور آج تك بهي پُوري هوتي جاتي هي حال آنكه اُس دهمكي ميں بعضى ايسي باتيں هيں جنكا خيال بهي اُسوقت تك شايد كسي كے دل ميں آيا نه هوگا اور زيادهٔ تعجب كا مقام يهه هي كه وه دهمكي اُسي وقت ميں ملي جب موسىٰ اپنا نيا انتظام بر پا كر چُكا تها اور بني اسرائيل كي ترقي كي قديم پيشينگوي

رفتہ رفتہ اُنکي بتپرستي میں پهنس گئے اور فوراً اُنپر مصیبتیں اور لعنتیں نازل هوویں اِتنے میں کئي دلیر اور وفادار مردِخدا اُتهے جنکے سمجهانے اور اُسکانے سے اکثر قوم اپنے معبود اور بادشاہ کي طرف نئے سر سے رجوع هوکے پهر اقبالمند اور فتحیاب هوے اِس معیاد میں کوي خاص پیشینگوي نازل نہیں هوي پر سوا لاویوں اور کاهنوں کے جو اُنکے بادشاہ یعنے خدا کے وزیر اور کارندے تهے کار حکومت بجالانے کے لئے اور کئي آدمي وقت بوقت قاضي یا حاکم کے نام سے ایک خاص عہدے پر سردار کاهن یا خدا کي طرف سے مقرر هوئے اِسیلئے یہہ زمانہ قاضیوں کا زمانہ کہلاتا هی آخر کو جب علي سردار کاهن تہا صموئیل پیدا هوکے قاضي اور نبي کے عہدے پر خدا کي طرف سے ایک خاص طور پر مقرر هوا اور سارے بني اسرائیل نے ملک کي ایک حد سے لیکے دوسري حدتک جانا کہ صموئیل خداوند کا نبي مقرر هوا نبي مذکور سے بني اسرائیل نے عرض کي دیکهو ۱ صموئیل کا ۸ باب ۵ آیت کہ کسي کو همارا بادشاہ مقرر کر جو هم پر حکومت کیا کرے جیسا کہ سب قوموں میں هی * اس درخواست کي بابت خدا نے صموئیل کو فرمایا دیکهو ۷ آیت کہ وے تجهکو خفیف نہیں کرتے بلکہ مجهکو خفیف کرتے هیں کہ میں اُنپر سلطنت نکروں * جب صموئیل کے بتلانے سے کہ بادشاہ کے سبب لوگوں کو کون سي تکلیف هوگي بني اسرائیل قایل نہیں هوئے تو صموئیل نے فرقہ بنیامین سے ساؤل کو بادشاهت پر مقرر کیا اور جب وہ اپني بے ایماني کے سبب نامنظور هوا تو یہوداہ کے فرقے میں سے داؤد کو چپکے سے مخصوص کرکے اُسکا جانشین تہہرایا اُسوقت داؤد جوان هوکے اپنے باپ کے گلے کي نگہباني کرتا تہا تو بهي ساؤل کي بادشاهت چالیس برس تک رهي اور اِس عرصے میں اُسنے بني اسرائیل کے اکثر دشمنوں کو مغلوب کر دیا اُسکي وفات کے

منصبداروں اور سرداروں اور قاضيوں كو بُلاكے كہا ديكهو يشوع كا ۲۳ باب ۱۴ آيت كه ديكهو ميں سب مرنے والوں كي طرح اِس دنيا سے كوچ كرنے پر هوں سو تُم اپنے سارے دلوں ميں اور ساري جان ميں يقين ركهو كه اِن سب بهلي باتوں سے جو خداوند تمہارے خدا نے تمہارے حق ميں ارشاد كي هيں ايك بهي فروگُذاشت نہيں هُوئي بلكه سب پُوري هُوئيں اور ايك بهي اُنميں سے نہيں چهوٹي * پس بني اسرائيل اِن وعدوں سے اور اُنكي تكميل سے بهي البته واقف تهے ورنه يشوع مذكور اُنكے سامهنے ايسي عبارت كسطرح سے استعمال كرتا سوا اِسكے اُسنے اُنسے يهه قسم لي كه هم اُس خداوند كو جسنے همارے لئے ايسے بڑے كام كئے اپنے خدا سمجهكر اُسي كي بندگي كرتے رهينگے تب كہا ديكهو يشوع ۲۴ باب ۲۲ آيت كه تم آپ هي اپنے اُوپر گواه بنو كه تُم نے بندگي كرنے كے لئيے خداوند كو اختيار كيا وے بولے هم گواه هيں پهر اُنكو جتايا كه اگر وے عہدشكني كريں تو اُنپر فلاني فلاني لعنتيں نازل هونگي چنانچه وے ساري آفتيں انپر نازل هو چكي هيں تسپر بهي بني اسرائيل اُن كتابوں كو جنميں اِسطرحكا مضمون هي آج تك مانتے آئے هيں اِسحالت ميں كون نه مان ليگا كه يے ماجرے درحقيقت واقع هوئے الغرض ايسي باتيں كہكے يشوع چوده سو چونتيس برس مسيح سے آگے مرگيا بعد اُسكے مسيح سے پيشتر كے ايك هزار چهيانويں برس تك يعني موسيٰ كي وفات سے ليكے چار سو پچپن برس كي مدّت تك موسيٰ كا انتظام بحال رها مگر بني اسرائيل كے حال پر اُنكي وفاداري يا بےوفائي كے موافق كئي انقلاب گُذرے اُنكا ايك بڑا قصور جو سيكڑوں اور قصُوروں اور آفتوں كا چشمه ٹهہرا يهه تها كه اُنهوں نے ملك كے اصلي باشندوں كو خدا كے حكم كے مطابق نيست و نابُود نہيں كيا بلكه اپنے درميان رهنے ديا اور اُنكے ساتهه شادي بهي كي اِسطرح سے وے

تجهسے ايك بيٹا پيدا هوگا وہ صاحب صلح هوگا اور مئيں اُسے اُسكي چاروں طرف كے سارے دشمنوں سے صلح دونگا كه سليمان اُسكا نام هوگا اور مئيں سلام و آرام اُسكے دنوں ميں اسرايل كو بخشونگا وهي ميرے نام كے لئے ايك گهر بناويگا وہ ميرا بيٹا هوگا اور مئيں اُسكا باپ هونگا اور مئيں اسرائيل پر اُسكي سلطنت كا تخت ابدتك ثابت ركهونگا * پس داؤد كے احوال ميں خاص پيشينگوياں پهر ملتي هيں بلكه صموئيل نبي سے ليكے ملاكي نبي تك جو مسيح سے چار سو برس آگے تها پيشينگوئي كا ايسا تواتر اور سلسله ملتا كه يہه زمانه علي الخصوص پيشينگوئي كا زمانه كہلاتا هى اِس عرصے ميں بني اسرائيل پر اُنكي بيوفائي كے سبب زيادہ‌تر انقلاب اور صدمے گذرتے گئے اور اُنكے آنے كي خبر خداے تعاليٰ نے اپنے نبيوں كي معرفت بني اسرائيل كو دي تاكه وے اپني بيوفائي سے توبه كركے آنيوالي آفتوں سے نجات پاويں چنانچه جب لوگوں كا دل اپنے ناديدني بادشاہ پر كم اعتقاد هوكے ايك ظاهري بادشاہ كي طرف مايل هوجاتا تها تو اُسنے صموئيل نبي كو مخصوص كيا تاكه لوگوں كو اِس ارادے كي ناداني سے هوشيار كرے اور جب وے نمانيں تو اُسكے بندوبست ميں خدا كي طرف سے هاتهه ڈالے اُسكي معرفت جب ساؤل بادشاہ تها داؤد پيشينگوئي كي راہ سے بادشاهت كے لئے مخصوص هُوا اور كئي برس بعد ساؤل كي سخت دشمني كے مقابله ميں اُسكا بادشاہ هو جانا اِس پيشينگوي كي تكميل ٹهہري *

بعد داؤد تختنشین هوا اور اُسکے اور سلیمان نامے اُسکے بیٹے کے عمل میں
جو چالیس چالیس برس تک رہا حکومت کي خاص رونق اور شان و شوکت
هوئي داؤد نے یبوس یعنے اورشلیم کي گڑھي سیحون نامے کو ضبط اور قلعہبند
کرکے اپنا محل اور دار السلطنت ٹھہرایا اور خیمہ مقدس اور عہدنامے
کا صندوق لیکے اُس میں رکھا اُسکا ارادہ تھا کہ خدا کي عبادت کے لئے ایک
مکان بناوے جس میں صندوق مذکور اور خیمہ کا اور سامان رکھے تسپر خدا
کا کلام ناتن نامے نبي کو پہنچا دیکھو ۲ صموئیل ۷ باب کہ جا اور میرے بندے
داؤد سے کہہ خداوند یوں فرماتا هی کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر بنایا چاهتا
هی کہ مئیں اُس میں رهوں مئیں تیرے لئے بهي گھر بناونگا اور جب کہ
تیرے دِن پورے هونگے اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتھہ سو رهیگا تو مئیں تیرے
بعد تیرے تخم کو جو تیري صلب سے هوگا برپا کرونگا اور اسکي سلطنت
کا بندوبست کرونگا اور وہ میرے نام کا ایک گھر بناویگا اور مئیں اُسکي سلطنت
کا تخت قایم کرونگا اور مئیں اُسکا باپ هونگا اور وہ میرا بیٹا هوگا سو اگر وہ
کوئي خطا کریگا تو مئیں اُسے آدمیوں کے کوڑے اور بني آدم کے تازیانوں سے
سزا دونگا پر اپني رحمت کو اُس سے جُدا نکرونگا جس طرح کہ ساؤل سے
جسے مئیں نے تیرے آگے سے دفع کیا جُدا کي بلکہ تیرا گھر اور تیري سلطنت
همیشہ تک تیرے آگے امن میں رهیگي اور تیرا تخت همیشہ تک ثابت
هوگا * پھر کئي برس بعد داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے اِس ماجرے کا ذکر کرکے
کہا دیکھو ۱ تواریخ ۲۲ باب ۵ آیت کہ اي میرے بیٹے میرے دل میں تھا کہ
خداوند اپنے خدا کے نام کے لئے ایک گھر بناؤں لیکن کلام رباني مجھپر اُترا
اور بولا تو نے بہت سي خونریزي کي اور بہت لڑائیاں کیں تو میرے نام
کے لئے گھر نہ بنانا کیونکہ تونے زمین پر میرے آگے بہت لهو بہایا هی دیکھ

ليکن پيشينگوي مذکور صحيح طور پر سمجھنے کے لئے جاننا چاهئے که داؤد آپ فضل الهي سے ايك نبي تها اور اُسنے زبوروں ميں وعده مذکوره بالا کا بنوت کي راه سے ذکر کرکے اِس سے کچھ اور معنے نکالے که اُسکے کلام سے پيشينگوي کے بيان اور تعبير کرنے کا ايك نيا طور اور قاعده ملتا هي يعنے که بعضے دفعه ايك پيشينگوي دو آنيوالے ماجروں کي طرف عايد هوتي هي پهلے جو نزديك اور جسماني گويا محدود هي اور دوسرا جو اسکے مشابهه هي پر اُس سے افضل اور جِسکا واقع هونا اور ديري کے ساتهه اور روحاني طور پر هو چنانچه پيشينگوي بالا ميں يهه ذکر هي که وه ميرا بيٹا هوگا اور ميں اُسکا باپ هونگا اور ميں اسرائيل پر اُسکي سلطنت کا تخت ابد تك قايم رکهونگا * اِن باتوں کي عين تکميل سليمان کے احوال ميں نهيں هوي چنانچه داؤد دوسرے زبور ميں اِسکي بابت اِسطرح کي عبارت استعمال کرتا هي که زمين کے بادشاه سامهنا کرتے هيں اور سردار آپسميں خداوند اور اُسکے مسيح کے خلاف منصوبه باندهتے هيں وه جو آسمان پر تخت نشين هي هنستا اور غصّه سے اُنهيں کهتا هي يقناً ميں نے اپنے بادشاه کو کوه مقدس صيحون پر بٹهلايا هي ميں حکم کو ظاهر کرونگا که خداوند نے ميرے حق ميں فرمايا تو ميرا بيٹا هي ميں نے آج کے دن تجهے جنا مجهه سے مانگ که ميں تجهے اُمتوں کا وارث کرونگا اور زمين سراسر تيرے قبضه ميں کردونگا * پهر پينتاليسويں زبور ميں يهه عبارت هي که تو حسن ميں بني آدم سے کهيں زياده هي تيرے لبوں ميں نعمت بتاي گئي اِسيلئے خدا نے تجهکو ابدتك مبارك کيا اي خدا تيرا تخت ابدالاباد هي تيري سلطنت کا عصا راستي کا عصا هي تو نے صدق سے دوستي اور شر سے دشمني کي هي اِسيلئے خدا نے جو تيرا خدا هي خوشي کے روغن سے تيرے مصاحبوں سے زياده تجهے معطر کيا * پس يهه عبارت.نه سليمان کے نه يهوداه کي

بارهواں باب

داؤد کے زمانه کي پيشينگويوں کا تذکره

ناتن نبي کي معرفت پيشينگوئي مذکوره بالا داؤد کو ملي اور اُسمیں يهه خبر هي که داؤد کا ايك بيٹا پيدا هوگا جو اپنے باپ کا جانشين اور صاحب صلح هوگا اور اُسکے دنوں میں خدا اسرائيل کو صلح بخشيگا اور وه خدا کے نام کے لئے ايك گهر بناويگا اور ساؤل اور اُسکے خاندان کے انجام کے برخلاف داؤد کا خاندان همیشه تلك يعنے جب تك که بني اسرائيل کي حکومت بحال رهے اُسپر برابر اور بلاناغه قايم رهيگا سو يے باتيں سليمان اور اُسکي نسل کے احوال میں ايك طرح سے پُوري هويں کيونکه اگرچه داؤد کے عمل میں بهت سي لڑاياں هُوئیں تِسپر بهي سليمان کي چاليس برس کي سلطنت میں برابر صلح و آرام رها اور اِسي نے کوه مُوريا پر ايك عاليشان عمارت يعنے هيکل کو خدا کي بندگي کے لئے بنايا اور اگرچه اِسکے بيٹے کے عمل میں بادشاهت دو حصّه هو گئي پهر بهي ايك حصّه جسمیں يهوداه اور بنيامين اور لاوي کے فرقے مشتمل تهے برابر جب تك که شاه بابل حکُومت کو اُٹهاکر اور يهُوديوں کو اسير کرکے بابل میں نه لے گيا تب تك شهر اورشليم میں اُسکے خاندان کے تابع رها پر اِسکے برخلاف اور دس فرقوں کي بادشاهت میں جو اُسوقت برپا هُوئي اگرچه فقط دو سو پچيس برس قايم رهي تو بهي سوا تزلزل اور انقلاب کے اور کچهه پيش نهيں آيا يهُوداه کي بادشاهت چار سو پچيس برس تك رهي اور اسمیں داؤد کي اولاد پے‌درپے سلسلے کے ساتهه تختنشين هُوئي اِسکا تذکره آينده کيا جايگا *

دیگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے ندیگا داؤد نے بھي موسيٰ كي طرح آنیوالے
ي بڑي عزت كي كه اُسكو اپنا خداوند كہا ليكن اب اِن باتوں كا اورچرچا
ن هونا هی *

تيرهوان باب

سليمان كے زمانه كا تذكره

داؤد بادشاه نے مسیح سے ایك هزار سولہ برس آگے سُتر برس كي عمر
میں وفات پائي اُسكے عمل مین ملك كي سرحدیں پچھم پُورب بحیره روم سے
لیکے فرات ندي كے كنارے تك اور اُتر دكھن ملك فینسیا سے لیکے دریاے
قلزم تك بڑھ گئي تھیں اِسطرح وه وعده جو خدا نے ابیرهام سے كیا تھا دیكھو
پیدایش ۱۵ باب ۱۸ آیت كه مَیں مصر كي ندي سے لیکے فرات كي بڑي
ندي تك تمام ملك تیري اولاد كو دُونگا پُورا هُوا اُسنے ملك كا اندروني انتظام
بھي اچھي طرح سے برپا كیا تھا اور علي الخُصوص خیمه مقدس میں خدا
كي عبادت جد و جہد كركے ساري قوم سے كرائي اور كتاب زبُور كے اكثر مضامین
تصنیف كركے اور لاویوں اور كاهنوں سے طرح بطرح كا باجا بجوا كے ترا نے گائے
اسطرح سے ساري قوم بتپرستي سے كنارهكش هوكے اپنے معبُود اور نادیدني
بادشاه كے تابع رهي اپنے مرنے كے آگے آسنے هیكل كي تعمیر كے لئے بُہت
سے جواهرات اور عمده لكڑیاں اور سونا اور پیتل وغیره جمع كیا اور جب
سلیمان اٹھاره برس كي عُمر میں تخت نشین هوا تو چوگرد كي ساري قومیں
یہود كي عبرت مانتي تھیں سلیمان كے عمل كے چوتھے برس میں هیكل كي
تعمیر شرُوع هُوئي اور باره برس كے عرصه میں تیار هو گئي تب سلیمان نے
عہد كا صندوق وغیره اُسمیں ركھوایا اور خداے تعاليٰ سے ایك عالي مضمُون

بادشاهت میں اُسکے كسي جانشين کے احوال سے ملتا هی اِسمیں ايك سلطنت
کا ذکر هی جو ساري قوموں پر بالادست هوکر ابد اَلاباد تك رهيگي جسكا راستي
كا عصا هوگا اور جسکے بادشاه سے نبي مخاطب هوکے اُسکو خدا قرار ديتا هي
ايسي عبارت بے شك وعده قديم مذکُوره بالا سے کچھ نسبت رکھتي هي
که داؤد بادشاه يهوداه کے فرقے میں سے تها اور اِس فرقے کے حق میں یهه
پيشينگوئي قديم تهي كه نه سبط يهوداه سے نه عصا اُسکے پانوں میں سے جاتا
رهيگا جب تك سلا. يعنے صلح نه آوے اور قومیں اُسكي فرمانبردار هووينگي
موافق اِسکے ناتن كي پيشينگوئي میں خبر هی كه اُسکے دنوں میں صلح هوگي
پس وعده قديم کے حق میں داؤد کو يهه اور خبر ملي كه عورت كي نسل
فرقه يهوداه کے اور خاندانوں کو چهوڑکے میري اولاد میں سے نکليگي اور وه
نهايت عالي ذات اور مرتبه كا هوگا اور ايك سلطنت برپا كريگا جو ساري
قوموں میں ابدتك رهيگي اور يهه بهي دنياوي فتحيابي اور لشكركشي كي
راه سے نهيں بلكه صدق اور امانت اور حلم اور عدالت كي سلطنت جس
سے زمين کے تمام گهرانے بركت پاوينگے اور يهه خبر اُسوقت داؤد کو ملي جب
كه وه ساؤل اور اسکے خاندان كي جگهه میں بني اسرائيل پر حكمران هو گيا
تها جو ايسي خبر کے لئے وقت مانسب معلُوم هوتا هی علاوه اِسکے داؤد کو
آنيوالے مُوعود کے حق میں كئي اور پيشخبرياں مليں جو زبُور كي كتاب میں
مندرج هيں مثلاً اُسكا كسي خاص طور سے خدا كا بيٹا هونا كه خدا نے اُسکے
حق میں كها مئيں نے آج کے دِن تجهے پيدا كيا جو اور كسي کے حق میں
نهيں كها گيا پهر زمين کے بادشاهوں كي مخالفت اور اُسكي فتحيابي پهر اُسکا
دُكهه اُٹهانا اور مرجانا يعنے نسل عورت كي ايڑي كا كاٹا جانا ديكهو ۲۲ زبُور
پهر اُسكا جلد جي اُٹهنا ديكهو ۱۶ زبُور تو ميري جان کو پاتال میں رهنے

ميري نگاه اور ميرا دل سدا اِس گهر پر رهيگا پر اگر تو ميري پيروي سے برگشته هوگا تو مئيں بني اسرائيل كو اِس سرزمين سے فنا كر دُونگا اور اِس گهر كو اپنے رُو بُرو سے دُور كرونگا اور اسرائيل كو تمام جهان ميں ضرب المثل اور انگشتنما كرونگا وغيره * پس جسطرح كه موسيٰ كو اپنا نيا انتظام برپا كرتے وقت بني اسرائيل كي بيوفائي اور بربادي كي خبر ملي اسيطرح سليمان كو بهي جسوقت كه هيكل كو ايسا نهايت عمده بنا چكا تها كه اُسكا نام اور رونق سارے ملكوں ميں پهيل گئي تو اُسكے غارت اور بني اسرائيل كے برگشته اور برباد هونے كي پيشخبري نازل هوئي يوں قرينه اور موافقت كے ساتهه اور عين وقت پر ساري قديم پيشينگوئياں نازل هوئيں *

سوا خدا كي هيكل كے سليمان نے اپنے لئے ايك عاليشان محل بنايا اور اُسكے دربار ميں چاروں طرف كے بادشاهوں سے ايلچي حاضر تهے علاوه اِسكے اُسنے سوداگري اور جهازسازي ميں بڑي سعي كي اور اغلب هے كه اُسكے جهاز درياے قلزم كي راه سے ملك هند تك بهي پهنچے هونگے ليكن سليمان اپني شان وشوكت سے فريفته هوكے عيش وعشرت ميں پهنس گيا اور اپنا زنانه بُهت بڑها كے ايك هزار حرموں كو اُس ميں ركها اِن ميں سے بُهت بتپرست تهيں اور اُنكے وسيلے سے اپنے بڑهاپے ميں وه بتپرستي كے جال ميں گرفتار هوا اِس سبب سے خداوند نے اُس سے كها ۱ سلاطين ۱۱ باب ۱۱ و۱۳ آيت كه مئيں تو سلطنت كو تجهه سے پهير لونگا اور تيرے خادم كو دُونگا ليكن تيرے باپ داؤد كي خاطر تيرے جيتے جي ايسا نكرونگا پر تيرے بيٹے كے هاتهه سے پهاڑ لونگا اور ساري سلطنت پهاڑ نلونگا * چنانچه اخيا نامے نبي نے يربعام نامے كو جو سليمان كا غلام تها اپني نئي ردا كو باره ٹكڑے كركے كها ديكهو ۱ سلاطين ۱۱ باب ۳۱ و ۳۵ آيت كه دس ٹكڑے تو لے كه خداوند اسرائيل

كي دعا مانگكے بڑي دهوم دهام سے اُسكو مخصوص كيا اپني دعا ميں ساري
جماعت كے سامهنے سليمان نے كہا ديكہو ۱ سلاطين ۸ باب ۲۳ آيت كه اي
خداوند اسرائيل كے خدا تجهه سا كوئي خدا نه اُوپر آسمان ميں هي نه نيچے
زمين پر جو تو نے اپنے بندے ميرے باپ داؤد سے فرمايا تها سو تو نے سب پورا
كيا جيسا آج كے دن هي اور اب اي خداوند اپنے بندے داؤد كے ساتهه كا وه
عهد ياد كر جو تو نے اُس سے يهه كهكے كيا تها كه تيرے لئے اسرائيل كے تخت
پر بيٹهنے والا ميرے آگے سے نابود نهوگا بشرطيكه تيري اولاد اپني راه كو ياد ركهے
اور ميرے آگے چلے جيسا كه تو ميرے آگے چلا * پس سارے لوگوں كے سامنهے
سليمان كے ايسي عبارت استعمال كرنے سے گمان هي كه تمام بني اسرائيل
خدا كے وعدوں سے اور اُنكي تكميل سے بهي واقف تهے علاوه اِسكے يهه بهي
معلوم هوتا هي كه جو عهد خدا نے داؤد سے كيا تها كه اُسكے لئے اسرائيل
كے تخت پر بيٹهنے والا خدا كے آگے سے نابود نهوگا سو سليمان نے ايك شرط
پر موقوف هونا سمجها الغرض دعاے بالا كے جواب ميں ايسا هوا كه وه گهر جو
خداوند كا مسكن تها ايك بادل سے بهر گيا يهان تك كه كاهنوں كو ابر كے سبب
طاقت نهوئي كه كهڑے هوكے خدمت كريں كيونكه خدا كا گهر خداوند كے جلال
سے پُر هو گيا تها بلكه آسمان سے آگ اُتري اور ذبيحوں كو كها گئي اور وه گه
خداوند خدا كے جلال سے بهر گيا اور ساري بني اسرائيل نے اُسكو ديكهكے زمين
كي گچ پر منهه كے بهل جهككے سجده كيا اور خداوند كا شكر گذرانا كه و
بهلا هي اور اُسكا فضل ابدي هي اس رات كو خداوند نے سليمان كو خواب
ميں دكهائي ديكے كها ديكهو ۱ سلاطين ۹ باب ۳ آيت كه ميں نے تيري دعا
قبول كي اور اگر تو ميرے حضور ايسي چال چليگا جيسا تيرا باپ داؤد
چلا تو ميں تيرا تخت سلطنت بني اسرائيل ميں هميشه قايم ركهونگا ۱۰

بالا کو بلاکے اُسکو اپنا بادشاہ ٹھرایا پھر بھی ملک کا تیسرا حصّہ جو دکھن
طرف ھی اور یہودہ اور بنیامین اور لاوي کے فرقہ داؤد کے خاندان کے قبضہ
میں رھے اور جب رحابعام اورشلیم میں داخل ھُوا تو اُسنے یہُوداہ کے سارے
گھرانے کو بنیامین کے فرقہ سمیت جو سب ایک لاکھہ اسّي ہزار جنگي برگزیدہ
جوان تھے فراھم کیا تا کہ وے اسرائیل سے لڑکے مملکت کو رحابعام کے قبضہ
میں پھر کردیں پر ایک مرد خدا سمعیاہ نامے کي معرفت خدا کا کِلام اِسپر
اُترا دیکھو ۱ سلاطین ۱۳ باب ۲۴ آیت کہ تم چڑھائي مت کرو اور اپنے
بھایوں سے قتال مت کرو بلکہ ھرایک تُم میں سے اپنے گھر کو پھرے چنانچہ
باوجودیکہ اتني تیاري ھُوئي اور یہوداہ کا فرقہ ایسا جوانمود اور صاحب
جنگ تھا اور بادشاہ بھي بہت جلد مزاج اور خودراے تھا تسپر بھي خداوند
کے سُخن کے شنوا ھُوئے اور چڑھہ جانے سے باز رھے اب اِن دونوں حکمتوں کا
احوال جُدا جُدا اختصار کے ساتھہ لکھا جاتا ھی *

پندرھواں باب

دس فرقوں کي یعنے اسرائیل کي بادشاھت کا احوال

دس فرقوں کي حکُومت پہلے اسرائیل اور افرائیم کي بادشاھت کے نام
سے مشہُور تھي اور اُسکا دار اُلسلطنت سِقم نام مقام میں جو کوہ عیبال
اور گریزین کے بیچ ھی اور جس میں ابیرھام پہلے اُترا واقع تھا اُسکے پہلے
بادشاہ یربعام نے اِس ارادے سے کہ بني اسرائیل اورشلیم کي ھیکل میں
بندگي کرنے کے لئے نجاویں مصریوں کي بت‌پرستي کے نقشہ پر سونے کے
دو بچھڑے بناکے اشتہار کیا کہ کیا ضرور ھی کہ تم اورشلیم میں جایا کرو اے

کا خدا یوں فرماتا ہی کہ دیکھہ میں سلیمان کے ہاتھہ سے سلطنت چاک کر لونگا اور دس فرقے تجھے دونگا اور ایک فرقہ میرے بندے داؤد کي خاطر کے لئے اور اورشلیم کے لئے اُسے دیا جایگا کہ اُسنے مجھے ترک کیا اور غیر معبُودوں کي پرستش کي پر میں اپنے بندے داؤد کي خاطر جب تک وہ جیتا رہیگا اُسکو بادشاہ رکھونگا اور اُسکے بیٹے کے ہاتھہ سے سلطنت کو لے لونگا اور دس فرقے تجھے دونگا وغیرہ جسوقت کہ یہہ پیشخبري ملي دس فرقوں کي بغاوت کا کوئي نشان نہ تھا بلکہ اِس بغاوت کا سبب یعنے سلیمان کے بیٹے کا ظلم اُسوقت موجُود نہ تھا سلیمان نے اِس بات کي خبر پاکے یربُعام مذکُور کے قتل کرنے کا قصد کیا پر وہ ملک مصر کو بھاگ گیا اِس ماجرے سے معلُوم ہوتا ہی کہ پیشینگوئي مذکور مشہُور تھي بعد اِسکے مسیح سے نو سو چھہتر برس آگے ساٹھہ برس کي عُمر میں سلیمان مرگیا اور اُسکا بیٹا رحابُعام نامے تخت نشین ہوا *

چودھواں باب

حکومت کے دو حصّہ ہونے کا احوال

رحابعام کے عمل کی ابتدا میں بني اسرائیل کے بزرگوں نے اُس سے عرض کي دیکھو ۱ سلاطین ۱۲ باب ۴ آیت کہ تیرے باپ نے ہمپر بھاري جوا رکھا سو اب تو اِس سنگین خدمت کو ہلکا کر کہ ہم تیري خدمت کرینگے اِسکے جواب میں بادشاہ نے کہا کہ میري چھنگلي میرے باپ کي کمر سے زیادہ دلدار ہوگي اُسنے تمھیں کوڑون سے تھیک بنایا میں تمھیں بچھوؤں سے تھیک کرونگا * اِسپر اسرائیل کے دس فرقہ باغي ہوئے اور یربعام مذکورہ

لکھا هی که اُسنے خداوند کے حضور بُرائي کي اُنمیں سے ایک عمري نامے نے شهر سمرُون کو بناکر اپنا دار السلطنت ٹھہرایا اور اُسیوقت سے وہ سلطنت سمرُوں کی کہلائي اُنکے پاس خداے تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو وقت بوقت بھیجکے اُنکي آنیوالي آفتوں کي صاف خبر دي چنانچہ الیاس اور الیسہ نبیوں نے بڑے معجزے دکھاکے اُنکي بیوفائي پر سخت ملامت کی اور آٹھ سو دس برس مسیح کے آگے سے لیکے هوسیع اور عمُوس اور اشعیا جنکے صحیفے انبیا کي کتابوں میں مجلد هین پیشین‌گوئي کرنے لگے عموس کي کتاب کے پانچویں باب میں لکھا هی که ای اسرائیل کے خاندان اِس بات کو سنو اسرائیل کی کنواري گري هی وہ پھر نه اُٹھیگي وہ اپني زمین پر پڑي هوئي هی اُسکا کوئي اُٹھانیوالا نهیں پھر اشعیا کے ساتویں باب اور پانچویں آیت میں یوں لکھا هی که از بسکه ارام اور افرائیم یعنے اسرائیل اور بن راملیا تیرے برخلاف مشورت کرکے کہتے هیں که آؤ هم یهوداہ پر چڑھائي کرکے اُسے تنگ کریں اور توڑ ڈالیں اور تبغیل کے بیٹے کو اُسکے درمیان تخت نشین کریں اسلئے خداوند خدا یوں کہتا هی که وہ نه ٹھہریگا نه هوویگا بلکه آرام کا دار السلطنت دمشق هو رهنا اور رزین دمشق کا سردار هو رهنا اور پینسٹھ برس کے عرصه میں افرائیم ایسا کٹ جایگا که قوم نرهیگا * پھر هوسیع اور اشعیا دونوں نے خبر دي که یهه انجام اشر کے هاتھ سے بہم پہنچیگا دیکھو اشیعا ۱۰ باب ٥ آیت که هو اشر میرے غصه کا ڈنڈا اور جو لٹھ که اُسکے هاتھ میں هی سو میرے قہر کا هتھیار هی * علاوہ اِسکے خبر تھي که جو آفتیں اسرائیل کي بادشاهت پر آوینگي سو یهوداہ کي بادشاهت تلک نهیں پہنچینگي آرام کے اکثر بادشاهوں سے اسرائیل کي بادشاهت کي دشمني اور لڑائي هو رهي تھي پر مسیح سے سات سو اٹسٹھ برس آگے فقه

بني اسرائیل تمهارا خدا یہہ هی * بچھڑوں میں سے ایک کو بیت ایل نامي
مقام پر کھڑا کرکے اُسکے مذبح پر بادشاہ بخور جلا رہا تھا کہ اتنے میں یہوداہ
سے ایک مرد خدا نے آکے کہا دیکھو ۱ سلاطین ۱۳ باب ۲ آیت کہ ای مذبح
ای مذبح خداوند یوں فرماتا هی کہ دیکہ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
هوگا جسکا نام یوسیاہ هوگا سو وہ اُونچے مکانوں کے کاھنوں کو جو تجھہ پر
بخور جلاتے هیں تجھہ میں ذبح کریگا اور آدمیوں کي هڈیاں تجھہ پر جلائي
جائینگي اور جب بادشاہ نے اپنا هاتھہ بڑھاکے اُسکے پکڑنے کا حکم دیا تو اُسکا
هاتھہ خشك هو گیا بلکہ اِس مرد خدا کي پیشینگوئي کے زیادہ ثبوت کے
لئے اُسکے کہنے پر مذبح پھٹ گیا اور راکھہ گر گئي اور جب نبي مذکور
نے خدا کے حکم سے غافل هوکے اس ملك میں ایك بوڑھے نبي کے گھر پر
جاکر کھانا کھایا تو لوٹتے وقت اُسے ایك شیر مِلا اور اُسکو مار ڈالا مگر اُسکا
گوشت نہیں کھایا نہ اُسکے گدھے کا اور سارے لوگوں نے یہہ عجیب ماجرا
دیکھا اور بوڑھے نبي نے اُسکي لاش کو اپني قبر میں گاڑکے کہا دیکھو ۳۱ و ۳۲
آیت کہ جب مئیں مر جاؤں تو مجھکو بھي اِسي غار میں جسمیں وہ
مرد خدا گڑا هی گاڑیو اور میري هڈیاں اِسکي هڈیوں کے نزدیك رکھیو اسلئے
کہ وہ کلام جو اُسنے خداوند کے حکم سے کہا ضرور پورا هوگا اِسطرح سے خداے
تعالیٰ نے اِنکي بت‌پرستي کے شروع میں ایسے آشکار اور عبرت‌امیز طور پر
اپني خفگي ظاهر کي اور تین سو پچاس برس بعد یہہ پیشین‌گوي پوري
هوي تسپر بھي باوجود اِس خوفناك خبر کے اُس ملك میں برابر بُت پرستي
هوتي رهي وهاں کے سب بادشاہ بلا ناغہ پے در پے بے ایمان اور شریر تھے
هر ایك کا احوال لکھنا ایك دردانگیز اور بیفایدہ کام بھي هوتا في الجملہ
اُنیس بادشاہ علي الاتصال تخت نشین هوئے اورهر ایك کي یادگاري میں

یہہ ملک دو حصّوں پر تقسیم ہوا ایک حصّہ اُتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور یہودا کے بیچ واقع تھا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا *

سولہواں باب

یہودا کي بادشاہت کا احوال

اِس بادشاہت کا احوال اسرائیل کي بادشاہت سے کئي باتوں میں فرق رکھتا ہی کیونکہ اگرچہ یہوداہ کے بھي چند بادشاہ بت‌پرست تھے اور اسي سبب سے حکومت اور لوگوں پر کئي آفتیں نازل ہوئیں پھر بھي اکثر بادشاہ ایماندار اور خداپرست تھے اور دفعتاً اپنے لوگوں کو اُنکي بت‌پرستي سے پھرایا علاوہ اسکے جب کہ اسرائیل کے بادشاہوں کا کوئي خانداني یا موروُثي سلسلہ نہ تھا بلکہ برابر بادشاہوں کا قتل ہونا اور تخت کا زبردستي سے چھین لینا ظہور میں آیا اُس ایام میں بھي یہوداہ کي بادشاہت پشتوں کے سلسلے سے برابر داؤد کے خاندان میں ہوتي رہي پہلے بادشاہ رحابعام نامي کے عمل میں لکھا ہی کہ یہودا نے خداوند کے حُضور گناہ کئے اور اپنے گناہوں کے باعث سے خداوند کا غصہ بھڑکا چنانچہ مصر کا بادشاہ سیسق نامي اورشلیم پر چڑھہ آیا لیکن جب بادشاہ اور سب لوگوں نے توبہ کي تو خدا نے سیسق کو اُنھیں ہلاک کرنے نہیں دیا تسپر بھي ہیکل کے سارے برتن اور بادشاہي محل کا خزانہ وغیرہ لوٹ لیا پھر مسیح سے سات سو تینتالیس برس آگے اخاز تخت‌نشین ہُوا وہ بھي بتپرست اور بدکار تھا اور اُسکي حکومت آرام اور اسرائیل اور قدیم فلسطي اور اشر کے بادشاہوں کے ظلم کے سبب سے نہایت پست ہو گئي پھر

بن راملیا اسرائیل کے بادشاہ نے آرام کے بادشاہ رزین نامے سے عهد باندھا
کہ یہوداہ کي بادشاهت پر چڑھ جاویں اُوپر پیشین‌گوئي هی کہ یہہ نہ
ٹھہریگا چنانچہ مسیح سے سات سو چالیس برس آگے جب دونوں بادشاہ
اِس مہم میں مشغول تھے شاہ اشر تجلات پلسر نامے نے اِنکے ملکوں پر چڑھائي
کرکے آرام کو اور اسرائیل کي اُتر اطراف کو اپنے قبضے میں کیا اور اُنکے
باشندوں کو اسیر کرکے لے گیا بعدِ اسکے مسیح سے سات سو بائیس برس آگے
تجلات پلسر کے جانشین سلم نصر نامے نے اسرائیل کے باقي ملک پر حملہ کرکے
شہر سمرون پر قبضہ کیا اور ملک کے اکثر باشندوں کو اسیر کرکے لے گیا
لیکن وہ پیشین‌گوئي کہ افرائیم ایسا کٹ جایگا کہ قوم نرهیگا پُوري نہیں
هوئي جب تک کہ سلم نصر کے بعد دوسرے شاہ اشر اسرحدون نامے نے غیر ملکوں
کے باشندوں کو بلاکے ملک اسرائیل میں نہ بسایا اور یہہ ماجرا پیشین‌گوئي
مذکور کے ٹھیک پینسٹھ برس بعد واقع هوا اُسوقت سے اسرائیل کي
بادشاهت و قوم کا نام و نشان باقي نرها نئے باشندوں اور اسرائیلیوں کے
بقیہ کي آمیزش سے وہ قوم نکلي جو شہر اور ملک سمرُون کے نام سے
سمروني اور سامري کہلاتي هی ابتدا میں وے سب لوگ بت‌پرست تھے
لیکن جب اُنکے ملک میں کم آبادي کے باعث جنگل کے درندے بہت
بڑھ گئے تب اُنھوں نے یہہ خیال کرکے کہ اِس ملک کا دیوتا هم سے ناراض
هی اسرائیلي اسیرون میں سے ایک کاهن کو بلاکر دین یہُود کي بعضي باتوں
کو اپني بت‌پرستي میں مِلا لیا یہہ بات ذکر کے لایق هی کہ اگرچہ اِس
قوم کے لوگوں کو اهل یہُود سے همیشہ دشمني رهي تسپر بھي وے موسیٰ
کي پانچ کتابوں کو برابرِ مانتے تھے چنانچہ اِن لوگوں کي گواهي سے بھي
اُن کتابوں کي صحت کي ایک دلیل پائي جاتي هی مسیح کے وقت میں

پر كي جانتا هوں سو خداوند شاه اشر كے حق ميں يوں فرماتا هى كه وه اِس
شهر ميں نه آويگا نه يہاں تير چلاويگا نه سپر پكڑكے اُسكے برابر نمود هوگا اور
نه اُسكے مقابل دمدمه باندهيگا بلكه جس راه سے وه آيا اُسي راه سے پهر
جايگا اور اِس شهر ميں نه آ سكيگا خداوند فرماتا هى اور مئيں اپني خاطر
اور اپنے بندے داؤد كي خاطر اِس شهر كو پناه دونگا اور اِسے بچاونگا سو ايسا
هوا كه خداوند كے فرشتے نے جاكر اشر كي لشكرگاه ميں ايك لاكهه پچاسي
هزار آدمي جان سے مارے سو وے صبح كو سويرے اُٹهے تو ديكها كه وے سب
مرے پڑے تهے بعد اِسكے حذقياه كو موت كي بيماري هوئي ليكن اُسكے دعا
مانگنے سے خدا نے اُسكي عمر ميں پندره برس اور بڑها ديئے تسپر شاه بابل نے
جو اُسوقت كم مشهور اور اُسكي حكومت كمزور تهي حذقياه كے لئے نامه
اور تحايف بهيجے كيونكه اُسنے سنا كه وه بيمار تها اور چنگا هوا اور حذقياه
اُنكے آنے سے خوش هوا اور اپنے سارے ذخيرے اُنكو دكهلائے اُسكے گهر ميں اور
اُسكي مملكت ميں كوئي چيز ايسي نه تهي جو حذقياه نے اِنهيں نه دكهلائے
تب اشعيا نبي نے اُسكے پاس آكر كها ديكهو اشعيا ۳۹ باب و ۷ آيت كه
رب الافواج كا كلام سن ديكهو وے دن آتے هيں كه سب جو كچهه كه تيرے گهر
ميں هى اور جو كچهه كه تيرے باپ دادؤں نے آج كے دن تك ذخيره كر
ركها هى اُٹها كے بابل كو ليجاۓنگے خداوند فرماتا هى كه كوئي چيز باقي نچهوٹيگي
اور وے تيرے بيٹوں ميں سے جو تيري نسل سے هونگے اور تجهه سے پيدا هونگے
لے جائينگے اور وے شاه بابل كے قصر ميں خواجه سرا هونگے يوں ايك هي نبي
نے ايك هي بادشاه كے زمانے اور حال كے موافق خوشي اور اُداسي كي خبر
سنائي خوشي كي خبر جلد پُوري هُوئي اور اُداسي كي خبر ميں دير واقع
هوئي پر دونوں حسب ظاهر بعيد القياس اور حقيقتاً نصيحت آميز تهيں دوسري

اُسکا بیٹا اور جانشین حذقیاہ ایک بڑا دیندار اور مرد خدا تھا تسپر بھي اِسي کے عمل میں یہوداہ کي بادشاھت کي بابت که وہ کسطرح سے ختم ھوگي اور ھیکل کیسي غارت ھو جائیگي اور اھل یہود کیونکر بابل میں اسیر ھو جائینگي اِن باتوں کي پیشخبري بادشاہ مذکور کو نبیوں کي معرفت دي گئي اُوپر بیان ھو چکا که کسطرح سے اشر کے دو شاھوں نے پےدرپے اسرائیل کي حکومت اور قوم پر چڑھائي کرکے اُسکو برباد کردیا اور بعد اِسکے اسرحدون نامے نے پردیسیوں کو بلاکے اِس ملک میں بسایا اسرحدون کے آگے اشر کے شاہ سنہریب نامے نے حذقیاہ بادشاہ کے عمل میں یہوداہ کي حکومت اور شہر اورشلیم پر حملہ کیا و اغلب تھا که جسطرح اُسکے دو سپہسالار ملک اسرائیل پر فتحمند ھوئے تھے اسیطرح یہه بھي ملک یہوداہ پر فتح پاوے اشر کي سلطنت اُسوقت بُہت طاقتور تھي اور یہوداہ کي حکومت اسرائیل کي به نسبت کچھہ ایسي زورآور نه تھي که اشر کي زبردستي سے بچے بلکه سنہریب یہاں تک فتحیاب ھوا که حذقیاہ سے ایک بڑا جرمانه لیا اور بعد اِسکے اورشلیم اور دو اَور شہروں کے سوا یہوداہ کي ساري بستیوں پر قابض ھوا لیکن جب حذقیاہ کے پاس ایک بڑا مُدمّغ اور کفرانه پیغام بھیجا اور اُسکے سبب سے حذقیاہ نے خدا سے دعا مانگي تب اشعیا نبي نے اُسکو کہلا بھیجا دیکھو اشعیا ۳۷ باب ۲۱ آیت که خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ھی که تو نے جو کچھہ سنہریب کے حق میں دعا مانگي مئیں نے سني وہ کلام جو خداوند نے اُسکے حق میں فرمایا سو یہه ھی که سیحون کي باکرہ بیٹي نے تیري تحقیر کي اور تجھہ پر ھنسي اورشلیم کي بیٹي نے تجھہ پر سر دھنا تو نے کسکو ملامت اور کسکي تو نے تکفیر کي اور تو نے کسپر اپني آواز بلند کي مئیں تیرا ٹھکانا اور تیرا باھر بھیتر آنا جانا اور تیري دیوانه گوئي جو تو نے مجھہ

هی که تو بنائي جائيگي اور هيكل كو كه تيري بنياد ڈالي جائيگي اور پینتالیسویں باب كي تيرهويں آيت میں یہه ذکر بیان هی که مئیں اُسکو صداقت کے لئے اُٹهاتا هوں اور مئیں اُسکي ساري راهیں آراسته کرونگا وه میرا شہر بناویگا اور میرے اسیروں کو بغیر قیمت اور بدلے کے چهڑاویگا رب الافواج فرماتا هی * پس پیشینگوئیوں مذکوره میں ایسے پیچ در پیچ اور بیقیاس ماجروں کي خبر هی که جو کوئي اپني عقل کے زور سے ایسے ماجروں کي پیش‌بیني کا دعوی کرتا صرف اپنے کو ایک یے بیان احمق ظاهر کرتا کیونکه دو کمزور حکومتوں میں سے ایک کا کسي زورآور دشمن سے مطلق برباد هونا اور دوسرے کا اُسي دشمن سے بچ جانا اور تیسرے کمزور دوستانه حکومت کا اُسي زورآور دشمن پر زبردست هو جانا اور دُوسري کمزور حکومت کا اُسي دوستانه حکومت کا غلام بن جانا اور ایک ملک کے سارے آدمیوں کا دوسرے ملک کي اسیري میں ستر برس تک رهنا اور بعد اُسکے محفوظ نکلنا اور اِس انجام کے لئے ایک گمنام قوم کا زبردست حکومت پر قابض هو جانا اوراس قوم کے سردار کا اپني خوشي سے اسیروں کو خلاص کرنا اور اُنکے دار السلطنت اور هیکل کي تعمیر کا فرمان جاري کرنا وغیره یے ماجرے تو دستور العمل سے یہاں تک بعید هیں که سوا پروردگاري اور پیشبیني الهي کے کسي اور راه سے اِنکا واقع هونا غیر ممکن هی لیکن اب اِن باتوں کو چهوڑکے یہوداه کي بادشاهت کا باقي احوال اختصار کے ساتھ لکها جاتا هی که رهابعام سے لیکے اُسکے بیس بادشاه پی‌درپی تخت نشیں هوے اور داؤد کے عمل کے پہلے سال سے لیکے بابل کي اسیري تک اِس بادشاهت کي چار سو اکیاون برس کي مدّت هوئي اُسکے دو ایک بادشاهوں کا تذکره اُوپر هو چکا مسیح سے چهه سو بیالیس برس آگے یوسیاه تخت نشیں هوا وه بڑا دیندار اور خدا پرست تها اور

پيشينگوئي ايك سو برس كے بعد پوري هونے لگي اِس عرصه ميں بابل كي اسيري كي بابت بہت سي پيشينگوئياں اشعيا اور يرمياہ اور حذقئيل نبيوں كي معرفت نازل هويں بلكة سوا وعدہ اوّل كے اور كسي مقدمه ميں ايسي صاف اور پوري خبر نہيں ملي اِسميں بيان هى كه اسيري مذكور كس سبب سے هونيوالي تهي يعنے كه اور كسي وسيلے سے اهل يہود كي بيوفائي اور خرابي نہيں مٹ سكتي اور يہه سزا اور تنبيه هلاكت تك نہيں پہنچيگي جسطرح كه قوم اسرائيل هلاك هوئي بلكه اُنكي توبه اور فروتني كرانے كے لئے اور اسيري مذكور كتني ديرتك رهيگي يعنے سـتّر برس تك اور اُسكا انجام پوري مخلصي هوگي پهر بيان هى كه كسكے هاتهه سے يہه انجام بهم پہنچيگا يعنے ماديوں اور فارسيوں كے بادشاہ خورس نامے كے هاتهه سے اگرچه وہ پيدا نہيں هوا تها اور يے قومیں اُسوقت بُہت كم نام تهيں اور خورس كا بابل پر قابض هونا اور كس تدبير سے يہه هوگا جيسا كه اِس تصنيف كے پہلے حصه ميں بيان هو چكا پهر خبر هى كه شهر اورشليم اور هيكل دونوں نئے سر سے تعمير هو جائينگے وغيرہ اِس سارے بيان سے دو ايك آيتيں بطور نمونه كے انتخاب كرتے هيں يرمياہ كے اُنيسويں باب كي دسويں آيت ميں لكها هى كيونكه خداوند كہتا هى كه بابل ميں ستر برس پورے هونے كے بعد مئيں تمهاري طرف متوجهه هونگا اور تمكو اس مقام ميں پهر لانے سے مئيں اپني اچهي بات كو قائيم كرونگا كه مئيں اپنے محاسبوں كو جانتا هوں جو مئيں تمهاري طرف ركهتا هوں خداوند كہتا هى سلامتي كے ارادے برائي كے نہيں كه مئيں تمهارا انجام پُر اميد كروں وغيرہ پهر اشعيا كے چواليسويں باب كي اٹهائيسويں آيت ميں لكها هي كه خداوند خورس كے حق ميں كہتا هى كه وہ ميرا چرواها هى اور ميري تمام خواهش پوري كريگا اور اورشليم كو كہتا

برس تک اِس مقام استادہ رہا اور دیکھو کہ مَیں نے اپنی گروہ اِسرائیل کی بُرائی کے لئے اُس سے کیا کیا ھی سو مَیں اِس گھر سے وھي کر دونگا جو مَیں نے سیلا سے کیا ھي وغیرہ پھر اِنھیں دنوں میں حذقئیل نبي نے پیشینگوی کي دیکھو حذقئیل ۱۲ باب ۹ آیت کہ خداوند کا کلام مجھے آیا اور بولا کہ کیا اھل اسرائیل نے جو باغي خاندان ھیں تُجھے نھیں کہا کہ تو کیا کرتا ھی اِنسے کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ھی کہ اورشلیم کے سردار کے لیے اور اُسکے درمیان کے سارے اھل اسرائیل کے لیے یہہ منشاء ھی کہ مَیں تمھارے لیے نشان ھوں جیسا مَیں نے کیا ویسا اُنسے کیا جائیگا وے سدھارکے اسیری میں جائینگے اور جو اُنمیں سردار ھی مَیں اپنا جال اُسپر بچھاونگا کہ وہ میرے پھندے میں پھنس جاے اور مَیں اُسے کسدیوں کے ملک میں بابل کو لاونگا لیکن وہ اُسے نہ دیکھیگا اور وھاں مریگا وغیرہ پس تھوڑي دیر بعد یہہ ساري پیشینگوی پُوري ھونے لگي کہ مسیح سے چھہ سو چھہ برس آگے شاہ بابل نبختنصر نے شہر اورشلیم پر قابض ھوکے ھیکل کے اکثر سامان لوٹ لیئے اور دانئیل نبي وغیرہ اشراف جوانوں کو یرغمال کے طور پر اور اپنے محل کي خدمتگذاري کے لیے بابل میں اسیر لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاھت سے معزول نھیں کیا تین برس بعد بادشاہ مذکور مصریوں کي کمک پر آسرا کرکے شاہ بابل سے باغي ھوا اِسپر نبختنصر نے دو بارہ شھر پر حملہ کیا اور یہویقیم کے پانوں میں بیڑیاں ڈال کے اُسے بابل میں لے گیا اور خداوند کے گھر کے بہت ظروف بھي بابل میں لے گیا اور وھاں اپني ھیکل میں رکھا یہویقیم کا بیٹا یہویاکین یا کانیاہ اورشلیم میں تخت نشین ھوا اِن دونوں کے حق میں یرمیاہ نبي نے پیشینگوی کي دیکھو یرمیاہ ۲۲ باب ۱۱ آیت وغیرہ یعنے یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ کے بیٹے سلوم یعنے

هیکل کي مرمت کرنے اور بتپرستي کے دبانے میں سرگرم اور مستعد رها
چنانچه اُسنے بت‌پرستي کا نام و نشان اپنے ملک سے اُڑا دیا اور بیت‌ایل
میں جاکے وهاں کے مذبح پر مُردوں کي هڈیاں جلاکر ناپاک کرکے اُسے گرا دیا
اور اُونچے مکانوں کے کاهنوں کو قتل کیا اور جب یهه کام کرتا تها اپني
نظر پهیرکر ایک ڈهیر کو دیکها اور پوچها که یهه ڈهیر کیا هی جسے مئیں
دیکهتا هوں سو شهر کے لوگوں نے کها یهه اُس مرد خدا کي گور هی جسنے
یهوداه سے آکر اُن کاموں کي خبر دي جو تو نے بیت‌ایل کے مذبح سے کئے
تب اُسنے کها که اُسے رهنے دو کوئي اُسکي هڈیوں کو نه هٹاوے سو اُنهوں
نے اُسکي هڈیاں اُس نبي کي هڈیوں کے ساتهه جو سموؔن سے آیا تها رهنے دیں
دوسري کتاب سلاطین کے تیئیسویں باب کي سولهویں اور اٹهارهویں آیت میں
یهه احوال لکها هی اِس بات کي پیش‌خبري یربُعام کے احوال میں اُوپر مذکور
هو چکي یوسیاه کے عمل کے آخر میں مصر کے بادشاه فرعون نیکو نے اشر پر چڑهائي
کي اور یوسیاه اُسکا مقابله کرکے مسیح سے چهه سو گیاره برس آگے لڑائي میں
مارا گیا اور اُسکا چهوٹا بیٹا یهوخاز تخت‌نشین هوا لیکن تین مهینے کے
بعد شاه مصر پهر آیا اور اُسکو معزول کرکے اُسکے بڑے بهائي یهواقیم نامے کو بادشاه
ٹههرایا اُسکے عمل کے شروع میں یرمیاه نبي نے هیکل کے صحن میں کهڑا
هوکے لوگوں سے پکارکے کها دیکهو یرمیاه ۷ باب ۴ آیت که تم یهه کهتے هوئے
جهوٹهي باتوں پر آسرا مت رکهو که خداوند کي هیکل حداوند کي هیکل
خداوند کي هیکل یے هیں کیا یهه گهر جو میرے نام سے مشهور هی تمهاري
نظر میں بت‌مارون کا گهر هی خداوند کهتا هی که میں نے هاں مئیں نے
دیکها هی پس اب میرے مقام پر جو سیلاؔ میں تها جاؤ جهاں ابتدا میں
مئیں نے اپنا نام ساکن کیا که تعمیر هیکل کے آگے خیمه مقدس تین سو

شہر پر قبضہ کیا صدقیاہ بادشاہ رات کے وقت بھاگ کے پکڑا گیا یرمیاہ نبي نے اُسکے حق میں کہا تھا کہ شاہ بابل کو دیکھیگا پر بابل میں جاکے اُسکو ندیکھیگا چنانچہ جب شاہ کي لشکرگاہ میں پہنچا شاہ نے اُسکے بیٹوں کو قتل کرنے اور اُسکي اُنکھوں کے نکالنے کا حکم دیا پھر اُسکو بیڑیاں پہنا کے اِسي حالت میں بابل کو لے گیا ایسے عجیب طور پر پیشینگوئي پوري ہُوئي بعد اِسکے شاہ کے سپہسالار نبوسرادان نامے نے بادشاهي محل اور هیکل اور سارے شہر میں سے جو سونا اور رُوپا اور پیتل کہیں سے ملا لوٹ لیکے اور شہر پناہ کو گراکے تمام شہر کو پھُونک دیا اور سوا کنگالوں کے جنھیں کھیتي کرنے کے واسطے چھوڑ دیا سب باشندوں کو اسیري میں لے گیا اِس چڑھائي کے بعد اِن تھوڑے آدمیوں میں سے جو باقي رہے تھے اکثر لوگ اپنے ساتھ یرمیاہ نبي کو لیکے ملک مصر میں بھاگ گئے مگر قریب سات سو آدمیوں کے پیچھے رہ گئیے چار برس بعد شاہ بابل نے اُنکو بھي بابل میں پہنچایا الغرض تمام ملک خالي اور ویران اور سنسان رہ گیا اس ہولناک طور پر موسيٰ اور دُوسرے نبیوں کي دھمکیاں پُوري ہوئیں *

سترھواں باب

یہُودیوں کے بابل میں اسیر ہونے سے لیکے سکندر کے وقت تک کا احوال

اگرچہ اہل یہُود کي دنیاوي اقبالمندي کے قدیم وعدے جو شرطوں پر موقوف تھے اُن شرایط کے پوري نہ ہونے کے سبب یوں بدانجام نکلے لیکن برعکس اِسکے وعدہ اوّل اور اُسکي متعلق پیشینگویاں جو سارے آدمزاد

يہويقيم کي بابت جو اِس مقام سے نکل گيا خداوند يوں کہتا هی که وه اِدهر پهر نه آويگا بلکه جس مقام ميں وے اُسے اسير لے گئے هيں وهاں وه مريگا اور اِس زمين کو پهر نديکهيگا وے اُسکے ليے يهه نوحه نکرينگے که هاے خداوند يا هاے جلال اسکا اور اورشليم کے دروازوں کے باهر گهسيٹتا اور پهينکا هوا اُسکا دفن گدهے کا سا دفن هوگا چنانچه وه بابل ميں اسيري کي حالت ميں مرگيا پهر کانياه کے حق ميں يهه پيشينگوئي هی ديکهو ٢٤ آيت وغيره که مجهے اپني حيات کي قسم خداوند فرماتا هی که اگرچه يہوداه کے بادشاه يہويقيم کا بيٹا کانياه ميرے داهنے هاتهه کي انگوٹهي هوتا تدبهي ميں اُسے وهاں سے نکال پهينکتا اي زمين زمين زمين خداوند کا کلام سن اِس آدمي کو بے اولاد لکهه يهه آدمي اپنے دنوں ميں اقبالمند نهوگا کيونکه کوئي اُسکي اولاد سے اقبالمند نهوگا که داؤد کے تخت پر بيٹهے اور يہوداه پر سلطنت کرے *

ايسے عبرت آميز اور دل خراش طور پر خداے تعالي نے داؤد کے ساتهه اُسکي اولاد کي بيوفائي کے سبب اپنے عهد کا موقوف هونا فرمايا چنانچه ايک برس بعد شاه بابل نے کانياه کو اور دربار کے سارے آدميوں کو اور سات هزار هتهيار بندوں کو اور ايک هزار کاريگروں کو اور دو هزار اميروں اور مالداروں کو اُنکے عيال و اطفال اور نوکر چاکر سميت اور جو ظروف اور خزانه بچ رها تها سب جمع کرکے بابل ميں پہنچايا اِن اسيروں ميں حزقيئيل نبي بهي تها بعد اِسکے صرف کم اصل اور دهاتي آدمي ملک ميں بچ رهے تسپر بهي شاه بابل نے حاکم کے طور پر کانياه کے چچا متنياه کا نام بدلکے صدقياه رکها اور اُسکو تخت پر بٹهلايا صدقياه نے اپنے عمل کے نويں برس ميں مصريوں کي مدد کے اُميدوار هوکے شاه بابل سے بغاوت کي اسپر نبوکدنصر نے تيسري دفعه يعنے مسيح سے پانچ سو ستاسي برس آگے چڑهائي کرکے اور مصريوں کي فوج کو هٹاکے

اور دانئیل کو اهل یہود کے همراہ کردیا اور یہہ دونوں اسیري کے آخر تک زندہ رهے اور بہت سي پیشینگوئیاں کیں جنکے سبب سے نہ صرف اهل یہود بلکہ غیر قوم اور بت‌پرست آدمي دنگ اور قائل هوئے لیکن اب اهل یہود کا باقي دنیوي احوال اختصار کے ساتھ بیان هوتا هی اور بعد اُسکے پیشینگوئیوں مذکور کا کچھہ تذکرہ کیا جایگا *

بابل میں یہودیوں کي اسیري مسیح سے چھہ سو چھہ برس آگے سے لیکے پانچ سو چھبیس برس تک قایم رهي اِس عرصہ میں قوم یہود بابل کے باشندوں سے الگ رهي جو سرگذشت اور گردشیں اُنہوں نے اٹھائي اور دیکھي تھیں کہ وے سب کے سب اُنکے نبیوں کي پیشخبري کي تکمیل ٹھہریں سو اپنے معبُود اور نادیدني بادشاہ پر اُنکے معتقد هونے کے باعث هُوئیں یوں سلطنت اشر اور شہر نینوي اور سرٔ کي بربادي اور شہر اورشلیم اور هیکل کي غارت اور بابل میں اُنکي اسیري سب ملکے انکي بتپرستي اور بیوفائي کي ایک کڑوي اور تاثیربخش علاج هوئے تھوڑي دیر بعد دانیئل نبي فضل الهي سے اور اپني دانائي اور فضیلت کے سبب ممتاز هوکے شاہ بابل کا وزیر هوا اور کئي بادشاهي فرمان سے جو اِس عرصہ میں جاري هوئے اور اب تک موجود هیں ظاهر هی کہ عبرانیوں کے خدا کي بتپرستوں نے بهي بڑي تعظیم اور عزت کي اسیري کے چوالیسویں سال میں یہُودا کا بادشاہ یہویاکین یا کانیاہ قید سے مخلصي پاکر باقي عمر تک شاہ بابل کے ساتھہ نوشجان فرماتا رها شہر بابل کے شاہ فارس خورس کے قبضے میں هو جانے کا احوال اِس تصنیف کے پہلے حصّہ میں بیان هو چکا اِس فتحیابي کے پہلے سال میں دانئیل نبي یا اور کسي یہود نے خورس بادشاہ کو وہ پیشینگوئي جو اشعیا نبي نے ایک سو ساٹھ برس پیشتر اُسکے حق میں کہي تھي دکھلائي اسکو دیکھکے شاہ مذکور

کی بہتري سے پيوسته تهيں کسی شرط پر موقوف نه تهيں اِس باعث باوجود اس انقلاب عظيم کے يہوداه کي سلطنت پروردگار عالم کي حفاظت ميں رهي بلكه انقلاب مذكور ايك وسيله تها جس سے عام اور روحاني وعده مسطوٗر بخوبي انجام تك پہنچا کيونكه جب کبهي وفاداري کے لئيے اقبالمندي کے وعده بخشے گئے تب بيوفائي کے بدلے مين آفتوں کي دهمكياں بهي نازل هوئيں سو اگو بيوفائي کے عوض دهمكياں پُوري نهوتئيں تو کيسے معلوم هو سكتا که وعده مذكور انجام تك پہنچيگا علاوه اِسكے اهل يہود کے مخصوص هونے کا مقصد يہه تها که آنيوآلے موعود کے آنے تك سچے خدا کي پہچان اور عبادت کا چراغ اِردگرد کي تاريكي کے درميان روشن رکها کريں سو جسوقت وے آپ بتپرستي کي تاريكي ميں پهنس گئے تو کسطور سے اُنكے مخصوص هونے کا خاص مقصد حاصل هو سكتا ليكن خاص بات يہه هى که اِس امر ميں اهل يہود کے دل پر بابل ميں اسير رهنے سے ايسي تاثير هوئي که بعد اِسكے بتپرستي ميں کبهي مبتلا نهوئے اور اُنكے احوال سے صاف ظاهر هى که اسي انجام کي خاطر اُنكے معبُود اور ناديدني بادشاه نے اِس سخت تنبيه کا هر ايك بات ميں انتظام کيا چنانچه سوا اُن پيشينگوئيوں کے جنسے اهل يہود کو آنيوالي آفتوں کي اور اُنكے سبب کي خبر ملي بہتيري اور پيشينگوئياں بهي نازل هوئيں جنسے اِس آفت کا انجام اور انكي رهائي اور غير قوموں اور مملكتوں کے انقلابوں کي خبر انكو حاصل هوئي اور اُنكے ساتهه آنيوالے موعود کے حق ميں بهي جو سارے آدمزاد کا خاص اور حقيقي رهائي دنيولا هى بہت سي مفصّل اور آشكارا خبر دي گئي جنسے اهل يہود بلكه هرايك پڑهنے والے کا دل خواه مخواه آميد اور انتظاري سے آسكايا جاتا اسكا تهوڑا ذكر آئينده کيا جائيگا پهر بابل کے اسيري ميں خداے تعاليٰ نے اپنے دو خاص انبيا حذقيئل

یہُود کي اِس کام میں بڑي مدد کي چنانچه دارا بادشاہ کے عمل کے چھٹویں سال میں یعنے پہلي هیکل کے غارت هونیکے ستّر برس بعد هیکل کي تعمیر هو چُکي لیکن اگرچه اتنے آدمي بابل کو چھوڑکے اپنے ملک میں لوٹ آئے تھے تسپر بھي بہت سے اهل یہُود نے ایسي مہم پر تیار نهوکے اپني اسیري کے ملک میں رهنا اختیار کیا چنانچه خبر هی که شاہ فارس اردشیر یا شیرشاہ جسکا یونانیوں نے ارتك زرکسیس نام رکھا اور جو مسیح سے چار سو چونسٹھ برس آگے تخت نشین هوا اُسکے عمل میں بہت سے یہود اُس ملک میں رهتے تھے اور اُسنے مسیح سے چار سو اٹھاون برس آگے ایك یہودن استر نامے کو اپني ملکه اور اسکے چچا کے بیٹے مردکي نامے کو اپنا وزیر مقرر کیا اُسکے عمل کے ساتویں سال میں یعنے مسیح سے چار سو ستاون برس آگے عزرا نامے ایك کاهن اور سافر نے شاہ کي طرف سے ایك نیا فرمان حاصل کیا جسکے سبب سے اهل یہود کا ایك اور قافله بابل کو چھوڑکے اورشلیم میں بڑي مدد لیکے حاضر هوا عزرا مذکور حاکم کے عہدے پر مقرر هوا اَوْر اورشلیم میں پہنچکے اُسنے هرایك بات کا اچھا انتظام کیا اور شریعت کي کتاب سب لوگوں کو سنائي بعد اِسکے آس پاس کے ملکوں کي آپس میں لڑائي کرنے کے سبب اهل یہود جو اورشلیم میں مقیم تھے بڑي تنگي میں آگئے اور سامریوں نے اُنکو شهر پناہ کے بنانے سے روکا تسپر نحمیاہ نامے نے جو شاہ فارس کے دربار مین ساقي تھا مسیح سے چار سو چوالیس برس آگے شاہ کي طرف سے شهر اور شهرپناہ کے بنانے کا پروانه حاصل کیا اور اُسکي مدد سے شهر بن گیا جب یهه هو چکا سامریون کے سردار سنبلت نامے نے شاہ کي طرف سے ایك دوسري هیکل کوہ گریزیم پر بنانے کا پروانه چاها چنانچه مسیح سے چار سو آٹھ برس آگے هیکل مذکور بن گئي بعد اُسکے وقت بوقت یہوداہ

یہاں تک قایل ہوا کہ فوراً اُسنے اِس مضمون کا فرمان جاري کیا دیکھو عذرا ۱ باب کہ شاہ فارس خورس یوں فرماتا ہی کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کي ساري مملکتیں مجھے بخشیں اور مجھے حکم کیا ہی کہ اورشلیم میں جو ملک یہوداہ میں ہی اُسکے لئیے ایک ہیکل بناؤں پس جو تمھارے درمیان اُسکي قوم کا ہو اُسکا خدا اُسکا حافظ ہووے اور وہ اورشلیم کو جو یہوداہ میں ہی چڑھہ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گھر بناوے کہ وہ خدا ہی جو اورشلیم میں ہی اور جو کوئي اِن سب مقاموں میں سے جہاں کہیں وہ پردیس ہو باقي رہا ہو اِسي مقام کے لوگ سونا چاندي سے اور مال و مواشي اور اختیاري انعام سے اُسکي مدد کریں تاکہ اورشلیم میں خدا کا مسکن بن جاوے

اُسپر تخمیناً پچاس ہزار آدمي زروبابل نامے کي رہنماي میں جو داؤد کے خاندان سے تھا یسوع نامے سردار کاہن کے ساتھہ بہت سا اسباب اور مواشي لیکے اورشلیم میں اسیروں کے پہلے قافلے کے سترّ برس بعد پہنچے اور عید خیمہ کو سابق دستور پر مانکے اور ایک مذبح کھڑا کرکے ہیکل کي بنیاد ڈالي تب سامري چاہتے تھے کہ اُنکي مدد کریں لیکن جب اہل یہود نے اُنکي بتپرستي کے باعث اُنکي مدد لینے سے انکار کیا تو آگے کي طرح اِن دونوں میں دشمني شروع ہُوئي اِس سبب سے کچھہ مدت تک کام بند رہا لیکن اِسکے پیچھے دو نبي حجي اور ذکریا نامے نے ظاہر ہوکے اِس دوسري ہیکل کے حق میں کئي خاص پیشینگوئیاں کیں جنکا تذکرہ آگے ہوگا اور اُنکے اُسکانے سے کام نئے سر سے جاري ہوا بعد اِسکے فرات ندي کے پار کا جو نواب دادني نامے تھے اُسنے شاہ فارس دارا کے پاس اِس کام کي بابت ایک خط لکھا اور شاہ مذکور نے اپنے دفترخانہ میں تلاش کرکے خورس کا پروانہ پایا اور اہل

کي پيشينگوئياں اُسکو دکھلائيں تو وہ بہت خوش هوکر هيکل کي بندگي ميں شريك هوا اور جزيه لينے سے باز آيا اور اُنکو اجازت دي که اپني شريعت پر چليں اور قول وقرار بهي کيا که جو يہود اُسکي فوج ميں بهرتي هووے اُسکو بهي سبتي سال ماننے کي اجازت هووے چنانچه بہت سے اهل يہود اُسکي فوج ميں داخل هوئے يہه ماجرا اِس سبب سے ذکر کے لايق هي که بابل ميں اسير هونے کے زمانه سے ليکے اهل يہود ايسے ايسے طور پر چاروں طرف کے ملکوں ميں پهيل گئے جب سکندر کي بڑي مملکت اُسکي وفات کے بعد اُسکے سپہسالاروں پر تقسيم هوي مصر کے بادشاه تالمي نے مسيح سے تين سو بيس برس آگے سبت کے روز جب اهل يہود اپني شريعت کے لحاظ سے مقابله کرنے پر تيار نه تهے شہر اورشليم پر چڑهکر قبضه کر ليا اور بہت سے يہود اور سامريوں کو مصر ميں ليجاکے شہر اسکندريه ميں بسايا اِنهيں کے هاتھ سے بادشاه کے حکم کے مطابق پُرانے عہدنامے کي کتابيں يوناني زبان ميں ترجمه هوئيں مسيح سے تين سو چوده برس آگے کوچك ايشيا کے بادشاه انتگنس نامے نے شہر اورشليم اور اِس تمام ملك کو تالمي کے هاتھ سے چهين ليا اور تين برس تك چاروں طرف کي لڑائيوں کي کسرت سے اهل يہود نے بڑي تکليف اُٹهائي اور بہتيرے اِنميں سے ملك مصر ميں جلاوطن هوئے ليکن جب آس پاس کے شہر لوٹ کے واسطے چهوڑے گئے شہر اورشليم بچ رها غير مورخوں سے ثابت هي که اُس زمانه ميں آس پاس کي قوميں يہوديوں کا اِس باعث بہت پاس رکهتي تهيں که وے اپني شريعت پر قايم اور اپنے عہدوں پر ثابت قدم رهے مسيح سے تين سو گياره برس آگے جب مخالف بادشاهوں ميں صلح هوئي ملك يہوداه انتگنس مذکور کي حکومت ميں آگيا ليکن مسيح سے تين سو دو برس آگے مصر کے بادشاه تالمي نے دو باره

میں سے کئي آدمي اِس ملک میں جا بسے اور یوں سامریوں کي بتپرستي مت گئي تسپر بہي انکي اهل یہود سے قدیم دشمني قایم رهي شاه یونان سکندر کے وقت تک اهل یہود فارسي سلطنت کے تابع رهے اور شاه کي طرف سے یہودي آدمي حاکم کے عهدے پر مقرر هوئے انکے احوال میں کوي ماجرا خاص ذکر کے لایق نہیں هی مگر یہہ که نحمیاه مذکور کي حاکمي کے وقت میں ملاکي نامے یہودیوں کے آخري نبي نے پیشینگوي کي اور بعد اِسکے توریت اور ابنیا کي کتابوں میں اُنکا کچھ اور احوال نہیں ملتا هی لیکن انکے اور یوناني اور رُومي مورّخوں سے جو خبر مسیح کے آنے تک ملتي هی ابهي بیان هوتي هی بعد اِسکے خاص پیشینگویوں کا تہوڑا ذکر کیا جایگا *

اتهارهواں باب

سکندر کے وقت سے لیکے مسیح کے وقت تک کا احوال

مسیح سے تین سو بتیس برس آگے شاه یونان سکندر نے شهر سُر پر اپنا قبضه کر لیا اور جب اُسکا محاصره هوتا جاتا تها اُسنے یہود کے سردار کاهن کے پاس تابعداري اور جزیه کا دعوي کرکے ایک خط بہیجا اُسکے جواب میں سردار کاهن نے کہا که اهل یہود شاه فارس کے تابع هوکے دعوي مذکور کو قبول نہیں کرسکتے هیں تسپر سکندر نے بڑي خفگي میں آکے کہا که شهر سُر کو قبضه کرکے جلد سردار کاهن کو سمجہاونگا که کسکي تابعداري کرني چاهیئے چنانچه اپني فوج لیکے شهر اورشلیم پر چڑهه آیا لیکن جب سردار کاهن اور اَوْر کاهن اپنے عهدے کے لباس پہنے هوئے اور شهر کے باشندے سفید پوشاک میں اُسکے استقبال کو گئے اور جب اُنہوں نے اُسکے حق میں دانئیل نبي

سو سات برس آگے ہیکل کي عبادت موقوف ہوئي اور تمام شہر ویران ہو گیا
بادشاہ نے ایک یوناني کو اورشلیم میں یوناني بتپرستي جاري کرنے کے واسطے
بھیجا اور اُسنے بادشاہ کے حکم سے ہیکل کو ایک یوناني دیوتا کے نام سے
مخصوص کرکے اِس دیوتا کے لیئے ایک مذبح بنایا اور یہودي دین کي رسم
اور شریعت کے حکموں پر چلنا واجب اَلقتل ٹھہرایا اور ایک یوناني شخص
ملک کا حاکم مقرر ہوا اِسپر متاتیاس نامے ایک کاہن نے سب لوگوں کو
اُبھارا کہ جنگل میں جاکے مخالفت کي تجویز کریں چنانچہ ایک فوج کو
جمع کرکے اُسنے یہوداہ کے اکثر شہروں میں بتوں کے مذبحوں کو گرا دیا لڑکوں
کا ختنہ کرایا بادشاہي حاکموں کو قتل کیا اور کئي لشکرکشیوں میں بادشاہ
کي فوج کو شکست دي مسیح سے ایک سو چھیاسٹھ برس آگے متانیاس
مذکور مر گیا مرنے کے آگے اُسنے اپنے بیٹے یہودا نامے کو یہودیوں کا سپہسالار
ٹھہرایا پیچھے سے اُسکي جوانمردي اور بہادري کے سبب مکبیوس یعنے مارتول
کا نام اُسکو دیا گیا بعد اِسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمي کي فوج اُنکے دبانے
کے واسطے بھیج دي پر یہودا مکبیوس نے انپر شبخون مارکے شکست دي
پھر درسري فوج پر اِسي طرح سے فتحمند ہوا اور اورشلیم میں لوٹکر شہر
اور ہیکل کي مرمت کي اور ہیکل کے ناپاک ہونے کے ساڑھے تین برس بعد
روزمرہ بندگي نئے سر سے مقرر کي مگر کئي یہودیوں نے جو اپنے دین سے برگشتہ
ہوکے بادشاہ کي طرف مایل ہوئے اور سبحون کي گڈھي میں بادشاہي
سپاہیوں کے ساتھہ رہتے تھے اُسکي بڑي مخالفت کي اور اُنھیں کے اُسکانے
سے بادشاہ نے ایک نئي فوج اُنکے دبانے کے واسطے روانہ کي لیکن یہہ بھي
ناکامیاب ہوئي غرض کہ مسیح سے ایک سو تینتالیس برس آگے تلک اِسیطرح
سے اہل یہود نے اپني خودسري کے لیئے بڑي محنت و مشقت کي اور

اُسكو لے ليا اور اُسوقت سے ليكے مسيح سے دو سو پانچ برس آگے تك ملك يہوداه مصر كے بادشاه كے تابع رها اِس عرصه ميں اهل يہود اكثر امن وچين ميں رهتے تهے اور سردار كاهن حاكم كے طور پر انتظام كرتے رهے اِن ميں سے بہت عالموں نے يوناني علم كا چرچا كيا اور اُنكے سبب سے موسيٰ كي كتاب كے سوا بہت سي روايتيں جنهيں آخر كو اهل يہود بُہت مانتے تهے اُسي زمانے ميں جاري هونے لگيں انهيں دنوں ميں بهي وه جماعت جسے سنهدرن كہتے هيں مقرر هوئي اِسميں بہتّر آدمي سردار كاهن اور بزرگ اور سافر شريك هوكے علي الخصوص دين كے مقدموں كو فيصله كرتے تهے مسيح سے دو سو انيس برس آگے سے ليكے دو سو سولہ برس آگے تك سُريا كے بادشاه انتياكس نامے نے مصر كے بادشاه تالمي چہارم سے اور مسيح سے دو سو تين برس آگے سے ليكے مسيح سے ايك سو ستانوے برس آگے تك تالمي پنجم سے لڑائي كي اور اِس سبب سے اهل يہود كو طرح بطرح كي تكليف هوئي آخر لڑائي ميں اُنہوں نے مصر كے بادشاه سے باغي هوكے سُريا كے بادشاه كي تابعداري اختيار كي ابتدا ميں اُسنے اُنكي بڑي خبرداري كي اور انكي هيكل اور ديني رسومات كي حفاظت كے لئيے دو ايك فرمان جاري كئيے بلكه اپنے خزانه سے اِس كام كے انجام دينے كے لئيے ايك بڑا ساليانه مقرر كيا ليكن اُسكے جانشين سلوكس چہارم نے اُسكو موقُوف كركے هيكل كے لوٹنے كا اراده كيا پر كسي سبب سے رك گيا اُسكے جانشين انتياكس چہارم نے سردار كاهن كا عهده رُوپيه كے واسطے بيچكے اهل يہود كو يہاں تك ناراض كيا كه اُنهوں نے بغاوت كركے اُسكے سپہسالار كو هيكل كے خزانه ميں مار ڈالا تسپر بادشاه نے بائيس هزار آدمي كي فوج بهيجكے حكم ديا كه پہلے روز سبت پر شهر ميں جاكے هرايك مرد كو قتل كريں اور ساري عورتوں اور لڑكوں كو غلام كريں اِسپر مسيح سے ايك

کا حاکم اور سردار کاهن تها مسیح سے چالیس برس آگے انطپیتر مذکور مر گیا اور اُسکا بیٹا هیرودیس سُریا اور جلیل کا حاکم مقرر هوا اُن دنوں میں انتگونس نامے اهل یہود کا بادشاه اور سردار کاهن تها اور اُسنے هیرودیس مذکور کي بڑي مخالفت کي یہاں تلک که وه شهر رُوم میں بهاگ گیا وهاں اپنے دادا کي خاطر اهل یہود کا بادشاه مقرر هوا لیکن اپنے تخت کے لئیے انتگونس مذکُور کے ساتهه تین برس تلک لڑائي کرني پڑي آخر کو شهر اورشلیم کا محاصره کرکے مسیح سے چونتیس برس آگے اُسپر قبضه کیا اور مریمنے نامے یہودن مذکور سے شادي کرکے اهل یہود کا بادشاه ٹهہرا اِسکا عمل بتیس برس تلک رها اور اِسنے یہودیوں کے خوش کرنے کے لیے هیکل کي بڑي آراستگي کي اهل اَدوم دیر سے دین یہود کے مرید هو گئے تهے تسپر بهي بادشاه مذکور اپني سنگ دلي اور ظلم کے سبب اهل یہود کو نہایت ناگوار هوا اُسنے اپني جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بهائیوں کو بلکه اپنے بیٹوں کو بهي قتل کیا جب مرنے پر تها اُسنے اهل یہود کے بزرگوں کو شهر اریحا میں بلایا اور بهن اور بهنوئي سے آنسو بهر کے منّت کي که میں مرنے پر هوں اور جانتا هوں که یہود میري موت سے بہت خوش هونگے سو جب مئیں مروں سپاهوں کے هاتهه اِن سبهوں کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملك یہوداه میں بڑا ماتم اور نوحه هوگا پس ایسے آدمي یعنے شیطان سے کیا کچهه نهوگا یهه حکم پورا نہیں هوا اهل یہود نے اسلیئے اُسکي برداشت کي که اُنهیں دنوں میں سب کوئي اُس آنیوالے کے جلد آنے کي بڑي انتظاري کرتے تهے جسکي آمد کا وعده قدیم سے تها اِسي بادشاه کے عمل کے آخر میں عیسيٰ مسیح پیدا هوا اب پیشینگوئي مذکوره بالا پر التفات کرنا ضرور هي *

دشمنوں كي مخالفت سے اور خانہ‌جنگي اور جهگڑے سے سخت تصديع اُٹهائي اِس سال ميں شمعون نامے سردار كاهن نے شہر روم ميں ايلچي بهيجا كيونكه قديم رُوميوں نے اُن دنوں ميں ملك يونان پر قبضه كيا تها اور رُومي سنديت كي طرف سے اور سُريا كے بادشاہ كي رضامندي سے بهي شمعون مذكور ملك يہوداہ كا حاكم مقرر هوا بعد اِسكے مسيح سے ترسٹهہ برس آگے تك اِسي خاندان كے پانچ آدمي جنميں سے چار بادشاہ كہلاتے تهے موروثي سلسلے كے موافق حكومت پر سرفراز هوئے اُسوقت دو بهائيوں ميں بادشاهت كي بابت جهگڑا هوا اور دونوں نے رومي سپہسالار پانپي نامے كي خدمت ميں جو سارے آس پاس كے ملكوں پر فتحمند هوا تها اپنا اپنا حق پانے كے لئيے گذارش كي اِسپر پانپي نے شہر اورشليم پر چڑهكے تين مہينے كے محاصرے كے بعد اُسپر قبضه كيا اور شہرپناہ كوگرا ديا اِس لڑائي ميں بارہ هزار يہود قتل هوئے اِس فتحيابي كے بعد پانپي نے هيكل كے سارے سامان كو بچاكے اُسكي معمولي بندگي بجالانے كا حكم ديا اور ملك كے لئيے جزيه ٹهہراكر سردار كاهن كو روميوں كي طرف سے حاكم كے عہدے پر مقرر كيا بعد اِسكے جب تك كه سنه ٦٩ عيسوي ميں شہر اور هيكل غارت نہوئے ملك يہوداہ روميوں كے عمل ميں رها اور اُنهوں نے يہودي آدميوں كو حاكمي پر مقرر كيا جب تك كه مسيح سے چونتيس برس آگے هيروديس نامے ايك ادومي شخص كو جسنے ايك يہودن كو بياها تها اُسكا بادشاہ نه ٹهہرايا اُسكے دادا انطپيتر نامے نے رُومي سپہسالاروں كي كئي لڑائيوں ميں بڑي مدد كي تهي اور اِس سبب سے اُسكا بيٹا انطپيتر نامے جوليوس قيصر كے وسيلے تمام ملك يہوداہ كا جس ميں ملك ادُوم اور كئي اور صوبے مشتمل تهے رُوميوں كي طرف سے حاكم مقرر هوا اور اُسكے تحت ميں هركينس اهل يہود اور شہر اورشليم

تک هونگي خداوند ایک گروہ دُور سے اور زمین کے انتہا سے ایسي جلد جیسے عقاب اُڑتا هی تجھ پر چڑھا لاویگا وہ ایک گروہ هوگي جسکي زبان تو نہ سمجھیگا اِس گروہ کے خونخوار چہرے هونگے جو نہ بوڑھے کا ادب اور نہ جوان پر کرم کرینگے اور وے تجھے تیرے هر ایک پھاٹک میں آ گھیرینگے یہاں تک کہ تیري اونچي اور محکم دیواریں جنکا تجھے اپنے سارے ملک میں بھروسا تھا گر جاینگي اور تو اپنے هي بدن کا پھل اور اپنے بیٹے بیٹیوں کا گوشت جنھیں خداوند تیرے خدا نے تجھے بخشا تھا اُس تنگي اور تکلیف میں جو تیرے دشمنوں کے سبب سے تجھ پر هوگي کھائیگا اُس عورت کي آنکھ جو تمھارے درمیان نرم دل اور بہت خوش معاش هوگي اور نزاکت اور نرمي سے اپنے پانوں کے تلوے زمین پر لگانے کي جرأت نہیں رکھتي اپنے هم‌کنار شوهر اور اپنے بیٹے بیٹي سے بدل جایگي اور اپنے ننھے بچے سے جو اِسکي دو رانوں سے نکلیگا اور اپنے لڑکوں سے جنھیں وہ جنیگي کیونکہ وہ اِس تنگي و تکلیف میں جو تیرے دشمنوں کے سبب سے تجھ پر تیرے دروازوں میں پڑیگي چھپکے اُنکو کھائیگي تب عجب طرح کي بڑي سخت ماروں اور نہایت سخت بیماریوں سے خداوند تجھکو اور تیري نسل کو ماریگا۔ اور خداوند تجھکو سب قوموں کے درمیان زمین کے اِس سرے سے اُس سرے تک پراگندہ کریگا اور اِن قوموں میں تجھکو آرام اور تیرے پانوں کے تلووں کو قرار نہوگا کیونکہ خداوند وهاں تیرے دل کو لرزان اور تیري آنکھوں کو فنا اور تیرے جي کو غمناک کر دیگا * پس اِس طرح کي کئي اَوْر پیشینگویاں بھي اور نبیوں کي معرفت پشت در پشت نازل هُوئیں جنکي تکمیل اهل یہود کے احوال میں جو اوپر بیان هوئیں نہیں ملتي البتہ دس فرقوں کي حکومت کے حق میں ایک طرح سے یہہ پیشینگوی

انیسواں باب

چند خاص پیشینگوئیوں اور اہل یہود کي انتظاري اور مزاج کا تذکرہ

بیان بالا سے ظاہر ہوا کہ اہل یہود کے انقلابوں کے حق میں کسطرح کي پیشخبریاں تھیں اور کِسطور پُوري ہوئیں یعني داؤد کے وقت سے لیکے اُسکے بیٹے سلیمان کا امن و چین سے بادشاہت کرنا اور خدا کے لیئے ایک ھیکل بنانا اور اُسکے بیٹے کے عمل میں دو حکومتوں کا برپا ھونا پھر اِن میں سے ایک کا برباد ھونا ایسا کہ قوم نرھیگي اور دوسرے کا محفوظ رھنا پھر دوسرے کا اسیري میں جانا اور ھیکل اور شہر کا غارت ھونا بعد اِسکے اِس قوم کا یعني یہودا کا اسیري میں ستّر برس رھکے اپنے ملک میں پلٹ آنا اور شہر و ھیکل کا نئے سر سے بن جانا اور اِس قوم کا برقرار و محفوظ رھنا جب تک کہ آنیوالا موعود ظاہر نہووے اِن سب باتوں کي پیشتر سے خبر ملي اور خبر کے موافق انجام نکلا لیکن اہل یہود کے دنیاوي حال کے حق میں کئي اَوْر پیشینگوئیاں ھیں جِنکي تکمیل بیان بالا میں ظاہر نہیں ہوئي مثلاً موسيٰ نے اُنکے حق میں کہا دیکھو استِثنا ۲۸ باب کہ زمین کے سارے ملکوں میں تو بھاگتا پھریگا اور تو فقط ھمیشہ مظلُوم اور مغضُوب ھي ھوگا اور کوئي تیرا بچانیوالا نہوگا تو گھر بناویگا پھر اُس میں بود و باش نکریگا تو تاکستان لگایگا اور اُسکا حاصل جمع نکریگا اور تو فقط ھمیشہ مظلوم اور مسلا ھوا رھیگا اور تو اِن سب قوموں میں جہاں جہاں خداوند تجھے پہنچاویگا حیراني کا باعث اور ضرب المثل اور لعن طعن کا نشانہ ھوگا اور یہہ لعنتیں تُجھپر اور تیري نسل پر نشان اور معجزے کے لیئے ابد

شمار كو دهيان ركها جنكي بابت خداوند كا كلام يرمياه نبي كو پہنچا كه وه اورشليم كي ويراني ميں ستّر برس تمام كرے اور نبي مذكور نے اپنے لوگوں كے گناهوں كا اقرار كركے دعا مانگي أسكي دعا كے جواب ميں جبرئيل جلدي سے پرواز كركے أسكے پاس پہنچا اور كہا ديكهو ۲۱ آيت كه اي دانئيل ميں نكل آيا هوں كه تجهه سے معني بيان كروں تيري دعا كي ابتدا ميں فرمان نكلا اور ميں تجهه پر ظاهر كرنے كو آيا هوں كيونكه تو بهت عزيز هي سو اِس بات كو بوجهه اور اِس رويت كو سمجهه هفتاد هفتے تيري قوم پر اور تيرے مقدس شهر پر شرارت بند كرنے كو اور خطاؤں پر ختم كرنے كو اور گناهوں كا كفاره كرنے كو اور صداقت ابدي پہنچانے كو اور رويت اور انبيا كا ختم كرنے كو اور قدس القدوسين كا مسيح كرنے كو معيّن كيے گئے هيں سو تو بوجهه اور سمجهه كه اورشليم كے پهرانے اور بنانے كا فرمان نكلنے سے اَلمسيح اَلامير تلك هفت هفتے هيں اور باسٹهه هفتے بازار اور چولك پهرايا اور بنايا جائيگا پر تنگي كے دنوں ميں اور باسٹهه هفتے كے بعد مسيح منقطع كيا جائيگا اور اِسكا كچهه نهيں اور لوگ أس امير كے جو چڑهه آويگا شهر اور مقدس كو غارت كرينگے اور أسكي اجل سيلان ميں هوگي اور اجل تك لڑائي اور خرابيوں كا حكم هي اور ايك هفتے عهد بهتيروں سے ثابت كريگا اور هفتے كا آدها ذبيحه اور هديه موقوف كريگا اور مكروهات كے سرے پر غارتگر چڑهه آويگا بلكه جهاں تك كه وه پورا اِنهدام جِسكا حكم كيا گيا هي أجاڑ پر نازِل هووے * پس اِسي پيشينگوي كے سبب اهل يهود أن دنوں ميں بڑي انتظاري سے آنيوالے كي راه ديكهتے تهے اور أنهوں نے حساب كركے ٹههرايا تها كه يهي وقت هي جسميں وه ظاهر هووے كيونكه شريعت اور نبوت كي عبارت ميں سال بهر كے واسطے ايك روز استعمال هوتا هي يوں هفتاد هفتے چار

پوري هوئي که اُسکے آدمي اِس طور پر پراگنده هوئے ایسے که قوم نرهي اور پهر کدهي جمع اور بحال نهوئي اور اُنکا ملک پردیسیوں سے آباد هو گیا پر جب که اهل یہود بابل میں اسیر تهے تمام سترّ برس کے عرصه تک اُنکا ملک خالي اور ویران هو رها اور پردیسیوں سے آباد نہیں هوا ایسا که جب وے پلٹ آئے تو بغیر کسي کي مخالفت کے ملک اپنا لے لیا اور اُنکي حکومت طرح بطرح کي گردشیں اُتهاکے موجود اور مستقل اور قائم رهي جب تک که سنه ۶۹ عیسوي میں رُومیوں کے هاتهہ سے منہدم نهوئي اِسوقت پیشینگوئیاں مذکور لفظاً پُوري هوئیں سو اِن دونوں کے احوال کا فرق بهي پیشینگوئي کي خبر سے ملتا هی کیونکه یہودا کے حق میں پیشینگوئي تهي که اِسکي حکُومت جاتي نرهیگي جب تک که آنیوالا موعُود ظاهر نهووے شاید ایسي پیشینگوئي کے سبب اهل یہود هیرودیس بادشاه کے وقت آنیوالے کي بڑي انتظاري کهینچتے تهے کیونکه اگرچه بادشاه مذکور اور ادُوم کي ساري قوم دین یہود کے مرید هو گئے تهے اور اِنکا ملک یہوداه کے ملک کا ایک حصّه سمجها جاتا تها اور بادشاه نے ایک یہودن کے ساتهہ بیاه کیا تها اور اِس باعث گویا آپ یہود بن گیا تها تِسپر بهي وه اصل سے غیر قومي شخص تها جسکي حکومت کے وے اپنے ملک میں فرمان‌بردار تهے لیکن پیشینگوئي مذکور یہوداه کي حکومت کے نیست و نابود هونے کي طرف عاید هوتي هی جو سنه ۶۹ ع میں رُومیوں کے هاتهہ سے درپیش هوا اور علاوه اِسکے آنیوالے کے ظاهر هونے کے وقت کي بابت اُنکي کتابوں میں ایک اَور پیشینگوئي مندرج تهي جو دانئیل نبي کي معرفت بابل کي اسیري کے وقت نازل هوئي دیکهو دانیئل ۹ باب سو یہه هی که دارا ابنِ شیر شاه کے پہلے سال میں دانئیل نے اِن کتابوں میں اِن برسوں کے

اور پيشينگوئيوں سے جو آنيوالے كے حق ميں سليمان كے وقت سے ليكے ملاكي تك نازل هوئيں دو ايك خاص باتيں اِنتخاب كركے لكهتے هيں اِس عرصه ميں سولهہ انبيا پےدرپے ظاهر هوئے جنكي كتابيں اب تك موجود هيں اور هرايك ميں آنيوالے موعود كي نسبت كوئي صاف پيشينگوئي يا نشاني يا ايماء ملتي هى ليكن اِسكا پورا بيان اِس مقام پر انہونا هى اِن ميں سے ميكه نامے نے مسيح سے سات سو اٹهاون برس سے ليكے چهہ سو ننانوے برس آگے تك پيشينگوي كي اُسكے پانچويں باب كي دوسري آيت ميں يوں لكها هى پر اي بيت لحم افراطه باوجوديكه تو يہوداه كي هزاروں ميں چهوٹا هى توبهي تجهہ ميں سے ميرے لئيے وہ شخص نكليگا جو اسرائيل ميں حكومت كريگا اور اُسكا نكلنا قديم سے ايام الازل سے هى * بيت‌لحم ايك شہر ملك يہوداه مىں اب تك آباد هى پهر اشعيا نبي نے مسيح سے آٹهہ سو دس اور چهہ سو اٹهانوے برس آگے كے درميان نبوت كي اور اُسكي نبوت ميں آنيوالے كي ايسي مفصّل خبر هى كه اُسكا ايسا مختصر بيان كرنا جو لايق اور موافق بهي هو بہت هي مشكل هى ديكهو ساتويں باب كي چودهويں آيت * اِسواسطے خداوند آپ تمكو ايك نشان ديگا ديكهہ كنواري پيٹ سے هوگي اور بيٹا جنيگي اور اُسكا نام عمانويل يعنے خدا همارے ساتهہ ركهيگي * نويں باب كي پانچويں آيت * همارے لئيے ايك فرزند تولد هوتا اور همكو ايك پسر بخشا جاتا اور سلطنت اُسكے كاندهے پر هى اور وہ اِس نام سے كہلاتا هى عجب مصّلح خدا قادر اِب ابديت شاه سلامت كه سلطنت كا اقبال اور سلامت كا دوام داؤد كے تخت پر اور اُسكي مملكت پر هووے كه وہ اُسكا بندوبست كرے اور اب سے ابدتك عدالت اور صداقت سے اُسے قيام بخشے رب الافواج كي غيوري يهه كريگي * اِس پيشينگوئي ميں اُس عهد كا تذكرہ هى جسے خدا

سو نوے برس ٹھہرے اور عزرا كاهن جيسا اوپر بيان هوچكا شهر اورشليم كے
بنانے كے لئيے شاہ فارس سے فرمان حاصل كركے مسيح سے چار سو ستاون برس
آگے ايك قافله ساتھ ليكے بابل سے روانه هوا اور اِس سال سے گنكے مسيح
كے مصلوب هونے تك جو سنه ۳۳ عيسويُ ميں واقع هوا چارسو نوے برس
كا عرصه گذرا اور يهى مدّت پهلي مذكور هى شرارت بند كرنے كو وغيرہ پھر
اِس سے پيشتر سامريون نے زروبابل اور اُسكے ساتھيوں كو روكنے كے واسطے شيرشاہ
كي سلطنت كے شرُوع ميں اُسكے پاس يهوداہ اور اورشليم كے باشندوں كے
برخلاف تهمتنامه لكھا تھا يوسيفس نامے مورّخ كهتا هى كه اِسكے جواب
ميں شاہ مذكُور نے ايك فرمان جاري كيا جس ميں اهل يهود كے حقوق
ثابت كئيے بلكه سامريوں كا جزيه بھي اورشليم كے بنانے كے واسطے مقرر كيا
اور يهه ماجرا مسيح سے چار سو تراسي برس آگے واقع هوا اور اُسوقت سے
حساب كركے هفت هفتے يعنے اُنچاس برس كا عرصه نحمياہ كي حاكمي كے
آخر سے جب شهرپناہ بن چكي تھي ملتا هى اور پھر باسٹھ هفتے يعنے چار
سو چونتيس برس اور كل جمع چار سو تراسي برس ٹھہرتا اور اُس سال
سے ملتا هى جسميں عيسيٰ مسيح پيدا هوا پھر نحمياہ كي دُوسري حاكمي
جس ميں اُسنے مچھلي اور هر طرح كے مال بيچنے كا ايسا بندوبست كيا
كه لوگ روزسبت اور هيكل كو مقدس جانيں سو يوئيدہ سردار كاهن كے وقت
ميں تھا اور اُسكي كهانت مسيح سے چار سو بارہ برس آگے سے شروع هوئي
پس بعد اِسكے بازار اور چوك بنايا گيا اور لكھا هى كه باسٹھ هفتے يعنے چار
سو چونتيس برس كے بعد مسيح منقطع كيا جايگا سو يهه بھي عيسيٰ مسيح
كے مصلُوب هونے كے وقت سے ملتا هى اِس حالت ميں كيا تعجب هى
كه اُن دنوں ميں اهل يهود آنيوالے كي بڑي انتظاري كھينچتے تھے پس اب

سو وہ اپنا مُنہہ نکھولیگا اگرچہ اُسنے ظلم نکیا اور اُسکے مُنہہ میں ہرگز چھل نہیں تھا یوں اپني جان آثام کے لئیے گذران کریگا اور اپنے بندوں کي بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹھا لیگا اور گنہگاروں کي شفاعت کریگا اِسلئیے اُسکي عمر دراز هوگي (یعنے مرنے کے بعد وہ جي اُٹھیگا) اور بہتوں کي تصدیق اپني معرفت سے کریگا اور اپني جان کے دردوں کا حاصل دیکھکے سیر هوگا اور بزرگوں میں حصّہ پاویگا وغیرہ * پھر ذکریاہ نبي نے پیشینگوئي کي دیکھو ذکریاہ ۱۲ باب ۱۰ آیت و ۱۱ باب ۱۲ آیت کہ وہ چھیدا جائیگا اور تیس روپہ پر بیچا جائیگا اور وہ روپہ کمھار کو دیا جائیگا پھر اشعیا ۱۱ باب پہلي آیت تب یسّي یعنے داؤد بادشاہ کے باپ کي اصل سے ایك نسل نکلیگي اور اُسکي جڑوں سے ایك نضر یعنے شاخ بڑھیگا اور خداوند کي رُوح اُسپر ٹھہریگي حکمت اور خرد کي رُوح وغیرہ * پھر یرمیاہ نبي نے اُسکے ایك سو برس بعد اُسي مضمون کي یہہ پیشینگوئي کي ۲۳ باب ۵ آیت دیکھہ وے دن آتے هیں خداوند کہتا هی کہ مئیں داؤد کے لئیے صادق شاخ اُٹھاونگا اور بادشاہ بادشاهت کریگا اور اقبالمند هوگا اور عدالت و صداقت زمین پر کریگا اُسکے دنوں میں یہُوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتي میں سکونت کریگا اور اُسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند هماري صداقت * پھر اِسکے موافق اور ایك سو برس بعد جب دُوسري هیکل تعمیر هو چُکي تھي اُسکے حق میں ذکریاہ نے کہا دیکھو ۶ باب ۱۲ آیت رب الافواج یوں فرماتا هی دیکھہ وہ شخص جسکا نام ظمخ یعنے شاخ هی اپني اصل سے بڑھیگا اور خداوند کي هیکل کو بناویگا هاں وهي خداوند کي هیکل کو بناویگا اور وہ جلال کا مورد هوگا اور اپني کرسي پر بیٹھکے حکومت کریگا اور وہ اپني کرسي پر کاهن هوگا اور سلامت کي صلاح دونوں کے درمیان هوگي وے جو دُور هیں سو آوینگے اور خداوند کي هیکل کے

نے داؤد سے کیا تھا اور جسکا بیان اُوپر ہو چکا * ۸ باب ۲۳ آیت ۹ باب ۱ آیت * لیکن وہاں اندھیر نرھیگا جہاں اب تعدي هی جیسا اگلے زمانے نے زبولون کي سرزمین کو اور نفتالي کي سرزمین کو قلیل کیا ویساھي پچھلا زمانه اُس دریا کے گردنواح یردن کے کنارے قوموں کي جلیل کو بزرگي بخشیگا وي لوگ جو اب تاریکي میں چلتے هیں بڑي روشني دیکھتے هیں وغیرہ * اِسمیں ذکر هی که کِن کِن اطراف میں آنیوالے کي بزرگي ظاهر هوگي ۳۵ باب ۴ و ۶ آیت پریشان دلوں کو کہو همت باندھو مت ڈرو دیکھو تمھارا خدا سزا اور جزا ساتھ لئیے آتا هی هاں خدا هي آئیگا اور تمھیں بچائیگا تب اندھوں کي آنکھیں کھلینگي اور بہروں کے کان سُنینگے تب لنگڑے هرن کي مانند چوکڑیاں بھرینگے اور گونگوں کي زبانیں گائینگي * اِسمیں بیان هی که آنیوالا کیسے معجزے دکھلائیگا * ۶۱ باب کي ۱ اور ۲ آیت خداوند خدا کي روح مجھ پر هی کیونکه خداوند نے مجھے مسیح کیا تا که میں حلیموں کو بشارتیں دوں اُسنے مجھے بھیجا هی که میں دلشکستوں کو دلاسا دوں اور اسیروں کے لئیے رهائے اور بندھووں کے لئیے زندان سے نکلنے کي منادي کروں که خداوند کے مقبول سال کا اور همارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں تا که وے سب جو غمزدے هیں تسّلیپذیر هوویں * اِسمیں خبر هی که آنیوالا ناصح هو کے کسطرح کي نصیحت کریگا پھر ۵۳ باب میں مفّصل بیان هی که وہ مرد الم اور آشنائے آزار مبتذل اور مخذول الناس مظلوم اور غمزدہ هوگا اور برّے کي مانند ذبح هونے کو لایا جائیگا اور زندوں کي زمین سے کاٹ ڈالا جائیگا اور اُسکي قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائي جائیگي پر اُسکي موت میں دولتمندوں کے ساتھ هوگي اور یہه سب اِس لئیے که وہ همارے گناهوں کے لئیے گھایل کیا جائیگا اور هماري بدکاریوں کے لئیے کچلا جائیگا

کي پانچویں آیت دیکھو خداوند کے بزرگ اور هولناك دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبي کو تمھارے پاس بھیجونگا وغیرہ * یہہ آیت نبوت کي آخري خبر هی لیکن اِس بات کا ذکر یعنے که آنیوالے کے آگے ایك راسته بنانیوالا آویگا اشعیا بني نے بھي کیا تھا ۴۰ باب کي تیسري آیت ایك منادي کرنیوالے کي آواز بیابان میں خداوند کي راہ سنوارو جنگل میں همارے خدا کے لیٔے ایك سیدھي شاهراہ تیار کرو وغیرہ الغرض اِتني آیتیں نمونے کے طور پر کفایت کرتي هیں کیونکه اِنمیں آنیوالے موعُود کا ایسا صاف پته ملتا هی که بھول چوك گویا ناممکن هی چنانچه اُسکے ظاهر هونے کا وقت اُسکي پیدایش کا مقام اسکا فرقه اور خاندان اُسکي پیدایش کا معجزانه طور اُسکي دنیاوي پستحالي اور ذاتي بزرگي اُسکے تین عهدے یعنے نبوت اور کهانت اور بادشاهت کے اُسکي تعلیم کا طور اُسکے معجزوں کا جلوہ اُسکي عجیب پاکي اور راستي اور حلیمي اُسکے مرنے کا سبب اور احوال اُسکا جي اُتھنا اُسکے سارے کاموں کا انجام یعنے ایك رُوحاني سلطنت کا برپا هونا جو ساري قوموں میں قایٔم هوگي اور همیشه تك رهیگي بُهت سي اور باتوں کے ساتھ بیان هیں اور یہہ خبریں ابتداے آفرینش سے پشت به پشت اور رفته رفته سلسلے کے ساتھ اور وقت انسب پر نازل هُویٔں اور اُنکے سوا اور پیشخبریاں اهل یہود کے دنیاوي حال کے حق میں اور دوسرے ملکوں اور قوموں اور شهروں کے انقلابوں کي بابت ملیں جنکي تکمیل کے اهل یہود بلکه سارا عالم آج تك گواہ هی اِس حالت میں کوئ تعجب نکریگا که اهل یہود آنیوالے مذکور کي بڑي انتظاري کرتے تھے اور چونکه اِنکي کتابیں جنمیں یہہ پیشینگویٔاں مندرج هیں مسیح کي پیدایش سے تین سو برس پیشتر یوناني زبان میں ترجمه هو چُکي تھیں اور اهل یہود اکثر ملکوں میں پھیل گئے

بنانے میں مشغول هونگے * پهر بابل کی اسیری کے آگے جب داؤد کا خاندان
بیوفائی کے سبب حکومت سے معزول هوا حذقئیل نبی نے صدقیاه سے یہه
کہا دیکهو حذقئیل ۲۱ باب ۲۵ آیت ارے تو بیدین بدکار شاه اسرائیل جسکا
دن شرارت کی انتہا کے وقت میں آتا هی خداوند خدا یوں فرماتا هی که
تاج دور کیا جائیگا اور مکٹ اُوتارا جائیگا جو یہه هی سو یہه نرهیگا که جو
نیچا هی اُسے میں اُونچا کرونگا اور جو اُونچا هی سو میں اوتارونگا میں
اُسے اُلٹ اُلٹ اُلٹ دونگا اور یہه بهی نرهیگا جبتلک وه نه آوے جسکا حق
هی اُسے میں دیتا هوں * پهر اُسکے موافق اسیری کے بعد جب دوسری هیکل
بنتی تهی حجی بنی نے زروبابل سے کہا دیکهو حجی ۲ باب ۴ آیت که اے
زروبابل خاطرجمع ره اِس عهد کا کلام جو مصر سے نکلتے وقت میں نے تم سے
باندها سو قایم هی مت ڈرو کیونکه رب الافواج یوں فرماتا هی که اب
سے ایک تهوڑی دیر بعد میں آسمان اور زمین اور تری وخشکی کو هلاونگا
اور ساری قوموں کو هلاونگا اور آرزو ساری قوموں کی آپهنچیگی اور اِس
گهر کو جلال سے پهر دونگا رب الافواج فرماتا هی اِس پچهلے گهر کی بزرگی
پہلے گهر کی بزرگی سے زیاده هوگی رب الافواج فرماتا هی اور اِس مقام
میں سلامتی بخشونگا * مگر واضح هو که دوسری هیکل شان و شوکت اور
آراستگی کے لیے پہلی کی به نسبت کسی عهد میں ذکر کے لایق نه تهی اِس
پیشینگوئی میں روحانی بزرگی کا ذکر هی لیکن کہاں تک انتخاب کریں اب
آخری نبی ملاکی کی کتاب سے ایک آیت نکالکر اُسپر اکتفا کرتے هیں تیسرا
باب پہلی آیت دیکهو میں اپنے رسول کو بهیجونگا اور وه میرے آگے راسته
بناویگا اور وه خداوند جسکے تم منتظر هو هاں عهد کا رسول جسکے تم مشتاق هو
اپنی هیکل کو آویگا دیکهو وه یقیناً آویگا رب الافواج فرماتا هی * اور ۴ باب

اُنهوں نے اپنے تئیں شریعت کے تذکرہ کے لئیے دنیاوي شغلوں سے الگ کیا لیکن وے نہایت خودبیں اور ظاهر پرست تهے دوسرے صادوقي جو ایک طرح کے دهریئے تهے اور رُوحاني ذات اور قیامت اور پروردگاري الهي اور ساري روائتوں سے مُنکر تهے تیسرے اسینیس جو ایک طرح کے فقیر تهے چوتهے فقیه اور سافر یعنے شریعت نویس پانچویں اهل شریعت یا مولوي جو شریعت سکهلاتے تهے چهٹهویں سامري جنکا بیان اُوپر هوا وے صرف موسی کي پانچ کتابوں کو مانتے تهے اور کوہ گریزیم پر نه که اورشلیم کي هیکل میں بندگي کرتے تهے الغرض اِن سب فرقوں میں سچّي دینداري اور خدا شناسي اور رُوحاني مزاجي بہت هي کم پاي جاتي تهي چنانچه اس بات کا ایک نشان یهه هی که آنیوالے موعود کے حق میں سبهوں نے گمان کیا که وہ ایک دنیاوي حکومت برپا کرنے کو آویگا جسمیں هم سب امیر هونگے اور غیر قوموں پر زبردستي اور حکمراني کرینگے چنانچه جب آنیوالا موعود آیا تو آنهوں نے اُسکو رد کیا اور بعد اِسکے اُنپر وہ ساري آفتیں نازل هُوئیں اور آج تک هوتي آئي هیں جنکي پیشخبري انکے نبیوں نے دي تهي *

تھے اِسلیئے بیان سے باهر نہیں هی که اور ملکوں اور قوموں کے آدمي بھي اِسي طرح کي اَنتظاري کھینچتے تھے چنانچه اُسي زمانے کے دو رُومي مورّخوں نے ذکر کیا هی که بہتیرے آدمي اُن دنوں ملک یہوداہ میں سے ایک بڑے قادر بادشاہ کے ظاهر هونے کي راہ دیکھتے تھے اِسطرح کا خیال اهل یہود بھي کرتے تھے کیونکه اُن دنوں وے بہت نفساني اور دنیاوي اور جاهل اور شریر اور متعصّب هو گئے تھے یہاں تلک که یہودي مورخ یوسیفس نامے نے جو پکّا یہود تھا اپني کتاب میں اُنکي بابت عبارت ذیل استعمال کي هی که اگرچه ایسا کہنا مجھے نہایت دل شکته اور غمناک کرتا هی تو بھي اپني اِس راے کے ظاهر کرنے سے باز نہیں آ سکتا هوں که اگر رُومیوں نے اِن بدذاتوں پر چڑھنے میں دیري کي هوتي تو شهر بھوین چال سے نگلا جاتا یا سیلاب سے ڈبایا جاتا یا سدُوم کي مانند آسماني آگ سے بھسم هوتا کیونکه یهه پشت اُن لوگوں سے جِن پر وہ آفتیں نازل هُوئیں بے نہایت زیادہ‌تر گنہگار اور شریر هی * طرفه‌تر ماجرا یهه هی که باوجود اِس خرابي کے وے اپنے تئیں ساري اور قوموں سے عمدہ اور راست اور خداترس اور برگزیدہ جانتے تھے اور اُسکا سبب یهه تھا که وے خدا کي شریعت اور علم کو نفساني طور پر سمجھتے تھے چنانچه اُنکي سمجھ میں بڑي دھُوم دھام سے اور تُرهي بجاکے نماز پڑھنا اور ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کي دهیکي دیني وغیرہ بڑا صواب هی غرض که هرایک بات میں ظاهرپرست تھے اور اُنکے حق میں مسیح کا یهه قول صادق آتا هی که اي مکّار فقیهو اور فریسیو تم پر افسوس که تم سفیدي پھیري هُوئي قبروں کي مانند هو جو باهر سے خوشنما معلُوم هوتي هیں پر بھیتر مردوں کي هڈّي اور هر طرح کي گندگي سے بھري هیں * اِس ایام میں اُنکے کئي دیني فرقے هوگئے تھے پہلے فریسي یعنےٰ خاص یا ممتاز کیونکه

آدم اور نوح اور ابراهیم اور موسیٰ اور داؤد وغیرہ سے باندھا تھا مفصل احوال لکھا هی سنہ عیسوي سے تین سو برس پیشتر اِن ساري کتابوں کا ترجمه اصل عبراني سے یوناني زبان میں شاہ مصر طالمي نام کے حکم سے کیا گیا اِن دنوں میں اِس ترجمه کي چھپي هُوئي نقلیں بکثرت موجُود هیں علاوہ اِسکے اصل عبراني کے بیشمار نسخه اهل یہُود اور مسیحیوں کے پاس هیں اور موسیٰ کي پانچ کتابوں کي نقلیں جو قدیم سے سمروني لوگوں کے درمیان که وے اهل یہُود کے غیرتمند همسر تھے استعمال میں آئیں سو بھي موجُود هیں اور اِن ساري نقلوں اور ترجموں کے مندرجات سب خاص باتوں میں پورا میل اور موافقت رکھتے هیں اِس حالت میں غیر ممکن معلوم هوتا هی که اِن دنوں کي نقلوں کے مضامین اصل نوشتوں سے کچھہ فرق هوں اور اِنکے حق میں تحریف کا گمان کرنا خلاف قیاس اور عقل سے بعید متصوّر هی *

کتاب انجیل جسکو مسیحي نیا عہدنامه کہتے هیں ستائیس الگ الگ رسالوں پر مشتمل هی لفظ انجیل کي اصل مراد خوشخبري هي اور اِس نام کا سبب کتاب کے مضمُون سے ظاهر هوتا هی دوسرا نام یعنے نیا عہدنامه اِس واسطے دیا گیا که پرانے عہدنامه کي مراد آنیوالے موعوُد کے آنے سے اِس هي میں پُوري هوتي هی اور آنیوالے مذکور کے وسیله سے خداے تعالیٰ آدمزاد کے ساتھہ ایك نیا عہد باندھتا هی ستائیس رسالوں مذکُور میں چار پہلے رساله متي اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کے لکھے هوئے چارخاص انجیل هیں اِنمیں خداوند عیسیٰ مسیح کي پیدایش اور زندگي اور عجایب وغرایب اور نصیحت اور تکلیفات اور موت اور حشر کا احوال مندرج هی اور وے چاروں مصنّف اُسکے هم عہد شاگرد تھے اِسکے پیچھے رسولوں کے اعمال کي کتاب آتي هی اِس میں مسیح کے جي اُٹھنے اور آسمان پر چڑھہ جانے کے بعد مسیحي کلیسیا

تیسرا حصّہ

کتاب انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کا خلاصہ اور
اُنکے اعتبار کي تحقیقات

پہلا باب

کتاب اِنجیل کے مندرجات کا خلاصہ

بیان بالا میں اہل یہود کا جو احوال لکھا گیا سو خصوصاً اُنھیں کي کتابوں یعنے توریت و زبور و انبیا کے صحیفوں سے حاصل ہوتا ھی اُنمیں اُنتالیس الگ الگ رسالے مندرج ھیں جنکو تخمیناً چھبیس آدمیوں نے تصنیف کیا اُنمیں سے موسيٰ بنی پہلا مصّنف سمجھا جاتا ھی لیکن بعضے گمان کرتے ھیں کہ کتاب ایوب کا مصّنف شاید اِس سے بھي قدیم تھا واضح ہو کہ موسيٰ کا زمانہ سنہ عیسوي سے پیشتر پندرہ سو برس اور آخري مصّنف ملاکي نبي کا عہد اُسي سن سے چار سو برس پیشتر تھا یوں ظاھر ھوتا ھی کہ اِن ساري کتابوں کے لکھنے میں گیارہ سو برس گذرے اِن سبھوں کو ملاکے مسیحي پُرانا عہدنامہ کہتے ھیں کیونکہ اسمیں اُس عہد کا جسکو خداے تعاليٰ نے بابا

اور کون هنوز باقي هیں اغلب هی که یهه کتاب سنه ۹۲ ع میں تصنیف هوئي *

دوسرا باب

راقمان انجیل کے همعهد مسیح هونے کي تحقیقات

خلاصه بالا سے ظاهر هی که کتاب انجیل کے راقمان اپنے اپنے رسالوں میں اپنے هي زمانه کي تواریخ لکھنے کا دعوی کرتے هیں پس اگر انکا بیان ناحق اور بے اعتبار هوتا تو بهترے آدمي موجُود تھے جو اسکو جھٹھلاتے اب دریافت کرنا چاهیے که ایا اِس امر کے ثبوت میں یعني که راقمان انجیل نے في الواقع اپنے هي زمانه کي تواریخ لکھي کوئي دلیل هی که نهیں *

جسوقت کسي تواریخ کا دعوی مذکورہ بالا تحقیق کرنا منظور هوتا هي تو دستور هی که تحقیقات کے زمانه سے لیکے تصنیف مذکور کے زمانه تك هرایك درمیاني زمانے کي غیر تصنیفوں کو ملاحظه کرکے دریافت کرتے هیں که انمیں تصنیف مذکور کي کوئي اور کونسي خبر ملتي هی اور اگر ایسا هو که مصنّف کے زمانه تك دوسري معتبر تصنیفوں میں وقت بوقت تصنیف مذکور کا تذکرہ هوتا آیا تو اِس سے ثابت هی که وہ اُن وقتوں میں موجُود اور جاري تھي اور جو ایسا تذکرہ هو که یهه بیان صحیح اور معتبر سمجھا جاتا هی تو اِس بات سے هرایك زمانه کے لیٔے اُسکي صحت کي ایك دلیل پائي جاتي هی اور اگر اِس تذکرہ کے ساتھ اُسکے مضمون کا خلاصه یا اُسکي بعضي باتوں کي نقل هو تو اِسطرح سے اور قوي دلیل ملتي هی که مصّنف کا بیان وهي هی جو آج تك جاري هي اور شروع سے لیکے آج تك صاحب امتیاز اُسکو صحیح اور معتبر جانتے آئے هیں چونکه اتھارہ سو پچاس برس کي ساري

کا اورشلیم شہر میں ایجاد ہونا اور شاگردوں اور رسولوں کا ستایا جانا اور آس پاس کے شہروں میں پراگندہ ہونا اور اِنکے ہاتھہ سے معجزوں اور کراماتوں کا ظاہر ہونا اور پولُوس رسول وغیرہ کے ذریعہ سے سنہ ساٹھہ عیسوي کے قریب تک خوشخبري کي منادي اور دین مسیحي کا سارے مغربي جہان میں پھیل جانا بیان ہوتا ہی اور یہہ کتاب پولُوس رسول موصُوف کے ایک ہم سفري کے ہاتھہ سے لکھي گئي پس ظاہر ہی کہ اِس کتاب کا راقم بھي احوال مذکور کا اپنے عہد میں واقع ہونا بیان کرتا ہی اِسکے پیچھے چودہ رسالے جو کتاب اِنجیل میں مجلّد ہیں سو پولُوس رسُول کے وہ خطُوط ہیں جو اُسنے اُس ایام کي مسیحي جماعتوں اور شاگردوں کے نام پر لکھے تھے اور اُن میں رسول موصُوف دین مسیحي کي خاص اور اصلي واردات کا تذکرہ اور اُسکے اصلي عقیدوں اور قانونوں کا بیان شاگردوں کي نصیحت کے لیُے کرتا ہی اِسکے پیچھے چار اور رسولوں کے اِس ہي طرح سے سات خط جو شاگردوں کي تعلیم اور تربیت کے واسطے لکھے گئے مجلّد ہنیں واضح ہو کہ اِن سب خطُوط کے راقم بھي اپنے ہي عہد کا احوال لکھنے کا دعوی کرتے ہیں آخري رسالہ یوحنا رسول کي لکھي ہوئي مکاشفات نام پیشینگوئي کي ایک کتاب ہی اِس میں مسیحي کلیسیا کا احوال اُس زمانہ سے لیکے دنیا کے آخرتک تمثیل اور اشارہ کے طور پر لکھا ہی اگرچہ یہہ کتاب رسول موصُوف کے عہد میں تصنیف ہوئي لیکن اکثر مضامین ماضي اور حال سے نہیں بلکہ خصوصاً استقبال سے علاقہ رکھتے ہیں چونکہ یہہ مضامین بہت زمانوں کے تواریخي حالات سے متعلق ہیں اِس باعث سب تواریخ داں اُسکي تمثیلوں کو دنیا وکلیسیا کے انقلابوں سے بغور مقابلہ کرکے اُنکے پوشیدہ معنے دریافت کرتے اور بتلا سکتے ہیں کہ اِس کتاب کي کون پیشینگوئیاں پُوري ہوئیں

جماعتوں کے پاس انجیل کے نوشته مختلف زبانوں میں موجود تھے اور مسیحي اُنکو کلام الهي سمجھکے هفته به هفته اپني جماعتوں میں سناتے رهے اور اپنے الگ فرقوں کے مباحثوں میں اور منکروں کے اعتراضوں کي تردید میں اُنکے مضمون انتخاب کرکے اپني تصنیفوں میں درج کرتے تھے پس اگرچه ممکن هوتا که اُس ایام سے پیشتر نوشتوں مذکور کي صحت میں فرق آتا لیکن نهیں معلُوم که اِس وقت کے بعد کس تدبیر اور کس حکمت سے اِنمیں تبدیلي واقع هُوئي کیونکه بغیر اِسکے که سارے شهروں کي جماعتوں کے آدمي اُنکے تبدیل کرنے پر متفق هوتے تو یهه کام غیر ممکن هوتا اور اِتنے الگ صوبوں اور زبانوں کے آدمیوں کے متفق هونے کي کوئي راه نظر نهیں آتي هی علاوه اِسکے جو ایسے کام کي کوشش هُوئي هوتي تو ضرور کهیں اِسکا تذکره ملتا اور اِسکي بابت بڑا هي مباحثه هوتا لیکن برعکس اِسکے اُس زمانه سے لیکے زمانه حال تک اکثر مصنّف اِس بات پر متفق هیں که نوشتوں مذکُور کي صحت میں کچهه شک کي جگهه نهیں تو بهي عهد مذکُور کے درمیان یعنے سنه ۶۲۲ ع کو ملک عرب میں جو رُومي سلطنت سے الگ تھا اور جسکے باشندے بت‌پرست تھے دین محمدي شرُوع هوا اور محمد نے اپنے حق میں یهه دعوي کیا که توریت اور انجیل میں جو کلام الهي هیں میرے آنے کي پیشخبري مندرج هی لیکن جسوقت یهُودیوں اور مسیحیوں نے اِس بات کا انکار کیا تو محمد نے اُنپر جدا کے کلام کے مضمُون بدل ڈالنے کي تهمت لگاي بسبب اِسکے محمدی لوگ آج تک ساري انجیل کي بابت تحریف هونے کا اعتراض پیش لاتے هیں چُونکه یهه صرف نوشتوں کي صحت سے علاقه رکھتي هی اور وے اس بات سے که راقمان انجیل نے اپنے اپنے رسالے احوال مندرجه کے وقوع کے عهد میں تصنیف کیُے انکار نهیں کرتے بلکه اُنکي اصلیت

تصنیفوں کا جسمیں کتاب انجیل کا ذکر ملتا هی ذکر کرنا اِس اختصار میں غیرممکن هی اِس باعث اِس عرصه کے الگ الگ عهدوں کو تهہراکر ایک ایک عهد کي خبر کا خلاصه بیان کرتے هیں *

چار سو برس گذرے یعنے سنه ۱۴۳۶ ع میں کتاب کے چهاپنے کا فن ایجاد هوا اُسکي تهوڑي دیر بعد انجیل کے رسالے چهاپے گئے اور اُسوقت سے لیکے آج تک سیکڑوں هزاروں مصنّفوں کي گواهي که همارے نزدیک یهه بیان صحیح اور معتبر اور اُن مصنفوں کي تصنیف هی جنکے نام اُنکے ساتهه لکهے هیں یهان تک کثیر اور متفق هی که اِس عهد کي تصنیفوں کي گواهي کي بابت شاید کسي کے دلمیں شک نهیں هوگا *

موافق اِسکے بهي سنه ۱۴۰۰ ع سے لیکے عهد مذکوره بالا تک چونکه سارے مغربي ملکوں میں مسیحي دین پهیُل گیا تها اور اکثر عالم اور مصنّف اُن اطراف میں مسیحي هو گئے تهے اِس باعث انجیل کے رسالوں پر اسقدر گواهیاں ملتي هیں که نه اِنکا پُورا بیان هو سکتا اور نه بعضوں کي گواهي نُقل کرنے سے حقیقت حال نظر آتا هی غرض که سبهوں کي گواهي کا ایک هي مضمون هي یعنے که رسالوں مذکُور کا بیان صحیح اور معتبر هی اور اِس امر میں که وه رسالے في الحقیقت راقمان مذکوره بالا سے تصنیف هوئے کچهه شبهکا مقام نهیں هی اور جاننا چاهئیے که مسیح سے چار سو برس آگے قدیم رُومي سلطنت مین تخمیناً پینتیس الگ الگ ملک شامل هو گئے تهے جنمیں سے بعضے مثلاً ملک یونان اگلے زمانون میں جُدي جُدي حکُومتوں اور فرقوں کے مقام تهے اور سنه ۳۳۱ ع میں یهه سارے ممالک رُومي شاهنشاه کے حکم سے ایک سو سولهه علیحده صوبوں پر تقسیم هوئے تهے اور ان تمام صوبوں کے شهروں میں مسیحي جماعتین مدت سے ایجاد هُوي تهیں اور اِن سب

چرچا کیا اپني تصنیف کے تیسرے باب کي پانچویں فصل میں وه یوں کهتا هی قول یوسیبیوس في الحال که هم اِس بات کا تذکره کرتے هیں مناسب هی که انجیل کي تصنیفات مذکور کي مختصر فهرست لکهیں پس اول چاروں اناجیل کا مقدس چوکا لگانا چاهیٔے اِسکے پیچهے رسُول کے اعمال کي کتاب آني هی بعد اِسکے پولوس رسول کے خطُوط پهر وه خط جو یوحنا کا پهلا خط کهلاتا هی اور اسیطرح سے پترس کا بهي اصیل اور مقبول عام ماننا چاهیٔے اِن تصنیفوں کے سوا جو شاید مناسب دیکهه پڑے تو یوحنا کي مکاشفات کي کتاب رکهنا چاهیٔے اور اُسپر جو منصفي کي جاتي هی دوسرے مقام پر بتلائي جایٔگي یهه سب کے سب عام طرح سے مقبول اور صحیح جاني جاتي هیں *

انجیل کي اِن تصنیفوں میں جنپر اعتراض کیا جاتا هی پر تو بهي وے مشهُور اور اکثروں سے مقبول بهي هوتي هیں سو یهه هیں یعنے یعقوب کا خط یهوداه کا خط پترس کا دوسرا خط اور یوحنا کے دوسرے اور تیسرے خط چاهے وے سچ مُچ اِس رسُول کے هوں چاهے وے اُسي نام کے کسي دوسرے شخص کے لکهے هوئے هوویں وغیره *

یوسیبیوس کي اِن باتوں سے ظاهر هی که اُسکے زمانه میں وے ساري تصنیفات جو آج کل انجیل میں مجلّد هیں مشهُور اور جاري تهیں صرف یهه کسر هی که بعضے شاگرد یعقوب اور یهودا اور پترس اور یوحنا کے پانچ چهوٹے خطوں پر شك کرتے تهے که کیا یهه سچ مُچ رسُول مذکور کے لکهے هوئے هیں که نهیں پس اِس ماجرے سے ثابت هی که اگرچه اُن شاگردوں کا یهه شك لایق اور مناسب بهي ٹههرتا پر تو بهي اُسکے سبب انجیل کي دوسري تصنیفوں پر یعنے اُسکے مضامین پر اُس زمانه کے لیٔے شك لانا بلکل

کو تسلیم رکھتے هیں اِس باعث وہ اعتراض ذیل میں راقمان موصُوف کي همعہدي کے دعوي کي تحقیقات کے بعد رفع کي جائیگي *

اب اِس امر میں چوتھي صدّي عیسويُ یعني سنہ ۳۰۰ع سے لیکے سنہ ۴۰۰ع تک کا مختصر حال بیان کرتے هیں اِس عہد میں بہت سي گواهیاں ملتي هیں جنکا پُورا بیان کرنا بڑا طول هوتا اتنا ذکر کافي هوگا کہ اِس عرصہ میں مسیحیوں کي پاک کتابوں کي جنکو سب مسیحي کلام الهي مانتے تھے الگ الگ مصنّفوں کي تصنیفوں میں دس فہرست ملتي هیں فہرست موصوف کي تاریخیں یہہ هیں یعنے۔ سنہ ۳۱۵ع ۔ سنہ ۳۴۰ع ۔ سنہ ۳۶۴ع ۔ سنہ ۳۷۰ع سنہ ۳۷۵ع ۔ سنہ ۳۸۰ع ۔ سنہ ۳۹۰ع ۔ سنہ ۳۹۲ع ۔ سنہ ۳۹۴ع ۔ سنہ ۳۷۹ع

ان مصنّفوں میں سے دو آدمي خاص کرکے مشہُور هیں جرُوم نامے ایک رُومي بڑا عالم اور جہاندیدہ اور ملک یہودا میں دیر تک مقیم رها اور شہر انطاکیہ کا اسقوف یعنے لارڈپادري تھا اُسنے ایک خط میں جو اپنے دوست پولینس کے نام پر لکھا یہہ فہرست داخل کي جسمیں پہلي چار اناجیل مسطُور هیں پھر اعمال کي کتاب کا ذکر کرتا هي کہ وہ ایک انجیل کے مصنّف لوقا نامے کي تصنیف هي علاوہ اِسکے جرُوم مذکور نے ساري انجیل کے ترجمہ کو جو لاطني یعنے رُومي زبان میں کیا گیا تھا اور جو آج تک موجُود هی اصلاح دي اور اِس کام کي درستي اور پختگي کے لیُے اُسنے انجیل کے بہت سے یُوناني نوشتوں کو جمع کرکے بڑي مشقت سے مقابلہ کیا دوسرا مشہُور مصنّف قیصریہ کا اسقوف یوسیبیوس نامے تھا اُسنے مسیحي جماعت کا احوال شروع سے لیکے اپنے وقت تک تواریخ کے طور پر یوناني زبان میں لکھا اور یہہ تواریخ اب تک موجُود هی یہہ بھي بڑا عالم تھا اور اپني تصنیف کو صحت بخشنے کے ارادہ سے اُسنے سب سابق تصنیفوں کا بڑي محنت سے

ملکوں میں تھیں اور اُنکے شاگرد الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے اور اکثر اوقات اپنے دشمنوں کے ھاتھہ سے سخت اذیت پاکے وے اپسمیں ملاقات کرنیکا کم قابو پاتے تھے علاوہ اِسکے اُن دنوں میں ساري کتابیں صرف نویسندوں کے ھاتھہ سے لکھي جاتي تھیں اور اِس سبب سے اُنکي نقل کرني بڑي دیري اور زرخرچي کا کام تھا پھر موافقت کے اِس انجام کے بہم پہُنچانے میں طرح طرح کا مباحثه بھي ھوا چنانچه اُس مباحثه کا انجام تین سو سنہ عیسوي میں بہم پہُنچا تھا سو یوسیبیوس کے بیان بالا سے ظاھر ھوتا ھی *

پھر یوسیبیوس کے زمانه سے تین سو سنہ عیسويُ سے لیکے اور یسوع مسیح کے زمانه تک اُوپر چڑھکے غیر مصنّفوں کي گواھي کے مقدمه میں عالموں نے تین الگ زمانه ٹھہرائے ھیں ایک زمانه سنہ ایکسو ستّر عسويُ سے لیکے تین سو تک دوسرا سنہ ایکسو بیس سے لیکے ایک سو ستّر تک اور پہلا ستّر سنہ عیسويُ سے لیکے ایکسو بیس تک پس تیسرا زمانه یعنے ایکسو ستّر عیسويُ سے لیکے تین سو تک الگ الگ ملکوں اور جماعتوں کي گواھي کا زمانه کہلاتا ھی دوسرے کا نام مسیحي دین کے ثبوت میں یوناني مصنفوں کا زمانه ھی اور پہلا زمانه یعنے سنہ ستّر سے لیکے ایکسو بیس عیسويُ تک رسُولي آباوں کے زمانه کے نام سے مشہُور ھی *

چُونکه یہه بیان زمانه جدید سے لیکے زمانه قدیم کیطرف جاري ھوتا ھی اسیلئے تیسرے زمانه کا تذکره پہلے کیا جاتا ھی اور اِسکا حال یہه ھی که اِس زمانه میں یعنے سنہ ایکسو ستّر عیسويُ سے لیکے تین سو تک بہُت سي جماعتوں کے اِتنے مصّنف انجیل کے الگ الگ نوشتوں پر گواھي دیتے ھیں که اُنکا مفصّل بیان کرنا غیر ممکن ھی اِن سبھوں کي گواھي انجیل کے سارے نوشتوں پر ایسي صاف اور پُوري اور کامل نہیں ھی که جیسے بیان بالا

ناروا هوتا کیونکه ظاهر هی که مسیحي شاگرد اپنے پاك نوشتوں کي بخوبي اور بڑي آزادگي کے ساتھ تحقیق کرتے تھے نہیں تو اُنوں پر بھي کیونکر شك لاتے اِسکے پیچھے یہہ بھي شك زیادہ تحقیق کرنے کے وسیله سے رفع هوا اور اُنکے دل میں یہہ شك کِسطرح سے پیدا هوا اِس بات کو سمجھنے کے لئیے واضح هو که انجیل کے الگ نوشته سب کے سب ایك هي وقت میں یا ایك هي جگھہ پر یا ایك هي آدمي کے هاتھ سے نہیں لکھے گئیے اور جب وے سب کے سب مرقوم هو چُکے تھے تو فوراً ایك هي جلد میں مجلّد نہیں هُوئے ابتدا میں مسیح کے رسول اُسکي وارداتون کي گواهي اور شاگردوں کي نصیحت مُنہہ زباني کرتے تھے اور جب تلك رسول زنده تھے تب تلك انجیل کي خوشخبري خاص کرکے اسیطرح سے چاروں طرف پھیل گئي پھر جب اِس وسیله سے بہتیرے شہروں میں مسیحي جماعتیں ایجاد هوگئیں تب یعنے پچاس سنہ عیسوي کے قریب متّي مرقس اور لوقا نے شاگردون کي صحیح سمجھ اور یادگاري کے لئیے اپني انجیل کو تصنیف کیا اسیطرح سے پولوس رسول نے بھي اُن جماعتوں کے پاس جو اُسکي سعي و کوشش سے ایجاد هُوئیں نصیحت کے خط لکھ بھیجے لیکن شُروع میں اِن تصنیفوں کا صرف ایك هي نوشته اُس جماعت کے پاس جسکے نام پر لکھا تھا موجُود تھا اِسکے پیچھے دُوسري جماعتوں کے شاگردوں نے اپني نصیحت کے لئیے پہلے نوشتوں کي نقل کرکے اپني پاس رکھي. هوگي اور یوں رفته رفته سبھوں کي نقلیں ساري جماعتوں کے بیچ پھیل گئیں اور اُنکے ترجمه بھي الگ الگ زبانوں میں کئیے گئے لیکن ایسے انجام کے لئیے یعنے که ساري جماعتوں کے شاگرد اِن ساري تصنیفوں کا حال تحقیق کرکے اُنکي صحت پر متفق اُلراے هوں کچھہ معیاد کا گمان کرنا ضرور دیکھہ پڑتا هی کیونکه یہہ جماعتیں الگ الگ

پر صد افسوس که یهه شرح اب تک موجُود نهیں هی صرف اِسکي کئي ایک باتیں دوسرے مصّنفوں کي کتابوں میں اقتباس کي طرح ملتي هیں توریت میں یریحا شہر کے ضبط هونیکا یهه احوال لکها هی که کاهنوں کي ترهیوں کي آواز سے شهر پناه گرگئي پس اس ماجرے کي شرح کرکے آرجن یوں لکهتا هی قول آرجن اسطرح سے همارے خداوند نے بهي جسکي آمد کا یسوع بن نون ایک نشان تها جب آیا تب اپنے رسولوں کو کاهنوں کے مانند خوب گرهي هُوئي تُرهیاں لئیے هوئے بهیجا پہلے متّي نے اپني انجیل میں اپني شیخاني ترُهي بجاي مرقس نے بهي اور لوقا اور یوحنا نے اپني اپني شیخاني ترهي سے ایک سُر نکالا پهر پترس اپنے خطوں کي دوهري ترهی سے بڑي آواز سناتا هی اسیطرح سے یعقوب اور یهودا بهي پر تو بهي اُنکا شمار پُورا نهیں هوا کیونکه یوحنا اپنے خطوں اور مکاشفات میں ترهي کي آواز سناتا هی اور لوقا بهي جب رسولوں کے اعمال کا بیان کرتا هی آخرش وه آیا جسنے کہا که میري دانست میں خدا نے هم رسولوں کو سب سے پیچهے دکهایا اور وه اپنے خطوں کي چوده ترهیوں کو بڑے زور سے بجاکر یریحا کي شهرپناه یعنے بت پرستي کے سارے سامان کو اور فیلسوفوں کے سارے طریقوں کو گراکے خاک میں ملاتا هی وغیره * آرجن کا یهه قول یوسیبیوس کي تصنیف مذکوره بالا میں مندرج هی *

پس اِسطرح سے اِس زمانه کے انیک اور مصنّفوں کا بیان هو سکتا جو انجیل کے الگ الگ نوشتوں پرگواهي دیتے هیں اور اُنمیں سے کتنوں کي تصنیفات آج تک موجُود هیں اِنکي گواهیوں کے ملانے سے یقین کامل هی که جتنی کتابیں انجیل میں آج کل مندرج هیں سو سب کے سب اُس زمانه میں

کے مطابق یوسیبیوس کي گواهي بینقص هی کیونکه اُن دنوں میں سارے نوشتوں کا حال سب شاگردوں پر ظاهر نهیں هوا اور اُنکي پُوري تحقیقات نهیں هُوئي تهي چنانچه ایک مصنّف بعضے نوشتوں پر گواهي دیتا هی اور دوسرا مصنّف جو دوسرے ملک یا شهر کي جماعت کا شاگرد تها بعضے اور نوشتوں پر گواهي دیتا هی اور اِسطرح سے اُن سبهوں کي گواهي کے ملے هُوئے مضمُون سے پُوري انجیل کے سارے نوشتوں پر گواهي ملتي هی نمُونه کي راه سے اِس زمانه کے ایک آدمئ کا حال اور گواهي بیان کرتے هیں *

شاه یونان سکندر کے بیان بالا میں لکها هی که شاه مذکُور نے ملک مصر میں شهر اسکندریه کي نیو ڈالي وه شهر رفته رفته نهایت عالیشان اور رونق افزا هو گیا اور آج تک اُسکي کُشادگي اور شوکت تمام جهان میں مشهُور هی بموجب اِس ملک کے شاه طالمي کے حکم کے سنہ عیسوئ سے دو سو ستّر برس پهلے توریت اور زبُور و انبیا کي کتابوں کا ترجمه اصل عبراني سے یوناني زبان میں ستّر عالموں کے هاتهہ اِسي شهر میں کیا گیا اغلب هی که انجیل کے مصنّف مرقس نے اِس شهر میں انجیل کي منادي کي اور مسیحي دین کے علم الهي اور عقیده کي ترقّي کے لئیے ایک بڑا مدرسه ایجاد کیا بعد ازاں یهه مدرسه نهایت مشهُور هوا اور اُسکے مدرّس تیزفهمي اور علم کے سبب اکثر ملکوں میں ممتاز هوئے سنہ دو سو تین عیسوئ میں ایک شخص آرجن نامے اِس مدرسه کا مدرّس تها اور تیزعقلي اور علم اور خوش اخلاقي اور دانشمندي کے سبب اُسکي ایسي شهرت هوگئي که مخالف اور بت پرست مصنّف بهي اُسکي تعریف کرتے اور اُسکے نام پر اپني تصنیف گردانتے تهے آرجن مذکور نے توریت اور انجیل کے سارے نوشتوں کي ایک تهري شرح تصنیف کي ایک مختصر ایک مفصّل اور ایک نصیحت آمیز وعظ کے طور

سنه ایکسو عیسوئ کے قریب یهه شخص ملك یهودیه میں مگر یوناني
ماباپ سے پیدا هوا اُسکا نام یوستنیوس تها جوانپن میں یوناني مرشدوں
سے تعلیم پاکے اُنکي فیلسوفي میں نهایت تیار هوگیا لیکن جب اُس علم
سے خاطر جمع نهیں هوا تو مسیحي دین کي خبر سنکے اِسکي تحقیقات
کرنے لگا غرض مسیحي مرید هوگیا بعد ازاں یوناني مرشد کي صورت پکڑکر
انجیل کي خوشخبري سنانے کے لیٔے چاروں طرف گهومتا پهرا علاوه اِسکے اُسنے
مسیحي دین کے ثبوت میں بهت سي کتابوں کو تصنیف کیا اِن میں سے
تین بڑي کتابیں آج تك موجود هیں اور انجیل کے دس الگ الگ نوشتوں
کا صاف ذکر اِن کتابوں میں ملتا هي اور انجیل کے بهت سے مضمون بهي
اقتباس کیطرح لکهے هیں آخر کو یهه شخص جب اپنے ایمان کے انکار کرنے
پر راضي نه تها تو شهر رُوم میں شاهنشاه کے حکم سے اُسکا سر کٹ گیا اِس سبب
سے اِسکا نام یوستنیوس شهید مشهُور هی مسیحیوں کے اپني پاك کتابوں
کے پڑهنے کے دستور کا جو بیان وه کرتا هی سو یهه هی قول یوستنیوس وے
کتابیں جنکو یسوع کے رسُولوں نے لکها اور یهودي انبیا کي کتابیں بهي بلاناغه
مجلسوں میں مقرر وقت کے مطابق سنایٔ جاتي هیں اور جب انکے پڑهنے
سے فراغت هی تو صدر اُستاد اُن کتابوں کے حکم کے مطابق پاك چال چلنے
کي نصیحت کرتا هی وغیره × پس یسوع کے رسولوں کي کتابوں سے کیا مراد
هی سو اِس مصنّف کي دوسري باتوں سے اور دوسرے مصنّفوں کي گواهي سے
بهي معلُوم هوتي هیں یعنے وے کتابیں جو آج کل انجیل نام کتاب میں
مجلّد هیں اور قول بالا سے ظاهر هی که یهه کتابیں هفته به هفته اتوار کے دِن
خدا کي بندگي میں مسیحي جماعت کي نصیحت کے لیٔے مقرر ترتیب
کے مطابق بلاناغه سنایٔ جاتي تهیں *

جاري اور مشہور اور اکثروں سے مقبول بھي تھیں لیکن اُنکا پورا احوال طُول
کے سبب اِس مختصر میں بیان نہیں ہو سکتا ھی *
اب دوسرے زمانه یعني سنه ایکسو بیس عیسوي سے لیکے ایکسو ستّر تلک
لحاظ کرنا چاھیے یہه زمانه مسیحي دین کے ثبوت میں یوناني مصنفوں کا
زمانه کہلاتا ھی کیونکه اُسوقت جب مسیحي دین بتپرستوں کے بیچ بڑي
ترقي کے ساتھه پھیل جاتا تھا تو اُسکے مخالف اُسپر بڑي بڑي حجّتیں کرتے
تھے اور اِن حجّتوں کي تردید میں یوناني مسیحي شاگردوں نے طرح طرح کي
تصنیف کي سو طرفین کي تصنیفات سے انجیل کي الگ الگ کتابوں پر
گواهي ملتي ھی کیونکه مسیحي شاگرد اور اُنکے مخالف بھي دونوں اِن کتابوں
کا ایسا ذکر اپني تصنیفوں میں کرتے تھے جس سے ظاهر ھی که وے اُن دنوں
میں جاري اور مشہور تھیں لیکن اِن سبھوں کي تصنیفات آج تلک موجود
نہیں ھی کیونکه بعضوں کا احوال صرف غیر مصنفوں کے بیان سے جانا جاتا
ھی اور اُن کي تصنیفونکا مضموں بھي اسیطرح یعنے اقتباس کي راه سے
دوسرے آدمیوں کي تصنیفوں میں ملتا ھی پر تو بھي اُس زمانه کي چار
تصنیفات آج تلک موجود ھیں اور اُنمیں انجیل کے الگ الگ نوشتوں
کے مضموں کا ایسا تذکره ھی جس سے صاف ظاهر ھی که اِنکے مصنّف انجیل
کے بہتیرے نوشتوں کو پہچانتے اور قبول کرتے تھے علاوه اِسکے ایک مصنّف
کي گواهي سے یہه خاص بات جاني جاتي ھي یعنے که مسیحي شاگرد اتوار
کے روز خدا کي بندگي کے لیئے مجلس میں اکٹھے ھو اپني پاک کتابوں کو
پڑھکے سناتے تھے پس نمونه کي راه سے اِس شخص کے احوال اور گواهي کا
مختصر بیان لکھتے ھیں *

جِس سے اُنکا مطلب اُن تصنیفوں پرگواھي دینے کا ثابت ھو بلکہ ایسا دیکھ
پڑتا ھی کہ اُنکے نزدیک اُن تصنیفوں کي بابت کہ یہہ رسولوں کي نہیں
ھیں کسي کے دل میں ذرا بھي شك نہیں تھا کیونکہ وے اُنکا پورا بیان کرکے
ایسا نہیں لکھتے ھیں کہ یہہ تصنیفات سچ مُچ فلانے فلانے رسُولوں کي ھیں پر
اقتباس کي راہ سے اُنکے بعضے الفاظ اور مضامین اُتارکے اپني تصنیفوں میں
ملاتے ھیں اور اِس سمجھ پرکہ سارے آدمي اِن باتوں کو رسُولي تعلیم کیطرح
مان لیتے ھیں وے مسیحي بھایُوں کو اُنکے مطابق چال چلنے کے لئے ترغیب
دیتے ھیں اِسطرح سے اِن چار آدمیوں کي تصنیفوں کے وسیلہ سے اِنجیل کے
اکثر نوشتوں پرگواھي ملتي ھی کہ یہہ اُن دنوں میں جاري اور مشہُور تھے
اور رسُولوں کے تصنیف سمجھے جاتے تھے اور اُنکا وھي مضمون تھا جو آج
کل انجیل کے کتابوں میں دیکھ پڑتا ھی اِن شخصون میں سے کلیمینز نامے
شہر رُوم کي مسیحي جماعت کا اسقوف تھا اور اُسکا ایک خط کورنتھ شہر
کے مسیحیوں کے نام پر آج تك موجُود ھی اگناتیوس نامے شہر انتاکیا کي
جماعت کا اسقوف تھا اور اُسکے کئي ایک خط موجُود ھیں وہ اپنے ایمان
کے واسطے سنہ ایکسو چھہ عیسوي کے قریب شہر رُوم میں شہید ھوا پالیکارپوس
نامے شہر اسمرنا کا جو کوچك ایشیا میں ھی اسقوف تھا اور اُسکا ایك
خط شہر فلپي کے جو ملك یونان میں ھی شاگردوں کے نام پر موجُود ھی
جوانپن میں وہ یوحنّا رسُول کا شاگرد تھا اور اپنے بڑھاپے میں مسیح کے نام
کے واسطے شہید ھوا برنباس کا احوال بالتحقیق معلوم نہیں ھی پر بعضے
گمان کرتے ھیں کہ وھي شخص تھا جِسکا نام پوُلوس رسول کے احوال کے بیان
میں آتا ھی *

پس اِسطرح سے آج کل سے لیکے رسولوں کے عہد تك غیر مصنّفوں کي

لیکن اِس زمانه کے لئیے ایک دُوسري طرحکي گواهي هی جسکا تهوڑا ذکر کرنا چاهئیے اُوپر مذکور هُوا که جب مسیحي دین آس پاس کے ملکوں میں پهیل گیا تو اُسکے نوشتے بهي رفته رفته اُن ملکوں کي زبانوں میں ترجمه هُوئے چنانچه انجیل کے.دو ایسے ترجمے اندازًا اُسي زمانه کے بیچ کئیے گیے ایک جو سریاني کهلاتا هی سنہ ایکسوبیس یا ایکسوتیس عیسوئ میں اور ایک لاتني یعنے رُومي جو سنہ ایکسو ستّر عیسوئ سے پهلے کیا گیا اور یهه دونوں آج تک موجود هیں سُریاني میں سوا اُن چهوٹے خطوں کے جنکو یوستنیوس اپنے قول مذکورہ بالا میں بعضوں کے نزدیک مشکُوک بتلاتا هی انجیل کے سارے نوشتے مندرج هیں اور لاتني میں صرف دو چهوٹے خط یعني پترس کا دوسرا خط اور یعقوب کا خط نهیں ملتے هیں اِنکے سوا انجیل کے سارے نوشتے جیسے ان دنوں میں موجُود هیں اُس لاتني ترجمه میں جو اغلبًا سنہ ایکسو پچاس عیسوئ کے قریب کیا گیا مندرج هیں پس اِسطرح سے دوسرے زمانه کے لئیے بهي یعنے سنہ ایکسوبیس عیسوئ سے لیکے ایکسو ستّر تک گواهي کي کچهه کمي نظر نهیں آتي هی *

پهر پهلے زمانه کا یعني سنہ ستّرعیسوئ سے لیکے ایک سو بیس تک بیان یهه هی که اُسکا نام رسُولي آباوں کا زمانه اسواسطے دیا گیا که اُسمیں کتنے ایسے مصنّف جو خاص رسُولوں کے ساتهي اور شاگرد تهے مشهُور تهے اور اُنکي بعضي تصنیفات آج تک موجُود هیں چنانچه چار رسُولي آباؤں مصنّفوں کے نام یعني کلیمینز رُومي اور اِگناتیوس اور پالیکارپوس اور برنباس مشهُور هیں اور یهه سب کے سب رسُولوں کے هم عهدي اور شاگرد تهے اور اُنکي تعلیموں اور تصنیفوں سے بهي واقف تهے اور اپني تصنیفوں میں جو آج تک موجُود هیں اُنهوں نے اِنکا ذکر کیا هی ایسا مفصّل بیان تو نهیں کیا

رنا ضرور هی یعني جو بیان که انجیل کے صحیفوں میں آج کل مندرج هی
یونکر یقین هو سکتا هی که ٹهیك وهي بیاں هی جسکو رسولوں نے ابتدا
میں لکھا تها کیونکه اُس بیان کے لکھے جانے سے اب اٹهارہ سو برس گذر گئے
هیں اور رسولوں کے بیچ هاتهہ کا لکھا هوا دست آویز اتنے برسوں تك محفوظ
اور بحال نهیں رہ سکتا هی اور فرض بهي هوا که پهلے دست آویز کي نقلیں
کئي دفعه هو گئیں نهیں تو وے کسطرح انیك ملکوں میں پهیل سکیں پس
شاید اِنکي نقل کرنے میں نویسندونکي غفلت سے ایسي بهُول اور سهو هُوي
هوں یا کسي غرض کے واسطے اُنهوں نے پهلے دست آویز کے مضمون میں ایسي
تبدیلي کي هو که آج کل کي نقلیں بالکل غیر صحیح اور بے اعتبار ٹهہریں۔

اِس بات کي تحقیقات میں اولاً دریافت کرنا چاهئیے که نقل کي صحت
کیسي کیسي باتوں پر مشتمل اور مُوقوف هی کیونکه صحت کے لئیے کتني
باتیں ضرور هیں اور کتني باتیں ضُرور نهیں هیں چنانچه نقل کي صحت
کے لئیے کچهہ ضُرور نهیں هی که اِسکي ظاهري صُورت هرایك چهوٹي چهوٹي
بات میں اصل کے ٹهیك مانند هو مثلاً سیاهي کا رنگ یعني جو اصلي نوشته
کالي سیاهي سے لکھا هو اور نقل سرخ سیاهي سے کي جاوے تو رنگ کے فرق کے
سبب نقل کي صحت میں کچهہ خلل نهیں هوا اسیطرحسے جو اصل چمڑے
پر اور نقل کاغذ پر هو تو بهي نقل صحیح هو سکتي هی پهر حرفوں کي صورت
بهي جیسے عربي اور فارسي حرف متفرق هو سکتے هیں پر تو بهي نقل کي
صحت میں کچهہ حرکت نهیں کیونکه اصل نوشته کا مضمون دونوں حرفوں
سے کُهل سکتا هی پهر اکثر زبانون میں اختصار کي خاطر نویسندوں کي طرح
طرح کي تدبیریں جاري هیں جیسے عدد کے واسطے اُسکا پُورا لفظ نهیں لکھتے
هیں بلکه اِسکے عوض ایك نشان لکھتے مثلاً بارہ کے لفظ کے واسطے ۱۲ لکھتے

گواهیوں کا ایك سلسله بلاناغه ملتا هی که جِس سے اُن تصنیفوں کا که جو آج کل انجیل کي کتاب میں مجلّد هیں ایك ایك زمانه کے لیُے جاري اور مشهور هونا ثابت هی اور یوں راقمان انجیل کا وہ دعویٰ یعنے که هم مسیح کے هم عهدي تهے تحقیق کرنے سے لازم اور حق مطابق اُلواقع تهہرتا هی *

تیسرا باب

انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کي صحت کي تحقیقات

بیان بالا کے مطابق سارے صاحبان انصاف کے نزدیك یقین کامل هوگا که جو الگ الگ تصنیفات انجیل نام کتاب میں آج کل مندرج هیں سو اُن آدمیوں کے هاتهہ سے لکهي تهیں جنکے نام اُنکے آوپر هیں اور هرایك صاحب دانش یهه بهي مان لیگا که اُن سبهوں نے ایسے ماجرے کا بیان لکها اور ایسي وارداتوں کي گواهي دي جنکے وے آپ هم عهدي تهے اور اُنهوں نے اُن ماجروں کو اکثر بچشم خود دیکها اور جو نهیں دیکها پهر بهي تحقیق کرنے سے اُنکا حقیقي حال دریافت کرسکتے تهے کیونکه اُس زمانه سے جسمیں تصنیفات مذکور مرقوم هُوئیں آج تك هرایك درمیاني زمانه کے لیُے معتبر گواهونکا ایك سلسله بلاناغه ملتا هی که یهه تصنیفات اِن دنوں میں جاري اور مشهور هیں پس اِس حالت میں اگر یهه بهي کسي طرحسے ثابت هوسکتا که انجیل کے مصنف معتبر اور قابل گواہ تهے تو اِس سے یهه نتیجه نکلتا یعني که اُنکا بیان حق و مطابق اُلواقع هی اور مسیح کي اور اُسکے رسُولوں کي وهي واردات جو انجیل میں بیان هیں في الحقیقت سرزد هُوئیں مگر گواهوں کي معتبري اور قابلیت کے تحقیقات کرنے سے پیشتر ایك دُوسري بات پر لحاظ

۲ اب دیکھنا چاهئیے که انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کي صحت تحقیق
کرنے کے لئیے کونسے وسیلے دستیاب هوتے هیں بیان بالا سے ظاهر هوا که
پہلے زمانه میں مسیحي شاگرد اپني نصیحت کے لئیے اصل نوشتوں کي نقل
کرکے اپنے پاس یا اپني مسیحي جماعت کي حفاظت میں رکھتے تھے
اسطرح سے یهه نسخے رُومي سلطنت کے سارے شہروں میں بلکه اُس سلطنت
کے حد سے باهر بھي رفته رفته پھیل گئے علاوه اِسکے اُنکا ترجمه کئي ایك
زبانوں میں کیا گیا اور سنه چارسو عیسوئي سے پہلے اِن نسخوں کي ایسي
کثرت تمام مغربي ملکوں مین هوگئي تھي که اُنکا شمار نہیں هوسکتا هی
اُس سنه کے قریب شمالي اطراف کي کئي ایك وحشي قومیں سلطنت
رُوم پر چڑھکے اُس پر قابض هوئں یے قومیں بُت پرست اور نہایت بے
علم اور وحشي تھیں اور جہاں کہیں انکا غلبه هوا اُنهوں نے سارے مدرسوں
اور کتب‌خانوں اور علم اور دین کے مکتوبوں اور نوشتوں کو بھسم کر ڈالا اُس
بڑي آفت کے سبب اُن سارے ملکوں کے اُوپر بے علمي کي راتوں رات کي
تاریکي کئي زمانه تك چھائي رهي اور مسیحي ایمان کا ایك بڑا تبدّل هوگیا
اسي زمانه کے بیچ دین محمدي شروع هوا لیکن عالموں اور دینداروں کي
کوشش سے بہتیرے قدیم نوشتے اِس بڑي هلاکت سے بچے اور خلوت خانوں اور
پوشیده مکانوں میں چھپے اور محفوظ رهے آخر کو یهه وحشي قومیں بھي
دین مسیحي کي مرید هوگئیں اور رفته رفته بچے هوئے نوشتوں کی نقلیں سرِنو
هوتي گئیں غرض که سنه پندره سو عیسوئي کے قریب چھاپنے کا فن ایجاد
هوا اور علم اور دین کي ترقي نئےسر سے هونے لگي اور مسیحي ایمان کي تر و
تازگي برپا هوئي اور مسیحي عالم اپنے دین کے قدیم نوشتوں کو بڑي مشقت
سے تحقیق کرنے لگے پس اُسوقت سے لیکے آج تك قدیم اور اصل نوشتوں کے

هیں اسیطرح کتني اور لفظوں کے لیے بهي ایك نشان کبهي کبهي لکها جاتا هی اور بعضے لفظوں کے ہجّوں میں کبهي کبهي فرق هوتا هی خیر جو اصل میں بارہ کا لفظ لکها هو اور نقل میں ۱۲ تو اِسکے سبب نقل غیر صحیح نهیں تهہرتي کیونکه اصل کا حقیقي مضمون کسي ایسي ادنی بات پر موقوف نهیں هو سکتا هی * .

پهر اِنکے سوا نویسندوں کي غفلت کے سبب طرح طرح کے بهُول و سهو هو سکتے هیں جس سے البته نقل کي صحت میں کچهه نقص هوگا پر تو بهي اُسکا اعتبار نهیں جاتا رهیگا مثلاً شاید اصل نوشته میں لفظ بادشاه لکها تها اور نویسنده نے غفلت سے اِس مقام پر لفظ شاه یا سلطان لکها هو یا لفظ قوم کي جگهه لفظ اُمّت لکها هو تو ایسے سهو کے سبب اگرچه نقل بالکُل صحیح نهیں هی لیکن معتبر هو سکتي هی کیونکه ایسي بهُول سے نویسنده کي کچهه بدنیتي تو نهیں صرف اِسکي غفلت صادر هوتي اور اِسکے سبب اصل نوشتے کے مضمُون میں کچهه فرق نهیں هوا اسي طرحسے نویسنده کي بهُت سي بهُول هو سکتي هی اور پهر بهي نقل اعتبار کے لایق تههرے بلکه کسي بڑے نوشته کي کوئي ایسي نقل نه ملیگي جسمیں اِسطرح کي بهُول نظر نهیں آویگي اور ایسي باتوں کے سبب اعتبار کے حق میں کوئي نقل غیر صحیح نهیں سمجهي جاتي هی پهر جو ایسي دو ایك بهُول بهي هوویں جنسے مضموں کا کچهه فرق هو جاوے لیکن جب نویسنده کي کچهه غرض مضمون کے تبدیل کرنے میں ثابت نهو تو ایسي بهُول کے سبب ساري نقل کا اعتبار جاتا نهیں رهتا هی صرف جب نویسنده کي کچهه ناراست غرض ثابت هوتي هی یا اِسکي غفلت سے بهولوں کي ایسي کثرت هی که اصل مضموں میں بڑا فرق هوا تب بیشك اُسکي نقل بے اعتبار تهہرتي هي *

میں بهي بڑا فرق هی بعضے سنہ چار سو عیسويْ سے پہلے کے لکھے هوئے هیں
اور بعضے اِس سے بہُت جدید هیں اور یهه مغربي جهان کے سارے ملکون میں
پائے گیے اور اب اُن ملکوں کے کتب‌خانون میں موجود هیں غرض کسي
دوسري قدیم تصنیف کے صحت تحقیق کرنے کے لئیے اِسکے برابر وسیله دستیاب
نهیں هوتا هی *

۲ اِسکے سوا قدیم غیر مصنّفوں کي تصنیفات میں جو آج تك موجُود
هیں انجیل کا مضمون اقتباس و انتخاب کي طرح ایسي کثرت سے لکها هی
که صرف اِسي وسیله سے شاید پُوري انجیل کا مضمون معلوم هو سکتا عالمون
نے ایسے مصنفوں کي جنکي کتابون میں انجیل کے بعضے مضمون مندرج هیں
ایك فهرست لکهي هی اور اس فهرست میں ایکسو اسّي سے زیادہ ایسے
مصنّف هیں اِنکے سوا ایك طرحکي تصنیف جسکو قتینه کهتے هیں پهلے
زمانوں میں بهت جاري تهیں اِس نام کے معني زنجیر یا سلسله هیں اُن
تصنیفوں میں جو جو شرح غیر مصنّفوں نے انجیل کے مضمُون پر لکهي تهي
اور انجیل کا وہ مضمُون بهي جسکي شرح هويْ سلسله کے ساتهہ بیان هوتا
هی پس انجیل کي یهه ساري اقتباس جو اصل نوشتوں سے منتخب هوکے
اِن تصنیفوں میں پايْ جاتي هیں اصل نوشتوں کي صحت تحقیق کرنے
میں بڑے کام آتي هی

۳ تیسري طرح کا وسیله وہ هی جو انجیل کے ترجمات مذکورہ بالا سے حاصل
هوتا هی اُنمیں سے ایك سُریاني زبان میں سنہ ایکسو بیس عیسويْ کے قریب
اور دُوسرا اُسي زبان میں پانسو عیسويْ کے قریب کیا گیا پهر ملك مصر کے
دو تین الگ زبانوں میں انجیل کا ترجمه تیسري یا چوتهي صدّي عیسويْ
میں هوا هی حبشي اور ارمني زبانوں میں پانچویں صدّي میں قدیم لاتني

لئیے اُن سارے ملکوں میں بڑي تلاش ہو رھي ھی اور اُنکے مضمُون کے تحقیقات کرنے میں ایک نیا علم ایجاد ھوا اور یہہ علم صرف انجیل کے نوشتوں پر نہیں بلکہ دوسرے قدیم نوشتوں پر بھي اِستعمال ھوتا ھی اِس تلاش سے انجیل کے نوشتوں کي صحت تحقیق کرنے کے لئیے کون سے وسیلے دستیاب ھوئے سو اب بیان کیا جاتا ھی *

واضح ھو کہ اکثر قدیم اور مشہُور غیر مصنّفوں کے بہُت تھوڑے نوشتے دست یاب ھوتے ھیں بعضوں کے صرف دو ایک قدیم نوشتے ملتے ھیں اور جو آٹھہ دس ھاتھہ آویں تو بڑي بات ھی اِس سبب سے انکي تصنیفات کي ایسي صحت جیسي چاھئیے اکثر اوقات حاصل نہیں ھو سکتي ھی پر تو بھي اِس سبب سے ایسے نوشتوں کا اعتبار جاتا نہیں رھتا ھی جس مقام پر نویسندے کي صاف بھول دیکھہ پڑتي ھی اُس مضمون کو مشکوک کہتے ھیں اور اصل مضمون کے حق میں اھل علم اندازہ کرتے ھیں اور جو اتفاقاً اُس تصنیف کا ایک اور قدیم نوشتہ کہیں ھاتھہ آوے تو بڑي مشقّت سے اُسکو تحقیق کرکے بعضے ایسے مشکوک مضمون کو صحیح کر لیتے ھیں لیکن انجیل کے نوشتوں کي صحت تحقیق کرنے کے لئیے اِس سے بہُت زیادہ وسیلے دست یاب ھوتے ھیں یہہ وسیلے تین طرحکے ھیں *

۱ انجیل کے الگ الگ تصنیفوں کے قدیم نوشتے جو یوناني زبان میں مرقوم ھیں سو کُل جمع ایک ھزار سے زیادہ ھیں سو یہہ نوشتے سب کے سب ایک ھي زمانہ کے لکھے ھوئے نہین ھیں اور ایک ھي ملک میں نہیں ملتے ھیں اور سبھوں میں پُوري انجیل کا مضمُون مندرج نہیں ھی کتنوں میں تو پوري انجیل بھي ملتي ھی پر کتنوں میں انجیل کي بعضي کتابیں اور کتنوں میں انجیل کي صرف ایک کتاب لکھي ھی اور انکي قدامت

اِسواسطے سارے قدیم نوشتے موجُود هیں جو چاهے سو تحقیق کر لیوے پس اِسکا یهه انجام هی که اتنے بهتیرے نوشتوں میں جو الگ الگ زمانوں کے اور الگ الگ ملکون میں قلمبند هُوئے نویسندونکي غفلت سے چهوتي چهوتي باتوں میں بهتیرے متفرقات نظر آتي هی نقطوں اور نشانوں کا فرق هی حرفوں کا فرق هی لفظوں کے حجوں کا فرق هی اور بعضے متفرق الفاظ بهي ملتے هیں علاوہ اِسکے تهوڑے نوشتوں میں دو ایک مقاموں پر کچهه ایسا مضمُوں بهي مندرج هی جو اکثر نوشتوں میں پایا نهیں جاتا هی اور اِس سبب سے یهه مضمون مشکُوک یا تردید سمجها جاتا هی پر اصل مضمُون کے حق میں اِن سارے نوشتوں کا ذرا بهي فرق نظر نهیں آتا هی اور اکثر متفرق اور مشکوک الفاظ میں سے صحیح لفظ کو تههرا لینا کچهه مشکل نهیں اور یهه انجام جو نوشتوں کي تحقیقات سے ثابت هوا سو اُن زمانوں کے تواریخي احوال پر غور کرنے سے قریب قیاس نظر آتا هی کیونکه جب شروع سے الگ الگ ملکوں کے شاگرد اصل نوشتوں کي نقل کرکے اپنے اپنے ملک کو لے جاتے تهے اور یهه نوشتے مسیحي مجلسوں میں جب اطوار کے روز بندگي کے لئیے اکتهي هوتي تهي بلا ناغه سب لوگوں کے سامهنے سنائے جاتے تهے اور اِسیطرح سے سارے مسیحي شاگرد اُنکے مضمُون سے خُوب واقف تهے اور جب یهه شاگرد مغربي جهان کے سارے الگ الگ ملکوں کے باشندے تهے تو اِس حالت میں مضمُون کا تبدّل کرنا کسکا مقدُور هو سکتا چنانچه صرف انجیل کے قدیم نوشتوں کي یهه کمال موافقت دیکهه نهیں پڑتي هی بلکه غیر مصنّفوں کي تصنیفات میں انجیل کے جو مضمون اقتباس کي طرح لکهے هیں سو سب کے سب انجیل کے نوشتوں کے مضمُون سے تهیك موافقت رکهتے هیں اور پهر اِن دونوں کے مضمُون انجیل کے ترجمات مذکورہ بالا سے بهي عین موافقت رکهتے هیں

ترجمه سنه ایکسو پچاس عیسویٔ کے قریب اور اتر مغربي قوموں کي کئي ایک زبانوں میں چوتھي پانچویں صدّي میں ترجمه هُوا اِن سبھوں کے الگ الگ قدیم نوشتے ملتے هیں اور اگرچه یوناني نوشتوں کے ٹھیک الفاظ ٹھہرانے کے لئیے اُنسے بڑا فایدۂ حاصل نہیں هوتا هی تو بھي اصل مضمون کي تحقیقات میں وے بڑے کام کے هیں سو انجیل کے نسخوں کي صحت تحقیق کرنیکے لئیے یہه سب وسیله دستیاب هوتے هیں *

۳ اب ذرا بیان کرنا چاهئیے که انجیل کے نوشتوں کي صحت تحقیق کرنے میں عالموں نے اُن وسیلوں کو کسطرح سے اِستعمال کیا اور اُنکي سعي وکوشش سے کیا انجام نِکلا غرض که پُوري انجیل کي پہلي چھاپ یوناني زبان میں سنه پندرہ سو سولہہ عیسویٔ میں هوئي نہیں معلُوم که اِسکي تیاري میں کتنے نوشتوں کي تحقیقات اور مقابله هوا اِسکے تھوڑے برس بعد کئي ایک اور چھاپ زیادہ نوشتوں کے مقابله سے تیار هو نکلیں پھر سنه پندرہ سو پچاس عیسویٔ میں اَستیونز نام صاحب نے اور سنه پندرہ سو بیاسي میں بیزہ نام صاحب نے اور بھي نوشتوں کو تحقیق کرکے اپني نئی اور مشہُور چھاپ نکالي اُسوقت سے لیکے آج تک جب اور قدیم نوشتے هاتھہ آئے تب عالموں نے اُنکي تحقیقات کرکے اور پہلے نوشتوں سے مقابله کرکے اُنکے وسیله سے یوناني انجیل کي نئی نئی چھاپ تیار کي هیں علاوہ اِسکے اُنھوں نے سارے قدیم نوشتوں کو اُنکے حال کے مطابق الگ الگ درجوں میں ٹھہرایا اور اُنکا پُورا مضمُون اور تلفظ تحقیق کرکے ظاهر کیا هي اِس کام میں بہُتیرے مشہُور عالموں نے دل وجان سے مشغُول هوکے اپني ساري زندگي خرچ کي هی اور سبھوں کي محنت اور کوشش سے کیا انجام نکلا سو تمام عالم پر ظاهر هوا کیونکه اُنھوں نے اُسکا پورا بیان لکھکر چھپوایا هی اور اُسکي تحقیقات کے

چوتھا باب

تحریف کي اعتراض کا تذکره

اِس حالت میں محمدیوں کے اعتراض پر که انجیل کے نسخے تحریف ہوئے لحاظ کرنا شاید اکثروں کو ایک فضول کام معلُوم ہوگا پر چونکه ممکن هي که یهه تصنیف کسي محمّدي کي نظر سے گذرے جو اپنے عقیدے پر تکیه کرکے بیان بالا کي بابت اپنے دل میں شك لاوے اِسیلیے اُسکي خاطر جمعي کے واسطے دو ایك امر کا ذکر کرنا چاهیٔے اور پہلي بات یهه هی که محمدیوں هي کے کہنے سے یهه اعتراض صرف خدا کے کلام کے حق میں لازم آتي اور اور تصنیفوں کي بابت ثابت نہیں هوتي هی اِس گمان کي وجه یهه هی که محمدي قرآن کي بابت جو اُنکے نزدیك خدا کا کلام هی یهه دعوي کرتے هیں که اِسکے نسخوں میں نویسنده کي کوئي سہو مثلاً نقطوں اور الفاظ کي تغیرو تبدیل نہیں پائي جاتي هی سو اب تك اِس دعوي کي بخوبي تحقیقات نہیں هُوئي اور اِسکي کامِل تحقیقات بڑا مشکل کام معلُوم هوتا هی کیونکه اگرچه تمام هندوستان میں قرآن کے سارے نسخے جو دستیاب هوں مقابله کئیے جاویں اور اُنکے ایك نقطه کا فرق نظر نه آوے پهر بهي بہتیرے اور ملکوں کے بیشمار نسخے ره گئیے هونگے جنکي تحقیق نہیں هُوئي اور جب تلك سبهوں کا مقابله نه هووے تب تك اُنکا یهه دعوي غیر ثابت ٹهہریگا کیونکه اِسکا ثبوت تحقیقات هي پر موقوف هی لیکن جاننا چاهیٔے که کچهه تحقیق تو هُوئي اور اُس سے دریافت هوا که اِس امر میں قرآن کے نسخے دوسري تصنیفوں کے نسخوں سے اِتنا فرق نہیں رکهتے هیں تو بهي یهه بات محمدیوں

پس انجیل کي الگ الگ کتابوں کي مانند کسي قدیم تصنیف کي صحت
ثابت نہیں هو سکتي هی اور یقین کامل هی که اِنکا جو مضمُون آج کل جاري
اور مشہُور هي سو تهیك وهي مضمُون هی جسکو پہلے مصنفوں نے قلمبند
کیا اِس مقدمه میں جو فیصله دو مشہُور عالموں نے تهہرایا سو یہه هی ایك
یعني بینٹلي صاحب نے یوں کہا هی که چونکه مصنّفوں کے اصلي نوشتے اب
تك موجُود نہیں هیں اسلئیے اِنکے تمام الفاظ اصلي کسي ایك نقل میں
شاید نہیں ملتے لیکن سب نقلوں کے مقابله سے دریافت هوتے هیں پر تو
بهي اصل نوشتوں کے مضمُون اور معني جیسے چاهئیے سب سے ناقص نقل
میں بهي موجُود هیں اور نه ایمانداري کا کوئي عقیده نه نیکوکاري کي کوئي
نصیحت اُسمیں تبدیل یا تحریف هوئي * دوسرے یعني میکائیلس صاحب
نے کہا که کسي قدیم مصنف کے اصلي مضمون دریافت کرنا نوشتوں کي
کثرت پر موقوف هی اور اگرچه بہُت نوشتوں کے مقابله سے متفرق الفاظ کا
شمار بڑھ جاتا تو بهي جن قدیم تصنیفوں کے کم نوشتے موجُود هیں اُنهیں
کے نسخے سب سے غیرصحیح اور بے اعتبار متصّور هوتے هیں * پهر الفاظ کے
متفرقات سے ثابت هی که نویسندوں کي کسي طرح کي بندش نہیں هوئي
اور مضمُون کي موافقت سے ظاهر هی که کسي نے تحریف نہیں کي علاوه
اِسکے جو متفرقات هیں سو اکثر لفظوں کي تہجي یا اختصار یا چهوٹے چهوٹے
حرفوں یا نشانوں کي تفریق کے سوا اور کچهه نہیں انجیل کے رسالوں کے سارے
متفرق الفاظ سے جنکي بابت شك هی که اُنمیں کون اصلي هیں مصنّفوں
کے مضمون میں کسي طرحکا خلل نہیں آیا پس اور کوئي قدیم تصنیف موجود
نہیں هی جسکے نسخوں کي ایسي صحت ثابت هو سکتي هی *

به پشت پیدا هوتا جو نویسنده بنکے اُسکي نقل بهي کرتے کیونکه سواے الهام الهي کے کسي دوسري راه سے ایسي صحت جو هرطرح کي بهُول چُوك سے پاك هو ناممکن هی بلکه اگرچه ایسا حال هوتا تو بهي یهه تدبیر کافي نه تهہرتي کیونکه یهه قیاس سے بعید نهیں که جتنني نقلیں انبیاء مذکُور کرتے اُتني بهي اوَر آدمي جنکے پاس الهام الهي نه هو اپني خوشي یا فائدے کے لئیے کرتے پس اُنکے درمیان کون فیصله کر سکتا اِس حالت میں نبیوں کا ایك اوَر سلسله بهي درکار هوتا جو صحیح نقلیں دکهاویں اور معجزهٔ کي راه سے اپني نبوت کا دعوي ثابت کریں لیکن ایسا اِنتظام پروردگار عالم کے معمُولي طور سے بهُت بعید هوتا اور کسي انسان کا مقدُور نهیں هی که کلام ربّاني کے لئیے ایسا قاعده تهہراوے خالق کے سارے کام اوَر انتظام سے صاف ظاهر هی که بغیر بهاري اور معقُول سبب کے خلقت کي عادت کے خلاف کرنا اُسکي مرضي نهیں هی اور جب اُسکا مقصّد بر لانے کے لئیے کوئي وسیله موجُود هی تو نیا وسیله پیدا نهیں کرتا هی چنانچه باوجُودیکه انسان کے خیال بهي ظاهر کرنے کے لئیے اِنساني زبان اکثر اوقات بهت ناقص وسیله هی اور بطریق اولیٰ آسماني اور رُوحاني باتوں کي سمجهه انسان کي عقل میں پهُنچانے کے لئیے نهایت ناموافق اور نالایق هی تسپر بهي انسان کي کمزوري پر ترس کها کے اِسي وسیله سے اپني مرضي کو اِسپر ظاهر کرتا هي اور جو کوئي اِس طور سے اُسکي ناکاملیت کے سبب ناراض هوکے رُویت اور خواب کا اراده رکهتا اپنے تئیں صرف ایك نادان کافر ظاهر کرتا هی پس جسطرح انسان کي زبان البتّه ناقص هی اور تسپر بهي خداے تعالیٰ اُسکے وسیله سے اپني مرضي ظاهر کرتا هی اِسطرح سے کلام کے نوشتوں کي نقلوں میں بهي بهُول چُوك اور سهو هو سکتے هیں اور پهر بهي خداے تعالیٰ اسِي وسیله سے اپنا کلام پهیلاوے

کا ایک عقیدہ ھی اور بسبب اِسکے اِنکا گمان یہہ ھی کہ اِس مقدمہ
میں خدا کا کلام ساري اور تصنیفوں سے فرق ھی اور اگر اِسکے نسخوں میں سے
ایک نقطہ بھي رہ جائے تو بس نقل تحریف اور خراب ھو گئي لیکن اِنکے
عالم دُوسري تصنیفات کي بابت ایسا گمان نہیں کرتے ھیں کیونکہ اُنکو
بخوبي معلُوم ھی کہ اِس قاعدہ کي رُو سے کسي قدیم تصنیف کي نقلیں
اعتبار کے لایق نہ ٹھہرینگي الغرض اعتراض مذکور صرف خدا کے کلام سے متعلق
ھوکے اِس مقدمے میں لازم نہیں آتي ھی کیونکہ انجیل کے رسالوں کے حق
میں صرف یہہ دعوي ھوا کہ اِنکي تواریخ مندرجہ معتبر ھی اور اِنکي بابت
اِس مقام پر کوئي اور دعوي پیش نہیں ھی اور چونکہ اور تواریخ کي
تصنیفات جنکي صحت پر انجیل کي بہ نسبت بہُت کم گواھي ملتي
ھی اور اُنکے نوشتوں میں بہُت۔ زیادہ متفرق الفاظ اور مشکوک مضمُون اور
تحریف و تبدیل ملتي ھیں صحیح اور معتبر سمجھي جاتي ھیں اِسلئیے اِس
اعتراض کے سبب انجیل کے رسالوں کي صحت میں کسي طرحکا خلل
نہیں آیا *

دوسري بات یہہ ھی کہ محمدیوں کا یہہ قول ایسا صاف اور آشکارا اور
ذھن نشین نہیں معلوم ھوتا ھی یعني کہ جو نقص غیر تصنیفوں کي صحت
میں خلل نہیں پہنچا سکتا سو خدا کے کلام کي صحت اور اعتبار کو اُڑا سکے
ایسے خیال کي کوئي بنیاد نہ تو عقل نہ تو ایمانداري کي راہ سے دکھائي دیتي
ھی نہیں معلُوم کہ کِسواسطے خدا کا کلام اور تصنیفوں سے اِس مقدمے میں
ایسا کم اصل سمجھا جاوے کہ اُسکا عالي مضمُون ایک نقطہٴ پر موقُوف رھے
اگر ایسا خیال درست ھوتا تو اِسکي ضرورت پڑتي کہ سوا پہلے نبیوں کے جنہوں
نے شرُوع میں الہام الھي سے کلام سنایا اور لکھا نبیوں کا ایک سلسلہ پشت

جگہہ کہیں نہیں مِلتي کیونکه محمّد حکم دیتا هی که قایم رکھیں توریت و انجیل کو جِس سے صاف ظاهر هی که اُسکي عبارت اُن نسخوں سے اشارہ رکھتي هی جو اُن دنوں میں جاري تھے کیونکه اِنکے سوا اور کِس توریت و انجیل کو قایم رکھیں پھر بھي کئي اور آیتیں هیں جنکي عبارت سے محمدي انجیل کي تحریف کي معني نکالتے هیں اور اِس بات پر لحاظ نہیں کرتے که ایسے معني آیات بالا کے عین مخالف هی اور طرفه تر ماجرا یهه هی که حقیقتاً قرآن کي عبارت میں ویسي مخالفت نہیں هی کیونکه آیات مذکور کے اکثر معني یهه هیں که اُس زمانه کے کتاب والے اگلي کتابوں کے مضمون کو دغابازي اور فریب کے ساتھ بیان کرتے اور بعضي باتوں کو چھپاتے اور صحیح میں غلط ملاتے اور زبان مروڑکے کتاب پڑھتے تھے لیکن صاف ظاهر هی که اُن آیتوں میں محمد کي مراد انجیل کے نسخوں کے تحریف هونے سے نه تھي کیونکه وہ کتاب‌والوں کي ملامت کئي دفعه کرتا هی که وے یهه کام دغابازي سے اور دیدہ و دانستے کرتے تھے اور اگر انجیل کے سارے نسخے تحریف هوئے یهه کیونکر هو سکے اِن آیتوں میں نوشتوں اور نسخوں کي تحریف اور خرابي کا ذکر نہیں هی بلکه ایما اور صاف اشارہ یهه هی که کتاب والے اپنے پاس صحیح اور معتبر نسخے رکھکے اُنکے مضمون دغابازي کے ساتھ ظاهر کرتے تھے تمام قرآن میں صرف ایک آیت هی جسمیں کتابوں کي تحریف کا ذکر هی یعني سورہ بقر ۷۸ آیت سو خرابي هی اُنکو جو لکھتے هیں کتاب اپنے هاتھ سے پھر کہتے هیں یهه اللّٰه کے پاس سے هی که مول لیویں اِسپر مول تھوڑا * سو کیا اِسمیں خبر هی که اصلي توریت و انجیل کي ساري نقلیں اور نوشتے جو اُسوقت موجود تھے تحریف کے سبب خراب اور بے اعتبار تھے پھر اِسکے اُوپر کي آیت سے کیا مراد هی یعني اور ایک اِنمیں ان پڑھ

کیونکه جسطرح انساني زبان اگرچه ایك طرح سے ناقص هی اور باوجود اسکے ایك کافي وسیله هی اِسي طرح سے بھول چُوك مذکور کے سبب انساني تصنیف کي صحت جاتي نہیں رهتي سو اِنکے سبب سے کلام ربّاني کي صحت کسواسطے جاتي رهي اِنساني تصنیف کي صحت پر ایسي باتوں کے واسطے اعتراض لانا صرف کم عقلي اور طفل مزاجي کا نشان هی شاید کلام ربّاني کي نسبت ایسي حجّت کرني اِس سے بهي زیاده بیجا هی *

تیسري بات یهه هی که اگر محمّدي قرآن پر اِستقلال کرکے اپنے عقیده کے مطابق اعتراض مذکور پیش لایا کریں تو اُنسے دریافت کرنا چاهئیے که آیا اُنهون نے تحریف کي خبر قرآن هي کے پڑهنے سے یا اوروں کے کهنے سے پائي هی کیونکه اگر اُنکے عقیدے کي بنیاد صرف اوروں کا کهنا هی تو یهه کچهه ایسي دلیل نهیں هی جسکے رد کرنے میں کوئي دانشمند محنت اُٹهاوے بهت سے ایسے عقیده هیں جنکي سواے آواز بلند کے کوئي دُوسري بنیاد نهیں هی اور تحقیقات کے وقت یهه قایم نهیں رهتے پس دریافت کرنا چاهئیے که اِس مقدمه کي بابت قرآن میں کیا ذکر هی کیونکه محمّدي قرآن کو خدا کا کلام سمجهتے هیں اور اسلئیے اُسکا فیصله اِس مقدمے میں اُنکے واسطے کافي هوگا سو قرآن میں توریت اور انجیل کي بابت بهت سي آیتیں ملتي هیں جنکے مضمون پهلي نظر سے مخالف معلوم هوتے هیں چنانچه بهتیري ایسي آیتیں هیں جنکے مضمون سے توریت و انجیل کي تعریف پائي جاتي هی مثلاً که اِنمیں هی هدایت اور روشني اور حکم اللّهه کا که قرآن اِنکو سچّا کرتا هی جو انکو قایم رکهیں سو کهاویں اپنے اُوپر سے اور اپنے پیروں کے نیچے سے اور که وے راه بتاتے هیں اور نصیحت ڈروالوں کو اور که قرآن اِنپر شامل هی وغیره پس ایسي آیتوں کي معني صاف هی اور شك کي

لیکن في الحقیقت مخالفت مذکور ثابت نهیں هوُي صرف صاحب موصوف کي غلط فهمي کے باعث اختلاف معلوم هوتا هی پهر کئي ایسي باتیں هیں جو پهلي نظر میں مشکل اور بعید القیاس معلوم هوتي هیں لیکن اگر هرایك تصنیف کے نسخے جنکي باتوں کے لئیے بعضوں کے ادراك میں گنجایش نهیں هی اِسي سبب سے محرّف اور بے اعتبار ٹههرائے جائیں تو یهه اِنصاف سے نهایت بعید هی اور اکثر باتیں ایسي هیں جو متفرق الفاظ مذکورہ بالاکے علاقے میں هیں جنکے سبب سے مصنّف کے مضمون میں کسي طرح کا خلل نهیں هوا اور نه کسي نسخوں کي صحت کي نسبت شك پیدا هوتا پس اِن ساري باتوں پر ملاحظه کرکے شاید اکثر صاحب انصاف مان لینگے که جو اعتراض محمّدي کرتے سو بے بنیاد هیں اور انجیل کے رسالوں کے نسخے جو آج کل جاري هیں اِسکي اِصلي تصنیف کي صحیح نقلیں ٹههرتي هیں *

پانچواں باب

کتاب انجیل کے مضمون کي معتبري کا ذکر

بیان بالا سے ثابت هوچکا که انجیل کي نقلیں جو اِن دنوں میں جاري هیں تحریف نهیں هوئیں بلکه اِنکے برابر کوئي قدیم نوشتے صحیح اور بهول سے مبرّا نهیں مِل سکتے هیں اور قدیم مصنّفوں کے ایك سلسله کي گواهي سے آشکارا هی که انجیل کے احوال مندرجه اُسکے راقموں کے عهد میں اور اُنکے رو برو وقوع میں آکر اُنکے هاتھ سے قلمبند هوا *

اب ایك بات رہ گئي که جسکي تحقیق کرني لازم هی یعنے که آیا احوال مذکور کے راقمان قابل اور معتبر گواہ تهے که نهیں *

هيں نهيں خبر رکھتے کتاب کي مگر باندهه لي اپني آرزوئيں اور اُن پاس
نهيں مگر اپنے خيال * کيا اِسميں صاف نصيحت نهيں هی که بعضے لوگ
کتاب کے نه پڑهنے کے سبب اپنے خيالوں ميں پهنسے هوئے تهے پر اگر کتاب
کي ساري لکهي هوئي نقليں اور نسخے کاتبوں کے هاتهه سے بگڑ گئے تهے تو اُنکے
پڑهنے سے کيا فايده اور اُنکے نه پڑهنے سے کيا نقصان متصور تها اگر قرآن کي
عبارت قاعدے اور محاورے کي رُو سے بيان هوتي اور اُسکے مصنّف سے وه منصفي
اور بے طرفداري کي جاتي جو هرايک مصنّف کا حق هی تو اُسکي باتوں سے
هرگز ايسے مخالف معني نکالے نه جاتے بيشک پهلي آيت ميں ان پڑهے لوگوں
کي ملامت کرتا اور دُوسري ميں اِس بات کي شکايت کرتا هی که بعضے
لوگ تهوڑے نفع کے واسطے صحيح نوشتوں کي نقل غفلت سے کرتے تهے پر
اِسميں سارے نوشتوں اور نسخوں کي خرابي مذکُور نهيں هوتي بلکه صاف اشاره
هی که صحيح نسخے موجُود تهے جنکي نقل ايک لوگ کرتے تهے اور جنکے
نه پڑهنے سے ايک لوگ اپنے خيالوں ميں پهنسے تهے پس يهه بيان اُن آيتوں
کي معني سے بهي ملتا هی جنميں توريت و انجيل کي صاف تعريف لکهي
هی اور علاوه اِسکے حقيقت حال کے موافق بهي هی ليکن اگر ايسا هو تو
انجيل کي تحريف کي خبر قرآن ميں نهيں مِلتي هی *

موافق اِسکے اور باتيں جو انجيل کي تحريف کے ثبوت ميں بعضے آدمي
مثلاً کتاب استفسار کا مصنف پيش لاتے هيں وه تحقيق کرنے سے بے بنياد
ٹههرتي هيں انميں سے کئي باتيں ايسي هيں جنسے مصنّف مذکُور کے نزديک
مختلف معنے نکلتے هيں ليکن اگرچه حقيقت ميں مختلف معني ثابت
بهي هو تسپر بهي اِس سے نسخوں کي خرابي ثابت نهيں هوتي کيونکه بعضے
اوقات ايسي مخالفت مصنّف کي ناداني کے سبب سے بهي هوسکتي هی

یهه تو ایسے ماجرے هیں جنکي نسبت گواهوں کے دهوکها کها نے کا شبهه
ناممکن هی جو شبهه هو تو صرف گواهوں کي سچائي پرهو سکتا هی اِسیطرح
مسیح جو جي اُٹهنے کے بعد بارها اپنے شاگردوں کو نظر آیا سو یهه ماجرے
ایسے تهے که بشرطیکه گواه صادق اَلقول تهے تو ان ماجروں کا سچ مُچ
واقع هونا رد نهیں هو سکتا هی *

۳ پهر گواهان مذکور کا شمار بهي اگر وے قابل اور سچّے آدمي تهے تو اِن
ماجروں کے ثابت کرنے کے لئیے کافي هی کیونکه اگرچه مصنّف صرف آٹهه
هي هیں لیکن جب اُنکي گواهي حق ٹهہري تو اِسي گواهي میں بهت
اَوْر آدمیوں کي گواهي شامل هُوي چنانچه مسیح کے جي اُٹهنے کے بعد اُسکے
اپنے شاگردوں پر ظاهر هونے کے مقدمه میں اِن گواهوں کا ایسا بیان هی که
همارے سوا بهتیرے اَوْر آدمیوں نے مسیح کو جي اُٹهنے کے بعد کئي بار بچشم
خود دیکها اور اُسکے ساتهه گفتگو کي اور اِنکا یهه بیان اُنهیں دیکهنیوالوں کے
زمانه میں لکها گیا اور اُنکے درمیان جاري بهي هوا اور جب اُنمیں سے
کسي نے اُسکا اِنکار نهیں کیا بلکه سبهوں نے متفق اَلراے هوکر مان لیا که بیان
حق اور مطابق اَلواقعه هی تو یهه آدمي بهي سب کے سب اِس ماجرے
کے گواه ٹهہرتے هیں چنانچه پولوس رسُول نے قرنتیوں کے نام کے دوسرے خط
میں لکها هی که جي اُٹهنے کے پیچهے مسیح ایک دفعه پانچ سو سے زیاده
بهائیوں پر ظاهر هوا جن میں سے بعضے سو گیے یعنے مرگیے لیکن بهتیرے
آج تک زنده هیں وغیره اور رسُول مذکور نے یهه احوال ایسے لوگوں کو لکها جو
چند سببوں سے اُس سے بهُت ناراض تهے اور اُسکے دیني اقتدار کو گهٹانے
چاهتے تهے پس اگر اُنکو اُسکي بات جهٹلانے کا مقدور هوتا تو وے هرگز اِس
سے باز نرهتے لیکن برخلاف اِسکے اُنهوں نے اُسکي سچائي مان لي اِسي طرح

۱ راقمان موصوف کے حالات سے ظاهر هی کہ اُنکو تمام حال دریافت کرنے کا پورا قابو حاصل تھا اور اِس باعث وے بہر صورت گواهي دینے کے قابل تھے اِن میں سے چھ آدمي یعنے متي یوحنا پولوس یعقوب پترس اور یہودا مسیح کے رسول تھے اور دو آدمي مرقس اور لوقا رسولوں کے شریك تھے رسولوں نے جو کچھ اپني آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا سو لکھا هي اور مرقس اور لوقا نے خود دیکھنے والوں سے سب احوال شروع سے آخر تك به ترتیب تحقیق کرکے اور رسولوں کے نظر سے گذرانکے بیان کیا هی اِس حالت میں صاف ظاهر هی کہ سارا احوال بخوبي جاننے کے لیئے اِنکو ایسا قابُو حاصل تھا جسمیں کسي طرح کا نقص یا کوتاهی ظاهر نہیں هوتي هی *

۲ علاوہ اِسکے اکثر ماجرے جنکي وے گواهي دیتے هیں باوجودیکہ نہایت عجیب و غریب تھے پھر بھي اِسطرح کے تھے کہ اُنکے حق میں دھوکھا کھانا یا فریفتہ هونا غیر ممکن تھا کیونکہ مسیح کے معجزے آسمان میں یا جہنّم میں یا عقلي یا نادیدني راہ سے یا گوشہ پنہاني میں سرزد نہیں هوے بلکہ اِسي زمین پر نصف اُلنہار کي روشني میں برملا لوگوں کے سامھنے ایسے طور پر ظاهر هوئے کہ سب کوئي جو چاهے حواس خمسہ کي راہ سے تحقیق کر سکتا تھا کہ حقیقي هی یا نہیں اِس تحقیقات کے لیئے کسي خاص علم یا عقل کي بڑي تیزي کي کچھ حاجت نہ تھي صرف حواس خمسہ کي درستي شرط تھي مثلاً انجیل کے بیان سے یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جي اُٹھنا اِسطرحکا ماجرا تھا جسکي بابت دھوکھا یا بھُول چوُك کي کچھ گنجایش نہیں هي کیونکہ اُسکا مر جانا دشمنوں اور دوستوں کي گواهي سے ثابت هی اور اُسکا گاڑا جانا اور حاکم کي مہر سے قبر کا بند هونا اور ساتھ ستّر رُومي سپاهیوں کا ایك پہرا بٹھایا جانا اور تیسرے دِن اُسکي لاش کا غایب هونا

سب عظیم ماجروں میں جن سے بہتیرے آدمي اور رنگ برنگ کے احوال متعلق هیں ایک آدمي کي نظر ایک بات پر اور دُوسرے کي دوسري بات پر پڑیگي تو اِس حالت میں سچّے اور معتبر گواهوں کے بیان میں چهوٹي چهوٹي باتوں کا فرق پڑیگا کیونکه ایک ایک آدمي صرف وهي احوال بتلاویگا جسکي بابت اُسکو یقین کامِل هو که سچ اور برحق هی پس چاروں اناجیل میں اِسي طرحکا متفرق بیان پایا جاتا هی اور اِس سے ثابت هی که ایک ایک گواه سچا هي اور آزادگي کے ساتهه بیان کرتا هی و لیکن اُنکے بیان کے مضمون میں کسي طرح کي حقیقي مخالفت نهیں هی اور ایک کا بیان کسي بات میں دُوسرے کي گواهي کو نهیں جُهتلاتا هی غرض جب که ایسے گواه آزاد اور علیحده هوکے اپني آنکهوں کے دیکهے هُوئے ماجروں کا الگ الگ بیان کرکے ایسا معقُول بیان لکهتے هیں جِسکا مضمُون باهم موافق هو تو هرایک صاحب تمیز قبول کریگا که یهه گواه مُعتبر اور برحق هیں اور یهه ماجرے بے شک و شبهه واقع هُوئے

ه ایک اور بات یهه هی که اِس احوال کے اکثر ماجرے اِسطرح کے تهے جو دستور العمل سے نهایت بعید اور اِنسان کے قیاس اور یقین مین مشکل سے آتے هیں اور اِس سبب سے اکثر اِنسان بلکه رسُول آپ بهي پہلے اُنکو یقین نهیں کرتے تهے بے شک یهه ایک بات هی جِسپر دهریے اور غیر مذهب والے اعتراض کرتے هیں اور اهل مسیحي بهي مان لیتے هیں که ایسے خلاف دستور ماجروں کے یقین کرنے کے لیے بهاري اور کافي گواهي چاهیے لیکن جب وافي اور کافي گواهي حاصل هُوئي تب یهه مشکل بهي آپ اِس گواهي کو زیاده تر بهاري اور قوي کر دیتي هی کیونکه جب ایسي عجیب

*سے مسیح جي اُتھنے کے بعد تیرہ چودہ دفعه چالیس دِن کے عرصه میں اپنے شاگردوں پر ظاهر هوا اور ایك ایك ظهُور کے بیچ کچھ معیاد گذري تا که اِنکے دل کي گھبراهت تھم جاوے اور شاگرد حواس خمسه کي درستي سے دیکھیں اور سنیں تٹولیں اور یقین جانیں که یهه سرگذشت کچھ رُویت یا دھوکھے کي بات نهیں هی بلکه اُنهوں نے اُسکے ساتھ کھانا بھي کھایا اور جب که باره رسُول تین برس سے بلاناغه رات دِن اُسکي صحبت میں رهے تھے اور پھر اُسکے جي اُتھنے کے پیچھے اتني دفعه اور ایسي ایسي حالتوں میں اسکو دیکھا تو دھوکھے کي جگهه کهاں رهي اور اتنے آدمي گواهي دینے کے لئیے کیا کم هیں *

۴ پھر اِن ماجروں کے جو الگ الگ بیان لکھے هیں سو چند علامتوں سے ظاهر هی که وے بندش کي راه سے تصنیف نهیں هُوئے بلکه ایك ایك مصنّف اپنے تئیں سرخود و علیحده جانکر اپنا بیان لکھتا هی کیونکه جب کئي ایك آدمي بندش اور بناوت کي راه سے کوئي بیان جاري کرنے چاهتے هیں تو وے بڑي کوشش اور محنت کرتے هیں که اُوپري یا ظاهري باتوں میں همارے جدُے جدُے بیانات کمال مطابقت رکھیں اگر ایك گواه کهتا هی که فلا نے احوال میں دو آدمي شریك تھے تو وے سب کے سب دو هي آدمي کهینگے اور اِنمیں کوئي گواه دوسرے گواه کي کسي بات کو نه چھوڑیگا بلکه وے سب کے سب اپني بناوت کي صُورت اور الفاظ کو بھي یکساں کرینگے لیکن ماجروں مذکُور کا جو بیان که انجیل کے مصنفوں نے کیا هی اِسمیں اِس نوع کي ظاهري و لفظي مشابهت نهیں پائي جاتي بلکه هرایك راقم آزادگي کے ساتھ بیان کرکے جو کچھ اپني آنکھوں سے دیکھا یا اپنے کانوں سے سنا سو هي لکھتا هی اور دُوسروں کے بیان پر لحاظ نهیں کرتا هی پس چونکه

حالت میں وے اخیر کو خواه مخواه قایل هوے که في الحقیقت مسیح مُردوں میں سے جي اُٹها هی تو اِس حالت میں ظاهر هی که اُنکو اِس ماجرے کا یقین خاص اور کافي وجوه کے باعث هوا هوگا *

۲ پهر اِسبات پر لحاظ کرکے اور انجیل کے سارے بیان پر غور کے ساتهه نظر کرکے هر صاحب امتیاز ضُرور مان لیگا که ایسے عجیب ماجروں کا ایک معقُول اور موافق قصّه بنانا بے نهایت مشکل بلکه نا ممکن کام هوتا کیونکه اُس احوال میں کئي ایک ایسي صِفتیں نظر آتي هیں جو قصّه بنانے والوں میں هرگز نهیں پائي جاتی هیں اور جو صِفتیں قصّه بنانے والوں کي مشهُور هیں سو اِس احوال میں بِالکُل نهیں دیکهه پڑتي هیں چنانچه صاف‌دلي اور خلُوصیت اور بے پروائي اور بے حِکمتي بلکه ایک عجیب طرح کا بهولاپن اِس احوال کي ساري ترتیب میں معلُوم هوتا هی اور اگرچه چار اناجیل چار علیحده شخصوں کي تصنیف هیں اور مصنّفوں کي آزادگي کے بهت نشان اِسمیں ملتے هیں تو بهي ایک اصل موافقت اِسمیں نمُود هی پهر خداوند عیسیٰ مسیح کا جو مزاج اور خو خصلت اور چال اور تعلیم چار انجیلوں میں لکهي هی سو اِنسان کے معمُولي طریقوں سے یهاں تک برتر هی که چار ناخوانده اور بے تربیت اور عوام آدمیوں سے تو کیا بلکه سب سے روشن‌تمیز اور عاقل اِنسان جو کبهي زنده رها هو اُس سے بهي ایسا احوال صرف عقل اور قیاس کي راه سے هرگز ایجاد نهیں هو سکتا کیونکه مخالفوں کي گواهي سے بهي ثابت هی که چاروں اِنجیل کے بیان کے موافق مسیح کا سارا احوال بے نقص هی کسي اِنسان کا مقدور نهیں هی که اُسکي کسي ایک بات پر یا کسي ایک کام پر ذره سا بهي عیب ثابت کرے پر اِنسان جب قصه بناتا هی تو خواه مخواه اپنے هي مزاج کے نقص اور عیب اُسمیں

واردات سرزد هوتي هیں تب دیکھنے والوں کي عقل اُسکي تحقیق کرنے کے واسطے تیز و جولاں هوتي هی اور جسقدر شرُوع میں قبُول کرنا مشکل تھا اُسقدر جب قبُول کیا تب یقین مستقل اور بے تردّد رهتا هی چنانچه وہ خاص ماجراء مذکورہ بالا یعنے مسیح کا مُردوں میں سے جي اُتھنا جو انجیل کي ساري واردات کي اصل بنیاد هی سو ایسا انوکھا اور بے دستُور ماجرا تھا که اگرچه مسیح نے کئي دفعه اپنے رسُولوں کو پیشتر اُسکي خبر دئي تھي تو بھي اُنھوں نے اُسکي مراد نه سمجھي اور اُسکي باتوں کي حقیقت دریافت نکي چنانچه جب اُسکے حشر کے بعد اُس ماجرے کي خبر رسولوں کے پاس پهُنچي تو وہ خبر اُنکو کهاني سي معلُوم هُوئي اور رسُولوں نے آپ اپنے حق میں یهه بیان کیا هی که مسیح نے پیشتر همکو اپنے مرنے اور جي اُتھنے کي خبر دي تھي لیکن اِسکا مطلب ذرا هماري سمجھه میں نه آیا اور جب سُنا که یهه پیشخبري پُوري هُوئي تو پهلے همنے اس بات پر اعتبار نکیا بلکه اِنمیں سے ایک تؤما نامے جو مسیح کے اپنے رسُولوں پر پهلے ظاهر هونے کے وقت حاضر نه تھا اِس امر میں اِسقدر کم اعتقاد تھا که دُوسرے رسُولوں کي گواهي بھي نه ماني اور کها که جب تک میں آپ اُسکو نه دیکھوں اور نه ٹٹولوں تب تک کبھو یقین نکرُونگا اِس احوال سے رسُولوں کي سچائي ظاهر هوتي هی کیونکه وے اپني نا فهمي اور اپني کم اعتقادي بھي نهیں چھپاتے بلکه بڑي صاف‌دلي کے ساتھه سبھوں پر ظاهر کرتے هیں اور یهه بھي ثابت هوتا هی که اُنکے دلوں میں پهلے ایسي واردات کي انتظاري بالُکل نه تھي اور جب یهه واردات وقُوع میں آئي تب اُنکي طرف مطلق متوجهه نهیں هُوئے بلکه شک و شبهه کرتے تھے پس اِس سے یهه نتیجه نکلتا هی که جِس

قوي طرفداري کرتا هی سو یهه ایك اُلٹي تدبیر بلکه بیهوده خیال معلُوم دیتا هی که کوئي اِنسان نیکي اور دینداري بڑهانے کي اُمید پر جُهوٹها حال بیان کرے پس اِن گواهوں کي جُهوٹهائي کي کوئي غرض جو قریب القیاس هو نظر نهیں آتي هی *

۷ اور یهه بات یعني که گواهان مذکور سچّے اور معتبر آدمي تهے اِنکے سارے طریق پر لحاظ کرنے سے زیاده تر ثابت هوگي کیونکه وے اپني گواهي پوشیدگي میں یا حیله بازي کي راه سے نهیں بلکه آشکارا اور برملا لوگوں کے سامهنے اور اپنے سخت دشمنوں کے رُو برُو بڑي دلیري اور کشادگي کے ساتهه همیشه دیتے تهے اگرچه گواهي دینے کے سبب وے نهایت بڑي تکلیفوں میں گرفتار هُوئے پهر بهي کسي ایك بات میں یهه گواهي دینے سے هرگز باز نهیں آے وے کوڑے مارے گئے قید میں ڈالے گئے بلکه بهتیرے مارے. بهي گئے اور صرف اِس گواهي دینے کے سبب یهه سب تکلیف اُنکو پُهنچي ایسي ایسي آفتوں سے محفوظ رهنے کے لئیے صرف ایك بات ضُرور تهي یعني چُپ رهیں اور یهه گواهي ندیویں پهر بهي وے برابر ایك بات بولتے رهے که یهه ممکن نهیں که جو کچهه همنے دیکها اور سُنا هی اُسکي گواهي نه دیویں ایسي حالت میں اِنکي سچائي پر کون شك کر سکتا هی *

۸ آخري بات جِس سے صرف گواهوں کي سچائي نهیں بلکه اُنکے بیان کي حقیقت بهي ثابت هوتي هی سو یهه هی که اُسي زمانه میں اُن لوگوں کي محض گواهي کے وسیله سے اور سچائي کي اصلي قوت اور زور سے اُنکے بیان کا اعتبار اور دین مسیحي کا رواج تمام مغربي ملکوں میں پهیلتا گیا یهه ایك ماجراء لاثاني هی که بیان مذکور کي دُرستي کے سوا اِسکا کوئي معقول اور موافق سبب نهیں پایا جاتا هی دین محمّدي تو تلوار کے زور

ظاهر کرتا هی علاوہ اِسکے انجیل کے مصنّف یہُودي هوکے بالذاته نهایت متعصب اور طرفدار تهے اور حال آنکے اُنهوں نے مسیح کا ایک ایسا بیان لکها هی که اهل یہُود کے مشهور تعصّبوں اور باطِل خیالوں کے عین برخلاف تهہرتا هی اور واضح هی که اهل یہُود نے اُس مسیح سے جِسکا بیان انجیلوں میں هی ناراض هوکے اور اُسکا اِنکار کرکے آخر کو مار بهي ڈالا پس اگر مسیح کا ایسا احوال وقوع میں آیا نه هوتا تو اهل یہود کے هاتهہ سے کیونکر لکها جاتا لیکن اگرچہ فرض بهي کیا جاوے که ایسے قصّه کا ایسے آدمیوں کے هاتهہ سے حالت مذکورہ بالا میں ایجاد هونا ایک غیر ممکن کام نهوتا تو بهي هر شخص مان لیگا که بغیر کسي خاص اور بهاري غرض کے کوئي اِنسان ایسے کام پر اپنا هاتهہ نهیں لگاویگا کیونکه اِس احوال کے مطالعه کرنے سے مصنّفوں کا یہہ اِرادہ صاف ظاهر هی که اِسکے پڑهنےوالے اِس احوال کو قصہ کهاني کي طرح نهیں بلکه حقیقي احوال سمجهیں لیکن ثابت هو چکا که مصنّف آپ اِن ماجروں کے حق میں دهوکها نهیں کها سکتے تهے سو اگر اِنکا بیان بے بنیاد اور باطل هی تو وے جان بُوجهہ کے جُهوتهہ بولنے تهے پر کوئي اِنسان بغیر اپني کسي غرض کے ایسا نهیں کرتا هی پس اِن مصنّفوں کي ایسے جُهوتهہ بولنے میں کیا غرض هو سکتي تهي وہ شخص جسکو وے اپنا خداوند کهتے تهے یعنے عیسیٰ مسیح ایسي باتوں کے کهنے کے سبب مارا تو گیا تها اُس ملک کے سارے دیني اور دنیاوي حاکم اُسکے اور اُنکے سخت دشمن تهے اور جب مسیح کے شاگردوں نے جو تهوڑے اور کمزور اور بے علم اور گمنام تهے اُسکے خون ناحق کا گناہ کبیرہ اِنهیں حاکموں پر لگایا تو اغلب تها که وے اِس امر کے عوض سخت سزا پاتے بلکه قتل هونے کے سوا کچهہ اور دنیاوي پهل نه اُتهاویں علاوہ اِسکے اِنکا سارا بیان بلاشبهه نیکي اور سچائي اور راستي کي

نیاد مطلق پاي نہیں جاتي هی پھر انجیل کے مضمُون کے اعتبار کا ذکر بھي
ہوا اور اُس تذکرہ سے یہه نتیجه نکلا که مصنّفان مذکُور هر صُورت سے گواهي
دینے کے قابل اور ساري نشانیوں سے سچّے اور معتبر گواہ ٹھہرتے هیں پس
جو احوال انجیل میں لکھا هی سو حق اور مطابق الواقع ٹھہرتا هی اب
احوال مذکُور کے روحاني اور الهي مضمُون کا تھوڑا تذکرہ کرنا باقي هی *

طُول کے سبب اِس بھاري مقدمه کا مفصّل بیان اِس چھوٹے رساله میں
نہیں هو سکتا هی اور اِسکا جو فیصله اِس جانب کے نزدیك راست اور سچّا
ٹھہرتا هی اُسکي ساري دلیلوں کا بھي بیان کرنا اِس مقام پر غیر ممکن هی
یہه راقم صرف اُس فیصله کا مختصر بیان کریگا جسکو جمیع مسیحي راست
اور حق جانتے هیں اور سارے صاحبان امتیاز و اِنصاف سے درخواست بھي
کرتا هی که آپ پُرانے اور نئے عهدناموں یعنے توریت اور زبُور اور ابنیا اور
انجیل کي کتابوں کو مطالعه اور اُنکے بھاري مضمُون پر غور کرکے اور خدا
پُرچشم سے هدایت چاهکر منصفي کیجیُو که بیان ذیل اُنکے اصلي مضمُون
کے مطابق هی که نہیں *

۱ کتابہاے مذکُور کے درمیان جنکو ایك جِلد میں مِلاکے مسیحي کتاب
مقدس کہتے هیں خداے تعالیٰ اپني صداقت کا آفتاب آدم زاد پر طلُوع
کرتا هی یعني کتاب مقدس میں خداے تعالیٰ کي اصلي صداقت اور قدوسي
کا ایسا باموقع و رونق افزا بیان هی جو اور کہیں نہیں مِلتا هی اِس دعوے
کے ثبوت کے لیے کتاب مذکُور کے سارے مضمُون کو غور کے ساتھ پڑھکر دریافت
کرنا ضرور هی کیونکه اُس میں سے دو ایك بات اِنتخاب کرکے طرفداري
کي راہ سے بیان کرنا ایك ایسا امر هوتا جس سے نه کرنیوالے کا مطلب اور
نه پڑھنے والے کا فایدہ حاصل هو سکتا لہاذا یہه راقم اِس مقام پر ایسا نہیں

سے پهیل گیا اور محمد کے مریدوں کے لیُے هر قسم کے دنیاوي فایدے میسر
تهے مگر دین مسیحي کے مریدوں کے لیُے جو دنیاوي سر انجام اُس زمانه
میں میسر تها سو یهه تها یعني دُکهه ننگاپن بے عزتي قیدخانه تلوار موت
تو بهي دین مذکُور ایسے غلبه کے ساتهه پهیل گیا که بادشاهوں رئیسوں عالموں
اور فوجوں کے بهي مقدُور سے باهر تها که اُسکي ترقي لحظه بهر کے لیُے روك
رکهیں پس ایك هي تجویز سے اِس عجیب ماجرے کا بیان ذهن نشین هو
سکتا هی یعني که یهه احوال جو انجیل میں لکها هی سو برحق اور مطابق
الوقُوع هی چنانچه اِس امر کي کوئي دُوسري تجویز قریب القیاس اور پسند
کے لایق نهیں معلُوم دیتي هی *

چهتهواں باب

کتاب انجیل میں آفتاب صداقت کے طلوع هونیکا ثبوت

عجیب ماجروں کا جو احوال کتاب انجیل میں مندرج هی اُسکا خلاصه
بیان بالا میں لکها هی اور یهه بات تحقیقات کے بعد بهتیري معقُول دلیلُوں
سے پاے ثبوت کو پهُنچي که احوال مذکور خود راقمان انجیل کے عهد میں
واقع هوا پِهر انجیل کے نوشتوں اور نسخوں کي صحت بهي عقل وعلم کي راه
سے یهاں تك ثابت هُوئي که جو کوي اُسکي بابت شك کرے تو ایسا آدمي
بطریق اولیٰ سارے قدیم نوشتوں کا اعتبار اُکهاڑ ڈالتا هی اِس حالت میں یهه
بهي ظاهر هوا که تحریف کي اعتراض جو بعضے محمدي کرتے هیں انجیل
کے نسخوں پر نهیں لگتي اور سوا اِسکے قرآن کے مضمون اور محمد کي باتوں پر
ملاحظه کرنے سے معلُوم هوتا هی که اِنمیں بهي اِس اعتراض کي کوئي حقیقي

ں اِن باتوں پر غور کرکے اِنسان دریافت کرتا هی که میٔں اصلي
ِ صداقت سے بالکُل خالي هوں اور میرا دلِ هرطرح کي بُرائي اور
بهرا هوا هی لیکن یهه تاثیر خصُوصاً خداوند عیسيٰ مسیح کے احوال
ذل غور کرنے سے پیدا هوتي هی کیونکه اُس احوال میں ایک بے
ے عیب اِنسان کي چال و چلن اور مزاج رونق افزا هوتا هی اور
نهایت دُکهه و ناحق موت میں جو آدم‌زاد کے گناهوں کے سبب
ہوئے خداوند کي بے‌پایان محبّت اور خداے تعالیٰ کي اصلي قدُوسي
سطرح معلُوم هوتي هی جِسطرح اوَر کهیں نظر نهیں آتي پس اِس
، بهي کتاب مقدس میں آفتاب صداقت طلُوع هوتا هی کیونکه
رجه سے اِنسان کي بے‌حد گنهگاري جسکے باعث مسیح مقتُول
صفائي کي ساتهه جیسے آفتاب کي روشني سے ظاهر هوتي هی *
ن یهه عجیب کتاب صرف اِتنے پر کفایت نهیں کرتي هی اگر ایسا
تو اِنسان کے رُو پر اُمید کي نُور کے عوض نا اُمیدي اور مایُوسي
ں چها رهتي بلکه اُسکي خاس غرض اِس سے بڑهکے هی یعني کتاب
میں خداے تعالیٰ اپني وه لاثاني اور لاشریک تدبیر بتلاتا هی
غیر صدق اور گنهگار اِنسان صادق اور مقدس هو سکتا هی اور اِس
هي ظاهر هی که کتاب مذکُور میں آفتاب صداقت طلُوع هوتا هی
لک اِنسان کي نیک‌بختي کے لیٔے وه تدبیر سب سے ضرُوري هی
سے گنهگار آدمي خداے پاک اور مقدس کے نزدیک صادق ٹهہرے
ب تلک انسان خدا کے ساتهه میل اور موافقت نرکهے تو سوا هلاکت
یا انجام هو سکتا هی جب تلک اِنسان گنهگار رهتا هی تب تلک
کے ساتهه میل اور موافقت کیونکر رکهه سکتا هی اور هرگاه خدا عادل

کرنے چاهتا هی بلکه سارے صاحبانِ اِنصاف اور هرایك طالب الحق سے عرض کرتا هی که کتاب مقدس کے مضمُون کو سمجهکر منصفي کیجیو که یهه دعوي حق هی که نهیں کتاب مذکور کے شرُوع سے آخر تك خداے تعالیٰ کا کوئي ایسا بیان مطلق پایا نهیں جاتا هی جو اُسکي شان کے لایق نهو اور صرف یهه نهیں هی که اُسکي عالي صفتوں کا معقول اور موقعانه بیان هی بلکه اُسکے سارے کاموں اور حکموں اور کلموں کا بهي بیان اِن صفتوں سے کمال موافقت رکهتا هی کیونکه ایسا لکهنا که خداے تعالیٰ قدوس اور صادق هی سو کچهه مشکل نهیں اور اِنسان کي بهتیري بني هُوئي کتابوں میں ایسا تو لکها هی پر قدوُسي اور صداقت کے ظهور اور مکاشفات کا ایك ایسا بیان جو شان الهي کے لایق هو سوا کتاب مقدس کے اور کسي کتاب میں پایا نهیں جاتا هی پس في الواقع کتاب مذکور هي میں آفتاب صداقت طلوع هوتا هی *

۲ سوا اِسکے انسان کي ناصداقت کتاب مقدس کے مضمُون سے ایسي ظاهر هوتي هی جیسے آفتاب کی کرنون سے کسي تاریك گهراؤ کي ناپاکي نظر آتي هی بهتیرے انسان اپني گناه والي حالت سے ناواقف اور بے فکر هیں اور بهتیرے جو اِسکي کچهه واقفیت رکهتے هیں سو بهي اُسکي اصل حقیقت کا خیال اور اُسکے انجام کا اندیشه مطلق نهیں کرتے هیں اور اِسکا ایك سبب یهه هی که جب تك انسان خداے تعالیٰ کي اصلي قدوُسي کي قدر نجانے تب تك اپني غیر قدوسي اور نجاست کا حقیقي حال نهیں جان سکتا هی ترچهي لکیر کي ترچهائي اُسوقت ظاهر هوتي هی جِسوقت سیدهي لکیر کے پاس لگائي جاے چنانچه کتاب مقدس میں خداے تعالیٰ نے اپني اصلي قدُوسي کا بیان کیا هی اپني پاك شریعت بهي دي اور یون نمونه کے طور پر بتلایا هی که اِنسان کو کیونکر دل وجان سے مقدس راست اور صادق هونا

هُوچکیں اور هوتي جاتي هیں اِسکي روشني سے ایسي نادیدني اور رُوحاني اور آسماني چیزیں اِنسان کو نظر آتي هیں که اُسکے وسیله سے گویا ایك نئي دنیا اور ایك نئي زندگي ایماندار کے لیٔے پیدا هوتي هی آیندہ کو وہ اِس دنیا هي میں تاریکي میں نهیں چلتا هی کیونکه آسمان کا نُور اُسکے چاروں طرف چمکتا هی بلکه اُسي نُور سے وہ آپ منّور هو جاتا هی جیسا مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا هی که تُم دنیا کے نُور هو یعني مسیح کے سچّے شاگرد اُسکے وسیله سے گناہ کي مُعافي اور نجات کي اُمید حاصل کرکے اور گناہ کے حمل سے آزاد هوکے اور ساري نیکي اور راستي کا لباس پهنکے صداقت کے نُور سے منّور هو جاتے هیں غرض که یهه وهي نُور هی جِسکا ذکر ملاکي نبي نے کیا که ربّ الافواج فرماتا هي که تمهارے لیٔے جو میرے نام سے ڈرتے هو آفتاب صداقت طلُوع هوگا اور اُسکے پروں تلے صحت *

موافق اِسکے بیان بالا سے ظاهر هوا که رات کي اُس سخت تاریکي میں بهي جو اِنسان کے گنهگار هو جانے کے باعِث سے تهي خداے تعالیٰ کي طرف سے آنیوالے کا وعدہ صبح کے تارے کي مانند چمکنے لگا اور جِس قدر آنیوالے موعُود کا دِن نزدیك آیا اُس قدر صبح کا شفق صباحي زیادہ روشن هوتا گیا یعني انبیاء قدیم کي پیشینگویُوں میں اُسکے سارے احوال کي زیادہ مفصّل اور روشن پیشخبریاں مِلتي گئیں آخر کو آفتاب صداقت آپ شهر بیتلحم میں سے دُنیا پر طلُوع هوا اور اُس دن سے لیکے آج تك اُسکي زندگیبخش کرنیں دنیا کے سارے گهرانوں کے اُوپر پهیلتي گئیں اور اُسکے پیچهے کوي آفتاب هرگز طلوع هونیوالا نهیں هی اب خداے رحیم کے فضل اور عجیب پروردگاري سے آفتاب مذکُور اِس ملك هِند کے باشندوں کے اُوپر بهي

و منصف هی تو گنهگار اِنسان اپنے گناه کي سزا سے کیونکر بچ سکتا هی سو
یهه ایک ایسا سوال هی جسکے جواب میں تمام خِلقت کي عقل اور
دانائي قاصر و عاجز هی کیونکه کوئي مخلوق خالِق کے بے اِنتها استحقاق دریافت
نهیں کر سکتا اور اِسکے ادا کرنے کي تدبیر بتلا نهیں سکتا پس اِس بھاري
مقدمه کا جو فیصله خداے تعالیٰ نے آپ کیا هی سو کتاب مقدس میں
اِنسان کے اعتقاد کے واسطے بیان هوتا هی اور یهه تدبیر خدا کے سارے کاموں
کے موافق و شان الهي کے لایق هی کیونکه اُسکے وسیلے سے اِنسان کے گناه
مُعاف هو سکتے هیں اور پهر بھي عادل خدا کے عدل میں کچهه خلل نهیں
پهُنچتا هی اور قدرت الهي سے انسان کا مزاج ایسا بدل جاتا هی که خدا اور
اِنسان کے درمیان پُورا میل اور موافقت هو جاتا هی اور تو بھي خدا کي
اصلي قدُوسي میں کسي طرح کا فرق نهیں آتا هی سو ایسي عجیب تدبیر
کي خبر کو في الحقیقت طلُوع آفتاب صداقت کها چاهیئے *

۴ ایک اَور بات یهه هی که اِس آفتاب کا طلُوع صرف ایک قوم خواه
ایک ملک پر نهیں هوتا هی بلکه آسمان کے سُورج کے موافق سارے آدم زاد
اور تمام دنیا کے اُوپر هوتا هی اور اُسکي روشني صرف امیروں یا عالموں یا
دولتمندوں یا خاص لوگوں کے لیئے نهیں بلکه دن کے نور کي مانند عوام
الناس کي بهتري کے لیئے چمکتي هی اور جهاں اُسکے کرن پهُنچتے هیں وهاں
شرارت اور جهالت کي تاریکي بهاگ جاتي هی پهر اِسکي زندگي بخش
روشني دیکھنے کے لیئے کچهه دام دینا نهیں پڑتا هی صرف دل کي آنکھ کھولکے
مفت میں دیکھنا شرط هی اِسي آفتاب کے طلُوع هونے سے قدیم رُومیوں
اور بهتیري قدیم قوموں کي خراب اور نجس بت پرستیاں نیست هوئیں
اور اِن دنوں میں بهتیري جنگلي قوموں کي ایسي هي بت پرستیاں نیست

چمکنے لگا الله تعالیٰ اِس رساله کے سارے مطالعه کرنیوالوں کے دلوں پر بہي آفتاب صداقت کو طلُوع فرماوے آمین *

تمام شد

W. M. WATTS, CROWN COURT, TEMPLE BAR, LONDON.